صبر کرنے والوں کا اللہ کے ہاں بے حساب اجر ہے

الصبر والثواب علیہ

فضائلِ صبر

تألیف

أبي بکر عبد اللہ بن محمد

ابن أبي الدنیا

المتوفی ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ وتشریح واضافات

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان

استاذ التفسیر جامعہ عباسیہ بہاولپور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

دار المعارف، ملتان

الصبر و الثواب عليه

فضائل صبر

تألیف
أبي بكر عبد الله بن محمد
ابن أبي الدنيا
(المتوفى ۲۸۱ھ)

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات
مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف
عنایت پور، تحصیل جلالپور پیروالا، مُلتان
رابطہ نمبر: 0300-6351350=0333-6196631

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

فضائل صبر

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر..........

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت، فوٹو کاپی، ترجمہ، نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداد اللہ انور

نام کتاب : فضائل صبر (الصبر والثواب علیہ)

تالیف : امام ابن ابی الدنیاؒ

ترجمہ واضافات: علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
سابق استاذ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر:

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷ء

صفحات: 228

ہدیہ : = روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداداللہ انور جامعہ قاسم العلوم' گلگشت ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6351350=0333-6196631

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ 'گلشن اقبال' کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز' لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دارالاشاعت اردو بازار کراچی	عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ علمیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

مضامین

نمبر شمار	فہرست عنوانات	صفحہ
1	پیش لفظ	17
2	آنکھ ضائع ہونے پر چالیس سال تک کسی کے سامنے شکایت نہ کی	17
3	پاؤں کٹنے پر حضرت عروہ بن زبیرؓ کا صبر	18
4	حضرت مطرف بن عبداللہ کا اپنے بیٹے پر صبر	19
5	امام احمد نے موت تک کراہنا چھوڑ دیا	19
6	امام ابراہیم حربی کا بھوک اور فقر و فاقہ پر صبر	20
7	مفسر قرآن امام ابو قلابہ کا صبر جمیل	21
8	انگلی کٹنے پر جنت کے انعام نے درد کو بھلا دیا	21
9	صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے	22
10	انبیاء والی آزمائش میں مبتلا ہونے پر بطور شکر کے چار سو رکعات کی ادائیگی	22
11	حضرت فتح موصلی کے صبر کی عجیب حکایت	:2
12	حضرت ابراہیم بن ادہم کا عجیب صبر	23
13	درجات صبر	25
14	صبر کا آخری درجہ کیا ہے	26
15	فاصبر صبرًا جمیلًا کی تفسیر	26
16	گناہ سے صبر کرنا	26
17	صبر کی دو قسمیں ہیں	27

18	صبر پر زیادہ اجر کیوں؟............................	27
19	حضرت یوسف علیہ السلام کا کون سا صبر افضل تھا؟............	28
20	صبر کے دو فائدے اور دو سبب..........................	29
21	واقعہ..	29
22	دوسرا واقعہ..................................	30
23	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صبر..........................	30
24	نوح علیہ السلام کا صبر..................................	32
25	حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صبر..........................	32
26	نیکی کی حفاظت بھی صبر ہے..............................	33
27	حضرت بلالؓ سید المؤذنین کا صبر..........................	33
28	امام کبیر احمد بن نصر الخزاعی الشہیدؒ کا صبر..................	34
29	امام احمد بن حنبلؒ کی مشقتیں اور صبر........................	36
30	سب سے مشکل کام..................................	37
31	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر ظلم کی داستان............	39
32	اکابر پر مصائب کے پہاڑ.............................	44
33	حضرت ابو جندلؓ کے اسلام لانے کا واقعہ......................	46
34	امام اعظم ابو حنیفہؒ کا جنازہ جیل سے نکلا......................	47
	ترجمہ الصبر و الثواب علیہ	
35	تکلیف والے کو اللہ صبر دیتا ہے..........................	51

36	اخیر زمانہ میں دین پر چلنے والے کا ثواب پچاس صحابہ کے برابر	51
37	حق تلفی پر صبر کا اجر حوض کوثر پر ملے گا............	54
38	مسلمان کے لئے ہر بعد کا سال پہلے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے	55
39	صابرین تیزی سے جنت میں داخل ہوں گے............	56
40	صبر کی شان	58
41	حضرت عمرؓ کی سواریاں (صبر وشکر)............	58
42	ایمان میں صبر کی حیثیت............	59
43	صبر کے چار اہم مواقع............	59
44	فتنہ کے وقت جماعت کے ساتھ رہو............	60
45	حضرت حسن بصریؒ کی نصیحت............	60
46	دنیا مومن پر کڑوی کیوں ہے؟............	61
47	صابر کے لئے بشارت............	61
48	کراماً کاتبین کے لئے صبر کا حکم............	62
49	صبر کی خوبی	62
50	صبر خیر کا خزانہ ہے............	62
51	ایمان کے بعد بڑی نعمت............	63
52	گناہوں سے رکنا مصیبت پر صبر کرنے سے افضل ہے............	63
53	صبر سے بڑے درجات حاصل ہوتے ہیں............	64
54	اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ کی پہلی تفسیر............	64
55	اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ کی دوسری تفسیر............	65

56	اہل نعمت سے نعمت چھن جانا بھی نعمت ہے............	65
57	سَلَامٌ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُم کی تفسیر............	66
58	صبر کی تین اقسام کا ثواب............	67
59	حصول صبر کی بہترین دعا............	68
60	صبر شکر سے افضل ہے............	69
61	صبر بہترین سواری ہے............	69
62	اُولٰئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا کی تفسیر............	69
63	سَلَامٌ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُم کی حضرت فضیل سے تفسیر............	70
64	اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کی تفسیر............	70
65	جنت اور جہنم کے دروازے............	71
66	موت پر صبر کی وصیت............	71
67	قیامت کے دن امن والے............	72
68	دنیا اور آخرت کی خوبی............	73
69	صبر اور سماحت کی تعریف............	74
70	روزہ بھی صبر ہے............	75
71	نیکی تک پہنچانے والی تین خصلتیں............	75
72	صابرین کے لئے خیر ہی خیر ہے............	76
73	صبر اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے............	78
74	صبر یقین کی حقیقت کا نام ہے............	78
75	خوف خدا اور جنت کی محبت کا اثر............	79

76	نیک عمل کے بعد راحت یا تکلیف..................	79
77	دنیا کے مصائب پر صبر کی تلقین..................	80
78	صبر حاصل کرنے کا طریقہ..................	80
79	آل یاسر کے لئے حضورؐ کی طرف سے صبر کی تلقین..................	81
80	صبر کی خوبی..................	82
81	لوگوں سے حوصلہ کے ساتھ پیش آنا..................	82
82	صبر میں مقابلہ کر کے دوسروں سے آگے بڑھنا..................	83
83	شجاعت لمحہ بھر کا صبر ہے..................	83
84	ناپسندیدہ چیز کا علاج صبر ہے..................	83
85	صبر شروع صدمہ کے وقت ہوتا ہے..................	84
86	مومن کی عجیب شان..................	85
87	دنیا میں گناہوں سے رکنا جہنم کے عذاب سہنے سے بہتر ہے	86
88	مصیبت کا اظہار اچھا نہیں..................	87
89	اللہ کے امت محمدیہؐ پر دس خاص انعام..................	88
90	وَالصَّابِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَأْس کی تفسیر	91
91	صبر کا بے شمار اجر..................	91
92	مرگی پر صبر کرنے سے جنت..................	92
93	عابدوں کے لئے بڑا انعام..................	93
94	موت اور اس کی سکرات کسی کو نہیں چھوڑتی..................	93
95	صابرین کے کلمات شکر..................	94

96	اللہ کی توفیق سے حضرت ایوبؑ نے صبر کیا تھا	97
97	حضرت ایوبؑ کی تکلیف کا اندازہ	97
98	حضرت ایوبؑ کے دکھ کی حالت	97
99	حضرت ایوبؑ کے دکھ پر شیطان کی خوشی	98
100	صبر ایوب کا ایک اور قصہ	99
101	دعائے عافیت	99
102	گزارہ کی روزی پر صبر	100
103	دنیا کے غموں سے صبر کے ساتھ نکلو	101
104	صبر والے بہت کم ہیں	101
105	صبر کا انجام کتنا خوب ہے	102
106	ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے	102
107	مصیبت آسودہ حالی کی طرف بھی لے جاتی ہے	103
108	غالب آجانے والی مصیبت پر صبر کرنا	103
109	صابر کا ثواب دو شہیدوں کے برابر	104
110	غیر صابر عافیت کی دعا کرے	104
111	صبر پر ہدایت اور رحمت ملتی ہے	105
112	صبر میں تقویٰ کی کئی صفات ہیں	106
113	صبر سمجھ داری ہے	106
114	مومن صبر کا محتاج ہے	106
115	صبر کا صلہ	106

116	مصیبت والے امتحان خداوندی کے اہل بھی ہوتے ہیں......	107
117	صابرین کے لئے فراوانی کے ایام کی خوشخبری..............	107
118	بعض لوگ بعضوں کے لئے فتنہ ہیں، تم صبر کرنا..............	110
119	آسانی کا انتظار کرو..............................	110
120	صبر عقل، علم اور عمل کا معاون ہے..........................	110
121	بعض دفعہ صبر انگارہ پکڑنے کے برابر ہوتا ہے..............	111
122	دنیا اور آخرت کی مرغوبات حاصل کرنے کا عمل..............	111
123	امت محمدیہ کا حوصلہ اور علم من جانب اللہ ہے..............	112
124	فقر پر صبر کی وجہ سے بخشش..............................	113
125	جنگیں صبر سے جیتی جاتی ہیں..............................	113
126	صبر کی عظیم حکایت..............................	114
127	جنگ میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے انصاری کا صبر..............	121
128	مصیبت پر بے صبری کا کوئی فائدہ نہیں..............................	121
129	مجاہد کے شوق کی حکایت..............................	122
130	حضرت حطیطؒ پر حجاج کے ظلم کی حکایت..............................	123
131	حضرت حطیطؒ کے صبر کی کچھ تفصیل..............................	125
132	حضرت عقیب کے صبر کی حکایت..............................	126
133	تین اسرائیلیوں کے صبر کا واقعہ..............................	128
134	ایک شخص کے صبر کی حکایت..............................	130
135	اسرائیلی خاتون کے سات بیٹوں کے قتل پر صبر کی عجیب حکایت	132

136	حضور علیہ ﷺ کی طرف سے دکھیاروں کی تسلی	136
137	صبر کے لئے چند اشعار	137
138	صابر کی خوبیاں	138
139	ایک گھڑی کے صبر کا صلہ	139
140	دائمی صبر گناہوں کو مٹا دیتا ہے	139
141	جنت میں سب سے پہلے جانے والے	140
142	صبر مصیبت کے بقدر اترتا ہے	141
143	اخیر زمانہ میں امت پر ٹوٹنے والے مصائب	141
144	صبر کی حقیقت	142
145	صبر کی پہچان	142
146	فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا کی تفسیر	143
147	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ کی تفسیر	143
148	کظیم کا ترجمہ	143
149	صبر کڑوا ہے	143
150	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ کی تفسیر	144
151	جاہل صبر کے ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں	144
152	صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار عبادت ہے	145
153	حجاج جیسے خون کے پیاسے	145
154	حضرت حطیطؒ پر ظلم کی داستان	146
155	حضرت حطیطؒ کی والدہ کا صبر	152

156	حضرت حطیطؒ پر حجاج کے مظالم	152
157	حجاج کے ظلم پر حضرت حطیطؒ نے سی تک نہ کی	153
158	حضرت حطیطؒ پر ظلم کی ایک مثال	154
159	حضرت حطیطؒ پر ظلم کی داستان	154
160	آفات زدہ کی اسلام پر موت کی تڑپ	157
161	ایک صابر کا آدھا جسم گل گیا	157
162	من جانب اللہ صابر کے کفن کا انتظام	159
163	صابر بوڑھے کا یقین	161
164	خارجی فرقہ کی عورت کا صبر	162
165	عبادت پر صبر کرلو	168
166	صبر اور گھبراہٹ	168
167	صابرین کی شان میں کہے گئے بہترین کلمات	169
168	حضرت حبیب عجمیؒ کی نصیحت	170
169	بڑا صابر کون؟	171
170	مروت کیا ہے؟	172
171	صابر مجاہد قبر میں سوالوں سے محفوظ رہے گا	173
172	اللہ سے محبت کرنے والے اس کی رحمت سے کیسے مایوس ہو سکتے ہیں؟	174
173	عابدِ شام کا ملفوظ	175
174	خیر کی تکمیل اور صبر کی سواری	175
175	صبر، تصبر اور اصطبار کیا ہے؟	176

176	صبر کی دس صورتیں	177
177	صبر ہر چیز میں اچھا ہے	178
178	امورِ منکرہ پر صبر	179
179	صبر کا انوکھا واقعہ	179
180	حضرت عروہ بن زبیر کا پاؤں کٹوانے کے وقت صبر	182
181	گھبراہٹ، جہالت، حرص، حسد کی بنیاد بے صبری ہے	183
182	صبر عقل سے پیدا ہوتا ہے	184
183	صبر میں ابو العتاہیہ کے اشعار	184
184	صبر میں حسین بن عبد الرحمٰن کے اشعار	185
185	عبادت پر صبر کے انعامات	185
186	حضرت عمر بن ذرؒ کی دعائے صبر	187
187	صبر عظمت کی اعلیٰ صفات میں سے ہے	188
188	ایمان کے بعد شکر صبر سے افضل ہے	189
189	صبر کی اہمیت	189
190	صبر کے فوائد	189
191	اہل صبر کا ثواب پہچاننے کا طریقہ	190
192	ہمسائے کی اذیت پر صبر	190
193	صبر کے ثواب کے برابر کوئی چیز نہیں	191
194	حضرت ابن عمرؓ کے نزدیک یزید کی حیثیت	192
195	یزید کی سیاہ کاریاں	192

196	صبر کا پھل میٹھا ہے....................	195
197	خدا کی معرفت رکھنے والا صابر....................	195
198	شدید حق تلفی پر صبر کرنا....................	196
199	حق پر صبر شہید کے عمل کے برابر ہے....................	197
200	اللہ تعالیٰ کو تسلیم و رضا پسند ہے....................	197
201	یونس علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے بڑا عبادت گزار......	199
202	حضرت حطیطؒ پر ظلم کی ایک اور داستان....................	202
203	حضرت حطیطؒ کی دعائے صبر....................	205
204	زیاد بن ابیہ کا صبر....................	205
205	بیماری میں سُوید بن شعبہ کی حالت....................	207
206	بخار میں صبر کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے....................	208
207	بعض مصیبت زدہ اللہ کے محبوب ہوتے ہیں....................	209
208	اللہ کی محبت میں صبر کرنا ہر نیکی کی بنیاد ہے....................	210
209	مصیبت میں خیر ہو تو اضافہ کی دعا کرنی چاہئے....................	211
210	حضرت محمد بن واسعؒ کا صبر....................	211
211	حضرت سوید بن شعبہؒ کا صبر....................	212
212	تکلیف سے کراہنا نامناسب ہے....................	213
213	عافیت پر شکر مصیبت پر صبر سے بہتر ہے....................	214
214	صبر کی قسمیں اور صبر اور گھبراہٹ میں فرق....................	214
215	وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کی تفسیر....................	216

216	بوڑھوں کے لئے نصیحت	217
217	صبر نہ کرنے کی خرابیاں	217
218	حضرت حطیط کی صبر کی دعا	217
219	مصیبت کے اضافہ سے اللہ سے محبت کا اضافہ کرنے والا	218
220	سب سے بڑا صابر	218
221	ایک کوڑھی کا واقعہ	219
222	قرب قیامت کے فتنے	220
223	مآخذ المصادر	225
223	اختتام کتاب	227
	فہرست تالیفات وتراجم مولانا مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله الذی وهب عباده نعم الشدائد والصبر علیها ومنحهم جزیل الثواب بغیر حساب فی الآخرة واکرم نزلهم عنده وفضلهم علی کثیر ممن خلق تفضیلا والصلوة والسلام علی محمد وآله سلاما عظیما جلیلا.

صبر بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس کا تذکرہ آگے ذکر کیا جارہا ہے امام ابن ابی الدنیا کی کتاب الصبر الثواب علیہ کے ترجمہ سے پہلے چند صفحے بطور مقدمہ اور پیش لفظ کے لکھے گئے ہیں ان کو پڑھ لیں اس کے بعد اصل کتاب کا ترجمہ شروع کیا جاتا ہے۔(امداداللہ انور)

آنکھ ضائع ہونے پر چالیس سال تک کسی کے سامنے شکایت نہ کی

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں ۔حضرت احنف بن قیس (تابعی) رحمۃ اللہ علیہ کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ چالیس سال ہوگئے ہیں آنکھ کو ضائع ہوئے لیکن میں نے اس کی کسی ایک کے سامنے بھی شکایت نہیں کی۔(۱)

آپ کے اس شکایت نہ کرنے کی ترجمانی یہ شعر پوری طرح ادا کررہا ہے۔

وَإِذَا شَكَوْتَ إِلَى ابْنِ آدَمَ إِنَّمَا
تَشْكُو الرَّحِيمَ إِلَى الَّذِي لَا يَرْحَمُكَ

(ترجمہ) جب تو کسی انسان کے سامنے شکایت کرتا ہے تو تو ایک مہربان کی اس آدمی کے سامنے شکایت کرتا ہے۔جو تجھ پر مہربان نہیں ہے۔

(۱) سیر اعلام النبلاء ۹۲/۴

پاؤں کٹنے پر حضرت عروہ بن زبیرؒ کا صبر

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ (جو حضرت زبیر بن عوامؓ کے بیٹے تھے)۔ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس آئے جبکہ آپ کے ساتھ آپ کا بیٹا محمد بھی تھا۔اور آپ کا یہ بیٹا لوگوں میں سب سے زیادہ حسین چہرے کا مالک تھا۔چنانچہ آپ یہ لڑکا ولید بن عبدالملک کے پاس نقش ونگار والے لباس میں گیا جبکہ سر کے بالوں کی دو مینڈھیاں گندھی ہوئی تھیں۔اور وہ اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار رہا تھا۔تو ولید نے کہا۔کیا قریش کے جوان ایسے ہوتے ہیں یہ کہہ کر کہ اس نے اس کو نظر لگائی۔جب وہ لڑکا ولید کے پاس سے جانے لگا تو بے ہوشی کی کیفیت تھی۔چنانچہ گھوڑوں کے اصطبل میں گر گیا۔اور گھوڑے اس کو روندتے رہے۔حتی کہ اسی حالت میں فوت ہو گیا۔اس کے بعد ایک پھوڑا حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں نکلا۔ولید نے آپ کے پاس بڑے بڑے اطباء بھیجے اور کہا اگر آپ اس کو کٹوائیں گے نہیں تو یہ باقی جسم میں بھی سرایت کر جائے گا۔اور آپ ہلاک ہو جائیں گے تو آپ نے اس کے کٹوانے کا ارادہ کیا۔چنانچہ اس حصے کو آری کے ساتھ کاٹا گیا۔جب آری ہڈی کو کاٹنے لگی تو آپ نے اپنا سر کچھ دیر کے لئے تکیے پر رکھ دیا،اور آپ پر غشی چھا گئی۔پھر جب غشی دور ہوگئی تو پسینہ آپ کے چہرے پر نموادار تھا۔آپ **لا الہ الا اللہ** کہہ رہے تھے۔اور **اللہ اکبر** کہہ رہے تھے۔آپ نے اس کاٹے ہوئے حصے کو اٹھایا اور چوما پھر فرمایا خدا کی قسم مجھے تیرے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہوئے کسی چیز نے مجبور نہیں کیا۔خدا جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کسی حرام کام کے لئے نہیں چلا ہوں۔اور نہ ہی میں تجھ پر چل کر کے نافرمانی کی طرف گیا ہوں۔اور نہ ہی ایسے کام کی طرف جس کو اللہ پسند نہیں کرتا۔پھر اس کے بارے میں حکم دیا اس کو دھویا گیا۔اور خوشبو

لگائی گئی اور ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔ پھر مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن کرنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ پھر جب آپ ولید کے پاس سے مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے۔ تو آپ کے اہل بیت اور آپ کے رشتے دار آپ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور آپ کو تعزیت کرنے لگے تو آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔

"لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا"۔

(ترجمہ) ہم نے اس سفر میں بڑی تکلیف اٹھائی ہے۔

اور اس سے زیادہ کوئی کلمہ نہ فرمایا۔

(فائدہ) حضرت ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔ جب آپ کے پاؤں کاٹنے کا اطباء نے ارادہ کیا تو آپ سے کہا۔ اگر ہم آپ کو کوئی ایسی چیز پلا دیں۔ جس سے آپ کو درد کی شدت اور تکلیف محسوس نہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے جس نے مصیبت میں ڈالا ہے وہ میرے صبر کو دیکھنا چاہتا ہے۔ کیا میں اس کے معاملے کا معارضہ اور مقابلہ کروں۔ (۳)

حضرت مطرف بن عبداللہ کا اپنے بیٹے پر صبر

حضرت مطرف بن عبداللہ رحمہ اللہ کو آپ کے بیٹے کے متعلق صدمہ پہنچا تو لوگ آپ کے پاس تعزیت کرنے کے لئے آئے۔ تو آپ تعزیت کرنے والوں کے پاس بہترین لباس اور شکل میں تشریف لائے۔ اور فرمایا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں کسی مصیبت کی وجہ سے کمزوری کا مظاہرہ کروں۔ (۴)

امام احمد نے موت تک کراہنا چھوڑ دیا

حضرت امام احمد بن حنبل اپنی بیماری میں کراہتے تھے جب آپ کو کچھ حضرات

---

(۳) عدۃ الصابرین ص ۹۱-۹۲

(۴) عدۃ الصابرین ص ۹۴

نے بیان کیا کہ حضرت طاؤس (تابعیؒ) نے فرمایا تھا کہ مریض کا کراہنا بھی شکایت ہے تو امام احمد بن حنبلؒ نے بھی موت تک کراہنا چھوڑ دیا۔

امام ابراہیم حربی کا بھوک اور فقر و فاقہ پر صبر

امام ابراہیم حربی نے فرمایا میری قمیص صاف ستھری قمیص ہے۔ اور میرا تہبند بہت میلا تہبند ہے۔ میرے جی نے کبھی یہ خواہش ظاہر نہیں کی کہ یہ دونوں کبھی ایک حالت میں ہو جائیں میری جوتی کی ایک ایڑی صحیح ہے۔ اور دوسری کٹی ہوئی ہے۔

میرے دل نے کبھی یہ بات نہیں کی کہ یہ دونوں ایک جیسی ہو جائیں۔ مین نے اپنے گھر والوں سے اور رشتہ داروں سے کبھی اپنے بخار کی شکایت نہیں کی تا کہ آدمی کا اپنا جی اور اس کے اہل وعیال غم میں بتلا نہ ہوں۔ مجھے دس سال ہو گئے ہیں کہ میں ایک آنکھ سے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کسی کو اس کی خبر نہیں دی۔ میری عمر کے تیس سال دو روٹیوں پر گزر گئے ہیں۔ اگر میری والدہ یا میری بہن ان دو روٹیوں کو لاتی تھیں تو ورنہ میں دوسری رات تک بھوکا رہتا تھا۔ میں نے عمر کے تیس سال رات دن میں صرف ایک روٹی پر گزارے اگر میری بیوی یا میری بیٹی لاتی تھیں۔ ورنہ میں بھوکا رہ جاتا تھا۔ اور اب میں آدھی روٹی اور چودہ کھجوریں (دن بھر میں) کھاتا ہوں۔

میرا افطار کا خرچہ اس رمضان میں ایک درہم اور رڈھائی دانگ ہوا ہے۔

(فائدہ) اس ایک درہم اور ڈھائی دانگ کی آج کل کے حساب سے تقریباً چالیس (۴۰) روپے قیمت بنتی ہے۔ (سبحان اللہ یہ آپ کی خصوصیت ہے جو اللہ پاک نے عطاء فرمائی تھی) تھوڑی دیر بھوکے رہے۔ اور تھوڑی دیر ایسے لباس میں گزاری۔ اس کے بعد جنت ہی جنت ہے جو تکلیف ان کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے ہر

مصیبت کے بدلے میں جنت عطا فرما دی۔

مفسر قرآن امام ابو قلابہ کا صبر جمیل

آپ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد تھے اور بڑے اکابر تابعین و مفسرین میں آپ کا شمار تھا۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قلابہ کو روزے کی حالت میں پیاس لگی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا پر بادل بھیجا۔ جس نے آپ پر سایہ کیا اور آپ کے بدن پر بارش برسائی۔ جس سے آپ کی پیاس بجھ گئی۔(۶)

امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں لکھا ہے کہ حضرت ابو قلابہ کو آپ کے بدن اور آپ کے دین داری میں آزمائش میں ڈالا گیا تھا۔ آپ سے آپ کا قاضی بننے کا مطالبہ کیا گیا تھا تو آپ ملک شام کی طرف بھاگ گئے تھے۔ اور مصر کے صحراء میں ۱۰۶ھ میں فوت ہوئے تھے جبکہ آپ کے ہاتھ آپ کے پاؤں اور نگاہ ختم ہو گئے تھے۔ اس کے باوجود آپ اللہ کی حمد و ثنا کرتے رہے تھے اور اس پر شاکر تھے۔ آپ کے صبر کا تفصیلی واقعہ آگے کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

انگلی کٹنے پر جنت کے انعام نے درد کو بھلا دیا

حضرت فتح مَوصِلی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ کی انگلی کٹ گئی۔ تو آپ اس پر ہنسنے لگیں۔ بعض ان کے رشتہ دار جو ان کے پاس تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ آپ ہنس رہی ہیں جبکہ آپ کی انگلی کٹ گئی ہے۔ فرمایا میں تمہیں تمہاری عقل کے مطابق جواب دیتی ہوں۔ اس انگلی کے اجر کی مٹھاس نے مجھے اس انگلی کے کٹنے کی تکلیف کو بھلا دیا ہے۔

(فائدہ) اس خاتون عابدہ، ولیہ، متقیہ، کی خوبی اللہ کی عطاء ہے۔ کیوں نہ ہو یہ حضرت فتح مَوصِلی کی زوجہ تھیں۔ جو اس امت کے بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔

---

(۶) سیر اعلام النبلاء ۴/۴۶۸-۴۷۵

صالحین کے ذکر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

حضرت ابوبکر مروزی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام احمد بن حنبل کے سامنے حضرت فضل اور آپ کے پاس کپڑوں کے نہ ہونے کا اور حضرت فتح موصلی اور آپ کے پاس کپڑوں کے نہ ہونے اور اس پر صبر کرنے کا ذکر کیا تو آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ اور فرمایا اللہ ان حضرات پر رحم فرمائے یہ بات مشہور تھی کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (۷)

انبیاء والی آزمائش میں مبتلا ہونے پر بطور شکر کے چار سو رکعات کی ادائیگی

حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فتح الموصلی رحمہ اللہ کو سر میں درد ہوا۔ تو عرض کیا یا رب آپ نے مجھے انبیاء کرام کی بیماری میں مبتلا کیا ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نماز ادا کروں گا۔ (۸)

حضرت فتح موصلی کے صبر کے عجیب حکایت

حضرت بشر بن حارث (یعنی حضرت بشر حافی ؒ) فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت فتح موصلی رحمہ اللہ کی بیٹی کے پاس کپڑے نہیں تھے۔ آپ سے کہا گیا کیا آپ کسی کو کہہ نہیں دیتے جو ان کے لئے کپڑوں کا انتظام کر دے۔ فرمایا نہیں۔ میں اس کو اسی حالت میں رکھوں گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ عز و جل اس کے کپڑوں کے نہ ہونے کو اور میرے اس پر صبر کرنے کو دیکھ لیں۔ فرمایا جب سردی کی راتیں ہوتی تھیں تو آپ اپنے بچوں کو جمع کرتے اور ان پر اپنی چادر ڈالتے۔ پھر فرماتے۔ اے اللہ آپ نے مجھے بھی محتاج بنایا ہے۔ اور میرے بچوں کو بھی

(۷) ''الورع'' امام احمد ص ۴۶

(۸) الحلیۃ ۲۹۲/۸۔

محتاج بنایا ہے۔ مجھے بھی بھوکا رکھا ہے۔ اور میرے بچوں کو بھی بھوکا رکھا ہے اور مجھے بھی لباس نہیں دیا۔ اور میرے بچوں کو بھی لباس نہیں دیا۔ ہم کس وسیلے سے آپ تک پہنچے ہیں یہ تو آپ اپنے دوستوں اور اولیاء کے ساتھ کرتے ہیں۔ کیا میں بھی ان میں سے ہوں۔ تا کہ میں اس پر خوش ہو جاؤں (۹)۔

خدا کی قسم حضرت فتح اور آپ کی زوجہ کے حالات پھولوں کی مہلک سے بھی زیادہ معطر ہیں۔ بلکہ ان کی خوشبو سے مجالس خوشبودار ہوتی ہیں۔

(فائدہ) لباس کے نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پھٹا پرانا بقدر ننگ چھپانے کے تو ان کو لباس حاصل تھا ہی جس سے وہ اپنے ننگ کو ڈھانپ لیتے تھے۔ اس سے زیادہ نہیں تھا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کا عجیب صبر

امام الاولیاء حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم مکہ میں حضرت ابراہیم بن ادہم کے پاس حاضر ہوئے۔ وہاں حضرت شقیق بلخیؒ کو دیکھا جنہوں نے اس سال حج کیا تھا۔ ہم جب ایک طواف میں ایک دوسرے سے ملے تو حضرت ابراہیم بن ادہم نے حضرت شقیق بلخیؒ سے پوچھا۔ آپ کا کیا طور طریقہ ہے۔ فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جب ہمیں رزق ملتا ہے تو ہم کھا لیتے ہیں۔ اور جب نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا ایسا تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں۔ حضرت شقیق نے آپ سے پوچھا پھر آپ کا کیا طور طریقہ ہے۔ فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ جب ہمیں رزق ملتا ہے تو ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ اور جب ہمیں نہیں ملتا اس وقت ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں۔ اور صبر کرتے ہیں اور حمد بجا لاتے ہیں۔ حضرت شقیق کھڑے ہوئے اور حضرت ابراہیم کے سامنے بیٹھ گئے۔

(۹) الحلیۃ ۲۹۲/۸۔

اور فرمایا اے استاد آپ ہمارے استاد ہیں (۱۰)

اور ایک روایت میں یوں ہے ہم وہ قوم ہیں جو فراوانی کے وقت صبر کرتے ہیں اور مصیبت کے وقت شکر کرتے ہیں۔

ساری خوبیاں اللہ کی ہیں خدا کی قسم یہ ولایت کے بادشاہوں کا صبر ہے اور ر اس میں اسوہ بھی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وَلَأَحَدُهُمْ كَانَ اَشَدُّ فَرْحًا بَالْبَلَاءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ.

(ترجمہ) ان حضرات میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے۔ کہ وہ مصیبت پر اتنا زیادہ خوش ہوں گے جتنا کہ تم میں سے کوئی ایک کچھ ملنے پر خوش ہوتا ہے۔

مصیبت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن اگر آ جائے تو اس پر خوش ہونا چاہیے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا تھا ہمیں جب مصیبت پہنچتی تھیں تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہمیں فراوانی عطاء کی گئی تو ہم صبر نہیں کرتے۔ (۱۱)

حضرت فتح موصلیؒ کی بیوی کے صبر کی خوبی اللہ کی عطاء ہے اسی طرح سے حضرت فتح موصلی کی بھی اور حضرت استاذ الشیوخ ابراہیم بن ادہم کی بھی آپ کا کتنا اعلیٰ اور پاکیزہ ذوق تھا۔

شعر

شَرِبْنَا شَرَاباً طَيّباً عِنْدَ طَيِّبٍ ۔۔۔ كَذَاكَ شَرَابُ الطَّيِّبِيْنَ يَطِيْبُ

شَرِبْنَا وَاَهْرَقْنَا عَلَى الْاَرْضِ فَضْلَهٗ ۔۔۔ وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبُ

(ترجمہ)

۱- پاکیزہ شراب پاکیزہ ذات کے پاس نوش کی۔ اسی طرح سے پاکیزہ حضرات کی شراب پاکیزہ ہوتی ہے۔

---

(۱۰) الحلیۃ ۸/۳۷

(۱۱) عدۃ الصابرین ص ۲۱۰

۲-ہم نے شراب کو پیا اور باقی ماندہ شراب کو زمین پر انڈیل دیا اور زمین کے لئے بھی بڑوں کے پیالے میں سے کچھ حصہ نکل آتا ہے۔

(فائدہ) اس شراب سے مراد اللہ کی محبت اور اس کا لطف اور ذائقہ اور ایسی چیزیں ہیں۔جن سے اولیاء کے حالات میں لذت اور لطف پیدا ہوتا ہے۔

درجات صبر

علامہ ہروی فرماتے ہیں درجات صبر تین ہیں۔تیسرا درجہ یہ ہے کہ مصیبت پر صبر کیا جائے اور ساتھ ہی اس کے حسن جزاء کو بھی ملحوظ رکھا جائے اور کشائش کی راحت کا انتظار کیا جائے اور احسانات کے بعد مصیبت کو ہلکا گردانا جائے اور سابقہ نعمتوں کو یاد رکھا جائے۔

شعر

عَلٰی قَدْرِ اَهْلِ الْعَزْمِ تَاتِی الْعَزَائِمُ
وَتَاتِی عَلٰی قَدْرِ الْكَرِيْمِ الْكَرَائِمُ

وَيَكْبُرُ فِی عَيْنِ الصَّغِيْرِ صَغِيْرُ هَا
وَتَصْغُرُ فِی عَيْنِ الْعَظِيْمِ الْعَظَائِمُ

(ترجمہ)

(۱)-اہل عزیمت کی قدر و شان کے مطابق عزائم سامنے آتے ہیں اور مہربان کی شان وشوکت کے مطابق مہربانیاں سامنے آتی ہیں۔

(۲)-چھوٹے کی آنکھ میں چھوٹی چیز بھی بڑی محسوس ہوتی ہے اور بڑے کی آنکھ میں بڑی چیزیں بھی چھوٹی محسوس ہوتی ہیں۔

صبر کا آخری درجہ کیا ہے

حضرت یونس بن یزید فرماتے ہیں۔میں نے حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا صبر کی انتہاء کیا ہے۔فرمایا یہ ہے کہ جس دن تجھے مصیبت پہنچے تو وہ دن اور مصیبت پہنچنے سے پہلے کا دن برابر ہو۔

فاصبر صبراً جمیلاً کی تفسیر

حضرت قیس بن الحجاج نے ارشاد باری تعالیٰ فاصبر صبراً جمیلاً. (المعارج ۵)

(ترجمہ) پس آپ صبر کیجئے اچھی طرح کا صبر۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اچھی طرح کا صبر یہ ہے کہ مصیبت والا لوگوں میں اس حالت میں ہو کہ اس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ کون ہے یعنی اس کو مصیبت پہنچی ہے یا نہیں۔

شعر

مَلَکْتُ دُمُوْعَ الْعَیْنِ حَتّٰی رَدَدْتُھَا
اِلٰی نَاظِرِیْ فَالْعَیْنُ فِی الْقَلْبِ تَدْمَعُ

(ترجمہ) میں نے آنکھ کے آنسوؤں پر قابو پایا حتیٰ کہ میں نے ان کو دیکھنے والوں سے چھپا دیا پس آنکھ دل میں روتی ہے۔(ظاہر میں کسی کو اس کے آنسو نظر نہیں آتے)۔

گناہ سے صبر کرنا

حضرت وہیب ابن الورد رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا وہ شخص بھی ایمان کی مٹھاس محسوس کر سکتا ہے جو گناہ کرتا ہو؟ فرمایا کبھی نہیں۔(یہ تو کیا) وہ بھی ایمان

کی مٹھاس نہیں پا سکتا جو گناہ کا ارادہ رکھتا ہو۔

صبر کی دو قسمیں ہیں

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں صبر دو طرح کا ہے۔ مصیبت پر صبر کرنا اچھا ہے اور اس سے بہتر صبر یہ ہے کہ آدمی گناہ سے رک جائے۔ (۱۲)

صبر پر زیادہ اجر کیوں؟

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ صبر کی مشقت گناہ کے دواعی کی قوت کے مطابق ہوتی ہے۔ اور بندے کی اس پر قابو پانے کے مطابق ہوتی ہے یہ دونوں چیزیں ایک کام میں جمع ہو جائیں۔ یعنی آدمی سہولت سے اس کو کر بھی سکتا ہو۔ اور داعیہ بھی مضبوط ہو۔ تو وہاں صابر پر صبر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ کا ظلم سے صبر کرنا، اور جوان کا زنا سے صبر کرنا، اور دولت مند کا لذات اور شہوات کے استعمال سے صبر کرنا اللہ کے نزدیک بڑا مقام اور مرتبہ رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ مذکورہ لوگ حدیث شریف میں اس مرتبے کے مستحق ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ اور اس کی مشقت برداشت کی۔ کیونکہ بادشاہ کا صبر جو غالب ہو اور قوت رکھتا ہو۔ پس بادشاہ کا تقسیم میں اور حکم میں اور رضا اور ناراضگی میں انصاف کرنا، اور جوان کا اللہ کی عبادت اور اپنے نفس کی مخالفت پر صبر کرنا، اور آدمی کا مسجد میں ٹھرے رہنے پر صبر کرنا، اور صدقہ کرنے والے کا صدقے کو چھپانے پر صبر کرنا۔ حتیٰ کہ اپنے بعض قریبی لوگوں کو بھی محسوس نہ ہو، اور جس کو گناہ کی دعوت دی گئی جب کہ بلانے والے کا جمال بھی کمال پر تھا۔ اور اس کا منصب بھی بڑا تھا۔ پھر بھی اس نے گناہ نہ کرنے پر صبر کیا، اور اسی طرح سے اللہ کی ذات

---

(۱۲) عدۃ الصابرین ص ۶۸

اور رضا کے لئے دو آدمی جو محبت کرتے ہیں وہ اجتماعی کی حالت میں اور جدائی میں شریعت کے مطابق احکام پر صبر کرتے ہیں، اور اسی طرح سے اللہ کے خوف سے رونے کو چھپانے والا اور لوگوں کے سامنے ظاہر نہ کرنے والا یہ صبر کا بڑا مشقت والا مقام ہے۔ اسی وجہ سے اگر بوڑھا زنا کار ہو اور بادشاہ جھوٹا ہو۔ اور نادار تکبر کرنے والا ہو۔ ان کو سخت عذاب ہوگا۔ کیونکہ یہ لوگ ان حرام چیزوں سے سہولت کے ساتھ صبر کر سکتے تھے۔ کیونکہ ان گناہوں کے دواعی اور اساب کمزور تھے۔ اس لئے صبر کرنا ان کا سہولت کے ساتھ ہو سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی یہ خدا کے سامنے اتنے سرکش ہو گئے کہ ایسے کمزور حالات میں بھی یہ اللہ کی نافرمانی پر ڈٹے رہے۔ اسی وجہ سے زبان کے گناہوں سے رکنے کا صبر اور شرم گاہ کے گناہوں سے رکنے کا صبر سخت ترین صبر کی اقسام میں سے ہے۔ (۱۳)

حضرت یوسف علیہ السلام کا کون سا صبر افضل تھا؟

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے سنا تھا۔ فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا صبر عزیز مصر کی بیوی کا کہنا نہ ماننے کے وقت زیادہ شان رکھتا تھا۔ بہ نسبت اس صبر کے جب آپ کو آپ کے بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تھا۔ کیونکہ گناہ سے صبر کرنا اختیاری تھا اور کنویں میں گرنے سے صبر مجبوراً تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جوان تھے۔ اور جوانی میں نفسانی خواہش کی طرف داعیہ قوی ہوتا ہے۔ اور غیر شادی شدہ کا اس کے برعکس کوئی محل نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ شہوت کو روک سکتا تھا۔ اور بے وطن تھا اور بے وطن آدمی جب اپنے وطن میں نہ ہو تو وہ اتنا حیاء نہیں کرتا۔ جتنا کہ آدمی اپنے دوستوں میں اور جاننے پہچاننے والوں میں اور اپنے گھر کے لوگوں میں حیاء کرتا ہے۔ اور آپ مملوک تھے۔ اور مملوک کی وہ

---

(۱۳) عدۃ الصابرین ص ۶۶-۶۷

احتیاط نہیں ہوتی جتنا کہ آزاد آدمی کی احتیاط ہوتی ہے اور عورت بھی حسین تھی اور منصب و مرتبے والی تھی۔ اور وہ ان کی مالکن بھی تھی۔ اور جب کہ نگران بھی موجود نہیں تھے۔ اور یہ خود اپنی طرف آپ کو بلا رہی تھی۔ اور شدید ترین حرص میں مبتلا تھی اور اس کے ساتھ اس نے دھمکی بھی دی تھی کہ اگر تم کہنا نہیں مانو گے تو تمہیں جیل میں ڈالوں گی اور ذلیل کروں گی۔ ان تمام اسباب کے باوجود آپ نے اختیاری صبر کیا تھا اور جو کچھ اللہ کے پاس انعام تھا۔ اس کو ترجیح دی تھی۔ اس صبر کا وہ صبر کہاں مقابلہ کرسکتا ہے۔ جو آپ نے کنویں میں کیا تھا جو آپ کے اختیار میں نہیں تھا۔ (۱۴)

صبر کے دو فائدے اور دو سبب

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں کہ صبر کے دو سبب اور دو فائدے ہیں دو سبب تو یہ ہیں کہ آدمی گناہ کے وقت اس عذاب کے خوف سے ڈرے جو گناہ کرنے کے بعد لاحق ہوگا اور دوسرا سبب رب تعالیٰ سے حیاء ہے کہ آدمی اللہ کی نعمتوں کو اللہ کی نافرمانیوں میں استعمال کرے اور بڑے بڑے گناہوں مین مبتلا ہو جائے۔

صبر کے دو فائدے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ آدمی کا ایمان محفوظ رہتا ہے دوسرا یہ ہے کہ حرام سے بچ جاتا ہے۔ سزا کو مد نظر رکھنا اور اس سے خوف کھانا ایمان کی قوت کو زیادہ کرتا ہے۔

واقعہ

ایک عورت نے ایک مرد کو پھسلایا تو مرد نے اس کو کہا کہ کوئی آدمی اپنی جنت کو جس کی لمبائی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اپنے دو ٹانگوں کے درمیان کی چیز کی تھوڑی سی لذت کے لئے بیچ دیتا ہے۔ اور وہ بڑی نعمت کی

---

(۱۴) مدارج السالکین ۱۵۶/۲

عظمت کو نہیں دیکھتا۔

دوسرا واقعہ

ایک آدمی نے ایک عورت کو پھسلایا اور کہا کہ ہم تو ستاروں سے بھی چھپے ہوئے ہیں تو عورت نے اس کو کہا کہ ان ستاروں کے مالک کو کہاں کرو گے۔

اللہ کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہنا سب سے اعلیٰ صبر ہے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ صبر کے اعتبار سے کامل وہ ہیں۔ جنہوں نے اطاعت پر صبر کیا اور وہ اُولو العزم رسول ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ ان انبیاء جیسا صبر کریں۔ فرمایا:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ. (الاحقاف-۳۵)

(ترجمہ) پس آپ صبر کیجئے جس طرح سے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا تھا۔

اور آپ کو منع کیا کہ آپ مچھلی والے کی مشابہت اختیار نہ کریں۔ جب انہوں نے ایسا صبر نہیں کیا جیسا کہ اولوالعزم رسولوں نے کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ. إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ. (القلم)

(ترجمہ) پس آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریں اور مچھلی والے (پیغمبر) جیسے نہ ہوں، جب انہوں نے دعا کی تھی اور وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صبر

حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکمل صبر کا مظاہرہ فرمایا تھا۔ اللہ کی اطاعت پر بھی ثابت قدم رہے۔ اور اپنے آپ کو بھی ہر طرح کی لغزشوں سے بچا کے رکھا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي

وَفّٰی. (النجم ۳۸)

(ترجمہ) اور ابراہیمؑ جنہوں نے اپنا قول پورا کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَإِذِابْتَلٰی إِبْرَاهِیمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّی جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِی قَالَ لَايَنَالُ عَهْدِی الظَّالِمِينَ. (البقرة:۱۲۴)

(ترجمہ) اور جب ان کے رب نے ابراہیمؑ کو کئی باتوں میں آزمایا پھر انہوں نے ان کو پورا کر دیا تب فرمایا میں آپؑ کو سب لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو حاصل نہیں ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے دین پر مکمل طور پر کوئی کام نہ ہوا۔ سوائے ابراہیم علیہ السلام کے کہ آپؑ نے اپنے بدن کو آگ پر پیش کیا اور کھانے کو مہمانوں کے سامنے اور اپنے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا۔

میرے ماں باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر قربان جائیں۔ کتنا اعلیٰ درجے کا صبر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اپنی بیوی اور بچے کو ایک بیابان مقام پر چھوڑ آئیں۔ آپ نے اس کی فرمانبرداری کی۔ پھر اللہ پاک نے آپ کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دیا اور ابراہیم علیہ السلام کی عمر تقریباً ایک سو سال کی تھی۔ اس بڑھاپے میں بھی آپ کو اپنے اللہ کی فرمانبرداری کی۔ آپ کو آگ میں ڈالا گیا۔ آپ نے صبر کیا اور اپنے دل کو تمام اغیار سے پاک رکھا۔ قلب سلیم کے ساتھ اپنے رب کے سامنے پیش ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چند کلمات کی آزمائش میں ڈالا۔ آپ نے ان کو پورا کیا۔ آپ نے اپنے رب کی غیرت کی خاطر بتوں کو توڑا۔ پھر جب آگ بھڑکائی گئی تو اللہ کی مہربانی سے آگ کی حرارت ختم ہوگئی۔ اور اس جلتی ہوئی آگ کے درمیان جنت کا درخت لگا دیا گیا۔ چنانچہ

ارشاد ہوا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِي بَرْداً وَّسَلاماً عَلٰى اِبْرَاهِيم. (الانبیاء۶۹)

(ترجمہ) ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈک اور آرام ہو جا ابراہیمؑ کے حق میں۔

نوح علیہ السلام کا صبر

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک اللہ کی طرف بلایا۔ اور دعوت دی۔ کتنا طویل زمانہ ہے جس میں انہوں نے اس دعوت پر صبر کیا اور بلاتے ہی رہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صبر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى. قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ. فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ. وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَااِبْرَاهِيْم. قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ. وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ. وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ. سَلٰمٌ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ. كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ. اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ. (الصافات:۱۰۲-۱۱۱)

(ترجمہ) جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا ابراہیمؑ نے فرمایا اے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں پس دیکھو تمہاری کیا رائے ہے۔ عرض کیا اے ابا کر دیں جو آپ کو حکم ہوا ہے آپ مجھے انشاء اللہ سہارنے والا پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مانا اور لڑکے کو ماتھے کے بل لٹایا۔ اور ہم نے

ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچ کر دیکھایا ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ حقیقت میں یہ بڑا امتحان تھا اور ہم نے ایک بڑا جانور ذبح کرنے کے لئے بدلہ میں دیا۔ اور ہم نے اس (حکم) کو پچھلے لوگوں میں باقی رکھا۔ سلام ہے ابراہیم پر ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی خوبی اللہ کی دین ہے کہ انہوں نے کتنا پختہ ارادہ کیا اور آپنے رب کے ساتھ دوستی کو کس طرح نبھایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے صبر کی خوبی بھی اللہ کی دین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح سے اس صبر کو آپ سے قبول فرمایا اور آپ کی جگہ جنت کے دنبے کو بطور فدیہ کے بھیجا۔ اور ان کو عزت عطا فرمائی۔ جس طرح سے آپ کے ابا کو عزت عطا فرمائی تھی۔

نیکی کی حفاظت بھی صبر ہے

شیخ الاسلام زکریا انصاری فرماتے ہیں۔ نیکی پر صبر یہ ہے کہ آدمی ہمیشہ نیکی کی حفاظت کرتا ہے اور اس پر اخلاص کی بھی رعایت رکھے۔ اور علم کے مطابق اس کی خوبیوں کو بھی بڑھاتا رہے۔

حضرت بلالؓ سید المؤذنین کا صبر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سب سے پہلے جن حضرات نے اسلام کا اظہار کیا۔ وہ سات حضرات تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمارؓ اور ان کی والدہ حضرت سمیہؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت صہیبؓ اور حضرت مقدادؓ، نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی طرف سے آپ کو اذیت دینے سے محفوظ رکھا۔ باقی حضرات جو تھے ان کو مشرکین نے پکڑا اور ان کو

لوہے کی ذرہیں پہنائیں۔ اور تپتی ریت پر بیدار رکھا۔ ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا۔ مگر اس نے مشرکین کی بات کو کچھ تسلیم کر لیا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت قدمی دکھائی۔ اللہ کی رضا کے لئے اپنے نفس کی کوئی قیمت نہ سمجھی اور اپنی قوم کے سامنے اپنے آپ کو بے قیمت بنایا۔ قوم نے بھی آپ کو بچوں کے سپرد کر دیا۔ بچے آپ کو مکے کی وادیوں میں گھماتے پھرتے تھے۔ اور آپ یہی کہتے تھے۔ احد، احد (۱۵) اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

امام کبیر احمد بن نصر الخزاعی الشہیدؒ کا صبر

آپ نیکی کا حکم کرتے تھے اور حق بات کہتے تھے۔ آپ کو پا بہ جولان کر کے سامراء شہر کی طرف لے جایا گیا۔ اور واثق باللہ خلیفہ نے آپ کے لئے دربار لگایا۔ اس نے آپ سے کہا۔ جس جرم میں تمہیں پکڑا گیا ہے۔ تم اس جرم کو چھوڑ دو۔ تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کا کلام ہے بادشاہ نے کہا کیا وہ مخلوق ہے؟ فرمایا اللہ کا کلام ہے۔ کہا کیا تم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے؟ فرمایا۔ حدیث میں ایسے ہی آیا ہے۔ خلیفہ واثق نے کہا تو تباہ ہو جائے۔ کیا خدا کو ایسے دیکھا جائے گا جیسا کہ محدود اور متجسم چیز کو دیکھا جاتا ہے؟ اور خدا کو مکان احاطہ میں لے گا اور دیکھنے والا اس کو دیکھ سکے گا؟ میں اس خدا کو نہیں مانتا۔ جس کی یہ صفت ہو اے لوگو! تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

تو مغربی جانب میں ایک (معتزلی) قاضی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا۔ اس کا خون حلال ہے۔ اور موجود فقہاء نے بھی اس کی موافقت کی تو احمد بن ابوداود (معتزلی) جو واثق باللہ کا قاضی القضاۃ تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے قتل کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ پاگل ہے۔ اس کی عقل خراب ہو گئی ہے۔ اس کو مہلت دی

---

(۱۵) سیر اعلام النبلاء ۱/۳۴۷-۳۴۸، واسنادہ حسن۔

جائے۔ واثق نے کہا۔ میرا خیال ہے کہ یہ اپنے اس عقیدے کو نہیں بدلے گا۔ پھر اس نے تلوار منگوائی اور کھڑا ہوا۔ اور کہا میں اس کافر کو قتل کر کے اپنے گناہوں کی معافی کا امیدوار ہوں۔ پھر اس نے خود ہی آپ کی گردن ماردی۔ اس کے بعد آپ کے سر کو رسی میں باندھ کر گھسیٹا گیا۔ جبکہ آپ کو بیڑیاں لگی پڑی تھیں اور پھر آپ کے سر کو شہر کے مشرقی جانب لٹکا دیا گیا۔

(فائدہ) احمد بن نصر اھل سنت کے امام گزرے ہیں اور یہ خلیفہ واثق باللہ اور اس کا قاضی احمد بن ابی داود معتزلی المسلک تھے۔ اور ان معتزلیوں کا عقیدہ تھا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ یہ مخلوق ہے اور ہمارا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے قرآن اللہ کی صفت کلام ہے مخلوق نہیں ہے۔ اہل سنت کے اس امام کو اس عقیدے کی بناء پر واثق باللہ اور اس کے ہم خیال لوگوں نے کافر قرار دیا اور شہید کر دیا۔

حضرت جعفر بن محمد الصائغ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت احمد بن نصر کو دیکھا جب آپ کو قتل کیا گیا تھا۔ آپ کا سر **لا الہ الا اللہ** کہہ رہا تھا۔

مروزی کا قول ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ انہوں نے امام احمد بن نصر کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے آپ کی قربانی دے دی تھی اور اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا تھا۔ جس شخص کو حضرت احمد بن نصر کے سر مبارک کی حفاظت مقرر کی گئی تھی۔ اس سے منقول ہے کہ میں نے رات کے وقت آپ کے سر مبارک کو سورۃ یاسین پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ اور یہ بات بھی صحیح طور پر مروی ہے کہ آپ کے دشمنوں نے ایک آدمی کو مقرر کیا تھا۔ جس کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔ ہوا آپ کے سر مبارک کو قبلہ کی طرف پھیرتی تھی۔ اور یہ شخص آپ کے سر کو قبلہ سے ہٹا دیتا تھا۔

حضرت سراج فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت خلف بن سالم سے سنا جب

حضرت احمد بن نصر کو شہید کیا گیا۔اس کے بعد انہوں نے فرمایا ان سے کہا گیا تھا۔لوگوں کی وہ بات سنتے ہو۔جوان کے متعلق کہتے ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ احمد بن نصر کا سر قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔تو آپ نے فرمایا کہ حضرت یحیٰؑ کا سر بھی (انجیل کی) تلاوت کرتا تھا۔آپ کا سر مبارک بغداد میں لٹکا رہا۔اور بدن سامراء میں چھ سال تک سولی پر لٹکایا گیا۔اس کے بعد اتار دیا گیا۔اور پھر سر اور آپ کے جسم کو ۲۳۷ھ میں جمع کر کے ایک ہی جگہ دفن کر دیا گیا تھا۔(۱۶)

امام احمد بن حنبلؒ کی مشقتیں اور صبر

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے فرماتے ہیں۔میرے والد نے مجھے فرمایا اے بیٹے مجھے اپنی جان کے بارے میں بڑی مشقت ڈالی گئی تھی۔ابو غالب ابن بنت معاویہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو اللہ کے راستے میں کوڑوں سے پیٹا گیا تھا۔آپ مقام صدیقین پر فائز تھے۔اور یہ کوڑے مارنے کا وقت ۲۲۰ھ رمضان کے دنوں کا واقعہ ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ. اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ.

(ترجمہ) لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا شخص ایسا ہوگا جیسا کہ انگارے کو اپنی مٹھی میں بند کر رکھا ہو۔(۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ زَمَانُ جَبْرٍ لِلْمُتَمَسِّکِ فِیْہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ شَھِیْدًا

(۱۶) سیر اعلام النبلاء ۱۱/۱۶۷-۱۶۹

(۱۷) صحیح: رواہ الترمذی۔

مِنكُمْ .(١٨)

(ترجمہ) تمہارے بعد ایک صبر کا زمانہ آنے والا ہے۔ اس میں ثابت قدم رہنے والے کو تم میں کے پچاس شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

سب سے مشکل کام

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سب سے مشکل کام تین ہیں۔ کمی کے باوجود سخاوت کرنا۔ خلوت میں بھی پرہیز گار رہنا۔ اور جس سے امید اور خوف ہو اس کے سامنے کلمہ حق کہنا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خلق قرآن کے مسئلہ میں مامون کے زمانہ خلافت میں مشقت اور تکلیف میں ڈالا گیا۔ بلاد روم میں مامون کی طرف آپ کو لے جایا گیا۔ آپ کے ساتھ محمد بن نوح بھی گرفتار ہوئے تھے۔ مامون امام احمد بن حنبل کے اس کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔ پھر پابہ جولان امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن نوح کو واپس بغداد کی طرف روانہ کیا گیا۔ لیکن حضرت محمد بن نوح راستے میں فوت ہو گئے۔ اور امام احمد بن حنبل کو اسی پابہ جولان حالت میں بغداد واپس کر دیا گیا۔

بعض حفاظ حدیث رقہ کے امام احمد بن حنبل کے پاس حاضر ہوئے۔ جبکہ آپ قید میں تھے۔ یہ حضرات آپ کے سامنے ان احادیث کے روایت کرنے کا تذکرہ کرتے رہے۔ جن میں تقیہ کا ذکر آتا ہے تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تم حضرت خباب کی اس حدیث کو کہاں لے جاؤ گے۔

إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يُنْشَرُ اَحَدُهُمْ بِالْمِنْشَارِ، ثُمَّ لَايَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ.

(ترجمہ) تم سے پہلے کچھ لوگ ایسے گزرے ہیں کہ ان میں سے کسی کو آرے

---

(١٨) صحیح: رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر۔

کے ساتھ چیر دیا جاتا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا تھا۔

یہ حدیث جب آپ نے ان کو سنائی۔ تو یہ حضرات محدثین آپ سے مایوس ہو گئے۔

امام احمد فرماتے ہیں۔ مجھے قید کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جیل ہو یا میرا گھر۔ برابر ہے۔ مجھے تلوار سے قتل کئے جانے کا بھی خوف نہیں ہے۔ میں کوڑوں کے لگنے سے ڈرتا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا۔ بعض قیدیوں نے جب یہ بات سنی کہ آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ مت ڈرو۔ بس دو ہی کوڑے لگنے کے بعد پتہ نہیں چلتا کہ باقی کوڑے کہاں پڑے ہیں۔ اس سے آپ کا یہ رنج ختم ہو گیا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں قیدیوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا۔ اور میری یہ حالت تھی کہ میں پابہ جولان ہوتا تھا۔ جب مامون مر گیا تو امام احمد کو بغداد بھیجا گیا اور بغداد کی قید میں ڈالا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کو پھر معتصم باللہ نے مصیبت میں ڈالا۔

ابوبکر مروزی فرماتے ہیں جب امام احمد بن حنبل کو قید میں ڈالا گیا تو جیل کا افسر آیا اور کہا اے ابوعبداللہ وہ حدیث جو ظالموں کے مددگاروں کے متعلق روایت کی گئی ہے۔ وہ صحیح ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ جیل کے افسر نے کہا کیا میں ظالموں کے مددگاروں میں سے ہوں؟ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ظالموں کے مددگار تو وہ ہوتے ہیں۔ جو ان کی حجامت کریں۔ ان کے کپڑے دھو کر دیں۔ اور ان کا کھانا تیار کریں اور ان کے لئے خرید و فروخت کریں۔ تو ان کے مددگاروں میں سے نہیں ہے۔ بلکہ تو خود ظالموں میں شامل ہے۔ (۱۹)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی برداشت کی خوبی اللہ کی توفیق سے ہے

---

(۱۹) مناقب الامام احمد ص ۳۹۷

دشمنوں نے آپ کے پاؤں میں چار بیڑیاں ڈالی تھیں۔حالانکہ آپ اس وقت بھی امام اہل سنت تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر ظلم کی داستان

جب معتصم باللہ نے امام احمد بن حنبل کو اپنے پاس بلانے کا حکم دیا۔ جبکہ حکومت کے لوگوں نے آپ کو ۲۱۹ھ کے رمضان میں اسحاق بن ابراہیم کے گھر میں قید کر دیا تھا۔آپ کے پاس اسحاق آیا اور کہا اے احمد! خدا کی قسم وہ تمہاری جان لینا چاہتے ہیں۔وہ تمہیں تلوار سے نہیں ماریں گے۔معتصم نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر تم اس کی بات نہیں مانو گے تو وہ تمہیں یکے بعد دیگرے مارتے ہی رہیں گے۔اور ایسی جگہ قید کر دیں گے۔جہاں تم روشنی نہیں دیکھ سکو گے۔

چنانچہ امام احمد بن حنبل کے پاس ایک سواری لائی گئی۔آپ کو اس پر بٹھایا گیا۔آپ کو بیڑیوں میں اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔کئی دفعہ آپ منہ کے بل گرنے لگے تھے۔کیونکہ بیڑیوں کا اور زنجیروں کا وزن ہی بہت تھا۔آپ کو معتصم باللہ کے محل میں پیش کیا گیا اور ایک کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا۔اور اس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ یہ رات کا درمیانی وقت تھا۔اس کمرے میں کوئی روشنی نہیں تھی۔

جب صبح ہوئی تو سپاہی آپ کو خلیفہ کے سامنے لے گئے تا کہ آپ سے خلیفہ کا قاضی احمد بن ابی داود مناظرہ کرے۔

معتصم باللہ نے کہا۔خدا کی قسم اگر احمد بن حنبل میری بات مانے گا تو میں اپنے ہاتھ سے اس کو آزاد کروں گا۔اور اپنے لشکر کے ساتھ اس کو الوداع کروں گا۔اور میں اس کے نقش قدم پر پاؤں رکھ کر چلوں گا۔

پھر معتصم باللہ نے کہا اے احمد خدا کی قسم میں تم پر شفیق ہوں۔جیسے میں اپنے

بیٹے ہارون پر شفیق ہوں تم کیا کہتے ہو امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں میں نے جواب میں کہا مجھے کتاب اللہ اور سنت رسول سے کوئی دلیل پیش کرو (تب میں تمہاری بات مان لوں گا)۔

ایک اور مرتبہ معتصم نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے کہا تم صالح الرشیدی کو جانتے ہو۔ امام احمد نے فرمایا میں نے اس کا نام سنا ہے۔ تو معتصم نے کہا وہ میرا استاد تھا۔ اس نے مجھے ادب پڑھایا تھا وہ اسی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس نے اپنے محل کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا میں نے اس سے قرآن کے متعلق پوچھا تھا۔ اس نے میرے نظریے کی مخالفت کی تھی۔ تو میں نے اس کے لئے حکم دیا تھا۔ اس کو پاؤں تلے گھسیٹا گیا اور روندا گیا تھا۔

تین دن تک امام احمد بن حنبلؒ مخالفین سے مناظرے کرتے رہے۔ اور ان کو لاجواب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ معتصم نے حکم دیا کہ ٹکٹکی کہاں ہے اور کوڑے کہاں ہیں۔ چنانچہ ان چیزوں کو لایا گیا۔ ٹکٹکی لگانے والے اور کوڑے مارنے والے کہاں ہیں۔ تو ان کو لایا گیا۔

ابراہیم بوشنجی کہتے ہیں کہ ذکر کیا جاتا ہے کہ معتصم باللہ امام احمد بن حنبلؒ کے معاملے میں نرم پڑ گیا تھا۔ جب آپ کو ٹکٹکی پر چڑھایا گیا۔ اور اس نے آپ کی ثابت قدمی کو اور پختہ ارادے کو دیکھا اور اپنے معاملے میں مضبوطی کو دیکھا مگر احمد بن ابی داود نے بھی معتصم باللہ کو غصہ دلایا اور اس سے کہا اگر تم نے احمد بن حنبلؒ کو چھوڑ دیا تو یہ بات مشہور ہو جائے گی کہ تو نے مامون الرشید کے مذہب کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کی بات کو ناپسند کیا ہے۔ احمد بن ابی داود کی اس بات نے معتصم باللہ کو امام احمد بن حنبل کے مارنے پر اکسا دیا۔

امام احمد بن حنبل کے بیٹے حضرت صالح فرماتے ہیں۔ میرے والد نے بیان کیا کہ جب کوڑے لائے گئے۔ تو ان کی طرف معتصم نے دیکھا۔ اور کہا کہ

دوسرے کوڑے لاؤ تو دوسرے لائے گئے۔ پھر جلادوں کو کہا آگے بڑھو۔ چنانچہ ایک آدمی میری طرف بڑھا اس نے مجھے دو کوڑے مارے۔ اس کو معتصم نے کہا سختی سے مارو خدا تمہارا ہاتھ کاٹ دے۔ وہ الگ ہوا ایک اور آدمی آگے بڑھا۔ اس نے بھی مجھے دو کوڑے مارے اور ہر مارنے کے وقت معتصم ان کو کہتا تھا۔ سختی سے مارو۔ خدا تمہارے ہاتھ کاٹ دے۔ جب انیس کوڑے مارے گئے تو معتصم میری طرف اٹھ کر آیا اور کہا اے احمد تم کس بات پر اپنے آپ کو مروانا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم میں تم پر شفیق ہوں۔

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا پر عُجیف نامی شخص اپنی تلوار کے دستے سے مجھے چبھوکا مارتا تھا۔ اور کہتا تھا کیا تو سمجھتا ہے کہ ان سب پر تو غالب آجائے گا۔ اور بعض حاضرین کہتے تھے تو تباہ ہو جائے۔ خلیفہ تیرے سر پہ کھڑا ہے۔ اور عبدالرحمٰن نے کہا اے احمد تو ہلاک ہو۔ اس مصیبت کے وقت میں جو کچھ تو کر رہا ہے۔ تیرے دوستوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔ معتصم نے کہا۔ اے احمد تو تباہ ہو تم مجھے کوئی ایسا جواب دے دو۔ جس سے مجھے ہلکی سی راحت مل جائے اور میں تمہیں اپنے ہاتھ سے آزاد کر دوں۔ تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین تم کتاب اللہ سے یا سنت رسول اللہ سے مجھے کوئی دلیل پیش کر دو تا کہ میں اس کا قائل ہو کر تمہاری بات مان لوں۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ معتصم واپس ہو کر کے اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور جلادوں کو حکم دیا کہ آگے بڑھو۔ تو جلاد آگے بڑھتے تھے۔ اور مجھے دو دو کوڑے مارتے تھے۔ اور الگ ہو جاتے تھے۔ اس دوران معتصم یہی کہتا رہا سختی سے مارو خدا تمہارا ہاتھ کاٹ دے۔

امام احمد بن حنبل کے بیٹے فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ اس مار سے میرے ہوش و حواس چلے گئے۔ بعد میں مجھے افاقہ ہوا تو بیڑیاں مجھ سے کھل چکی تھیں۔ مجھے حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا کہ ہم نے تمہیں منہ کے بل گھسیٹا

تھا۔ اور تمہاری پشت پر مٹی ڈال دی تھی۔ اور تمہیں مٹی میں دبا دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا مجھے اس کا کچھ احساس نہیں ہوا تھا۔

پھر میرے پاس ستو لے کر آئے۔ اور مجھے کہنے لگے۔ اس کو پی کر قے کر دو میں نے کہا میں اپنا روزہ افطار نہیں کروں گا۔ پھر مجھے اسحاق بن ابراہیم کے گھر لایا گیا۔ نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ ابن سماعہ آگے بڑھا۔ اس نے نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوا۔ تو مجھے کہا تم نے اس حالت میں نماز پڑھی ہے کہ تمہارے کپڑوں میں خون بہہ رہا تھا۔ تو میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نماز پڑھائی تھی۔ جبکہ آپ کا زخم خون بہا رہا تھا۔ (۲۰)۔

پھر آپ کو چھوڑ دیا گیا۔ آپ اپنے گھر لوٹ آئے۔ آپ کو جب سے قید کیا گیا اور آزاد کیا گیا اور آپ کو مارا گیا یہ ۲۸ مہینے کا عرصہ بنتا ہے۔

(فائدہ) امام احمد بن حنبلؒ کا خون بہنے کی حالت میں اور خون آلود کپڑوں میں نماز پڑھنا یہ آپ کے فقہی مسلک کے مطابق ہے۔ اور اس وقت آپ کے پاس دوسرے صاف کپڑے بھی نہیں تھے اور آپ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھنے کی حالت میں خون کا بہنا اور اس سے استدلال کرنا امام ابو حنیفہؒ اور احناف اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے خون بہنے کی حالت میں نماز پڑھنے کو اپنے لئے شرف جانا تھا۔ یہ شاید آخری نماز ہو اگر چھوڑ دوں تو پھر شاید قضاء کا وقت نہ ملے۔ واللہ اعلم، جبکہ عموماً خون کے بہتے ہوئے نماز پڑھنے کا درست نہ ہونا کئی احادیث سے ثابت ہے۔ بہر حال اپنا مسلک اور اپنی اپنی دلیل ہے وہ اپنے مسلک میں درست ہیں اور احناف کے دلائل اپنی جگہ پر درست ہیں۔

بعض جلاد جنہوں نے امام احمد بن حنبل کو مارا تھا ان میں سے ایک کا یہ کہنا ہے

---

(۲۰) مناقب الامام احمد ص ۴۰۵-۴۰۸

کہ امام احمد بن حنبل نے ایسی سخت مار برداشت کر کے شوخ اور بے باک لوگوں کو بھی مات دے دی تھی خدا کی قسم میں نے آپ کو اتنا مارا اگر کسی اونٹ کو بھی میں مارتا تو اس کا بھی پیٹ پھٹ جاتا۔

شاباص التائب کہتا ہے کہ میں نے احمد بن حنبل کو اسی (۸۰) کوڑے مارے تھے۔ اگر میں یہ کوڑے کسی ہاتھی کو مارتا تو وہ بھی گر جاتا۔

محمد بن ابراہیم بن معصب کہتا ہے جبکہ یہ معتصم باللہ کے سپاہیوں کا افسر تھا۔ اور اسحاق بن ابراہیم کا خلیفہ تھا کہا کہ میں نے بادشاہ کے پاس آنے والے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی احمد بن حنبل سے زیادہ ثابت قدم اور ثابت دل نہیں تھا۔ ہم لوگ ان کے سامنے مکھیوں کی طرح لگتے تھے۔

جب امام احمد بن حنبل کو مار پڑنے کے بعد معتصم باللہ کے پاس لایا گیا تو عون المولکل نے امام احمد بن حنبل سے کہا اپنے ظالم پر بددعا کرو۔ تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا وہ شخص صابر نہیں ہو سکتا۔ جو ظالم پر بددعا کرتا ہو۔

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا امام احمد بن حنبل وہ شخص تھے کہ اللہ کی ذات کے بارے میں انہوں نے اپنے نفس کی کوئی حیثیت نہیں سمجھی۔ اس کو اسی طرح سے خرچ کیا۔ جس طرح حضرت بلالؓ نے اپنے نفس کو بے قیمت بنا لیا تھا۔ اور ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نفس کو اللہ کی شان کے مقابلے میں اللہ کی ذات کے سامنے مکھی سے بھی کم تر بنایا تھا۔ ان کا نفس ان کے سامنے اس لئے ہلکا معلوم ہوتا تھا کہ ان کی نگاہ عواقب اور انجام پر تھی۔

امام احمد بن حنبل کا شدید آزمائش میں مبتلا ہونا آپ کی دین داری کی قوت پر دلیل ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

"یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِہٖ"

(ترجمہ) آدمی کو اس کی دین داری کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے امام احمد بن حنبل کی تائید کی۔ اور ان کو قوت دی۔ اور نصرت فرمائی۔

اکابر پر مصائب کے پہاڑ

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کے متعلق آزمائش میں ڈالے جاتے تھے۔ اور صبر کرتے تھے اور انبیاء کرام کو شہید کیا جاتا تھا۔ اور سابقہ امتوں میں نیک لوگوں کو قتل بھی کیا جاتا تھا۔ اور آگ میں جلایا بھی جاتا تھا۔ اور کئی لوگوں کو آرے کے ساتھ چیرا بھی جاتا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے تھے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کو زہر دیا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ کو زہر دیا گیا۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو شہید کیا گیا۔ اور حضرت حسنؓ کو زہر دیا گیا۔ اور حضرت حسین بن علیؓ کو اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو اور حضرت ضحاک بن قیسؓ کو اور حضرت نعمان بن بشیرؓ کو شہید کیا گیا۔ اور حضرت خبیب بن عدیؓ کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔

حجاج نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو شہید کیا اور حضرت عبداللہ بن غالب الحدانی کو قتل کیا اور سعید بن جبیرؒ کو قتل۔ اور ابو البختری الطائی کو قتل کیا اور کمیل بن زیاد کو قتل کیا۔ اور حضرت حطیط الزیات کو قتل کیا۔ اور ماھان حنفی کو سولی پر چڑھایا اور اس سے پہلے حضرت ابن زبیر کو بھی وہ سولی پر چڑھا چکا تھا۔ واثق نے احمد بن نصر الخزاعی کو قتل کیا اور سولی پر چڑھایا تھا۔

اور جن علماء کبار کو پیٹا گیا۔ ان میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بھی ہیں۔ جن کو حجاج نے چار سو کوڑے مارے تھے۔ اور پھر شہید کر دیا تھا۔ اور حضرت

خبیب بن عبداللہ بن زبیر کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ولید بن عبدالملک کے حکم سے سو کوڑے مارے تھے۔ پھر جب کبھی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا جاتا تھا۔ آپ خوش ہو جائیے تو فرماتے۔ کس طرح سے خوش ہو جاؤں کہ خبیب راستے میں کھڑا ہے۔ یعنی خبیب بن عبداللہ مجھ سے حساب کا مطالبہ کر رہا ہے۔

اور ابو الزناد کو بنو امیہ نے مارا تھا۔ اور ابو عمرو بن علاء کو بنو امیہ نے پانچ سو کوڑے مارے تھے۔ اور حضرت ربیعہ الرائے کو بنو امیہ نے مارا تھا۔ اور حضرت عطیہ الصوفی کو حجاج نے چار سو کوڑے مارے تھے۔ اور حضرت یزید الضبی کو حجاج نے چار سو کوڑے مارے تھے۔ اور حضرت ثابت البنانی کو ابن جارود خلیفہ ابن زیاد نے مارا تھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عون کو بلال بن ابی بردہ نے ستر کوڑے مارے تھے۔ اور امام مالک بن انسؒ کو منصور نے ستر کوڑے مارے تھے۔ کیونکہ یمین مکرہ کے متعلق امام مالک فرماتے تھے۔ اس کی قسم کی واقع نہیں ہوگی۔ اور ابو السوار العدوی اور عقبہ بن عبدالغافر کو بھی کوڑے مارے گئے تھے۔ اور امام احمد بن حنبل کا ان تمام آئمہ میں ایک اسوہ ہے۔ (۲۱)

حارث بن مسکین امام احمد بن حنبل کے پاس تشریف لائے اور آپ سے عرض کیا کہ مجھے یوسف بن عمر بن یزید نے مالک بن انس کی روایت سے بیان کیا ہے کہ امام زہری کی چغلی کھائی گئی۔ حتیٰ کہ ان کو کوڑے مارے گئے تھے۔ اس کے بعد امام مالک سے کہا گیا کہ امام زہری کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ اور ان کی گردن میں ان کی کتابیں لٹکا دی گئیں۔ امام مالکؒ نے فرمایا کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کوڑے مارے گئے تھے اور آپ کا سر اور آپ کی داڑھی مبارک کو مونڈ دیا گیا تھا۔ اور حضرت ابو الزناد کو کوڑے مارے گئے تھے اور امام محمد بن منکدر کو آپ کے ساتھیوں کو گرم حمام میں کوڑے مارے گئے تھے۔ اور عمر بن عبدالعزیز

---

(۲۱) مناقب الامام احمد ص ۴۲۲-۴۲۳

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی پر رشک نہ کھاؤ۔ جب تک کہ اس کو اس دین کے معاملے میں اذیت سہتا ہوا نہ دیکھو۔ امام احمد بن حنبل نے حضرت حارث بن مسکین کی یہ بات سن کر کہ پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ (۲۲)

امام اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل نہ ہوتے۔ اور اپنے نفس کو دین کے قائم رکھنے کے لئے خرچ نہ کرتے۔ تو آج اسلام چلا گیا ہوتا۔ یعنی لوگ ثابت قدمی نہ دیکھ کر کہ اپنے دین سے پھر جاتے۔ اور قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو کر کہ کفر میں مبتلا ہو جاتے۔

حضرت ابو الہیثم العابد سے مروی ہے کہ میں حضرت بشر بن حارث (یعنی حضرت بشر حافیؒ) کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ امام احمد بن حنبل کو اب تک سترہ کوڑے لگ چکے ہیں۔ تو حضرت بشر حافی نے اپنا پاؤں سیدھا کیا اور اپنی پنڈلی کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے۔ یہ پنڈلی کتنی بری ہے کہ اس آدمی کی مدد میں اس پنڈلی میں بیڑیاں نہیں پڑیں۔

حضرت بشر سے کچھ لوگوں نے کہا کیا آپ نے اس طرح سے ثابت قدمی نہیں دکھائی۔ جس طرح سے حضرت احمد بن حنبل نے دکھائی ہے۔ فرمایا تم مجھ سے نبوت کا مرتبہ چاہتے ہو۔ میرا بدن اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے امام احمد کی حفاظت فرمائی ہے۔ ان کے سامنے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے اوپر سے بھی اور ان کے نیچے سے بھی اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی۔

حضرت ابو جندلؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

ابو جندل بن سہیلؓ مسلمان ہوئے۔ آپ کے باپ نے آپ کو بیڑیوں میں بند کر دیا۔ جب نبی کریم ﷺ میدان حدیبیہ میں تشریف لائے۔ تو حضرت

(۲۲) مناقب الامام احمد ص ۴۲۱-۴۲۲

ابوجندلؓ اپنی بیڑیاں گھسیٹتے ہوئے صحابہ کرامؓ میں گھس گئے۔ تو سہیل نے کہا یہ فیصلے کے مطابق سب سے پہلا قضیہ ہے۔ آپ اس میں ہمارے ساتھ انصاف کریں تو ابوجندلؓ نے فریاد کی۔ اے مسلمانو! مجھے مشرکین کی طرف دوبارہ لوٹایا جارہا ہے۔ یہ مجھے دین میں آزمائش میں ڈال دیں گے۔ لیکن حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا نہیں۔ وعدہ وفائی ضروری ہے۔ چنانچہ ابوجندلؓ کو مشرکین کی طرف لوٹا دیا گیا۔ آپ مشرکین کے ساتھ جارہے تھے لیکن آپ کا دل ان سے چھٹکارے کے حیلے تلاش کر رہا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پھر ان کو ان کافروں سے مشرکین سے آزادی بخشی تھی۔ اور پھر مسلمانوں میں اور صحابہ کرامؓ میں مدینہ طیبہ میں آکر شریک ہوگئے تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا جنازہ جیل سے نکلا

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حاکم وقت کی طرف سے عہدہ قضا کو پیش کیا گیا مگر آپ نے کئی وجوہات کی بناء پر اس عہدے کو قبول نہ فرمایا حتی کہ حکومت نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔ پھر جیل میں ہی آپ کو زہر دیا گیا اور اس کی وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوئی اور آپ کا جنازہ جیل سے نکلا۔

فضائل صبر پر اضافات اور پیش لفظ مکمل ہوئے — فقط

امداد اللہ انور

ترجمہ

الصبر والثواب علیه

امام ابن ابی الدنیا

تکلیف والے کو اللہ صبر دیتا ہے

(۱)......حدیث: حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

(مَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ الله وَلَمْ يُعْطَوا عَطاءً خيراً واوسعَ من الصَّبْر).(۱)

ترجمہ: جو شخص صبر کرتا ہے اللہ اس کو صبر دے دیتا ہے۔ لوگ صبر سے زیادہ وسیع اور زیادہ بہتر کوئی چیز عطا نہیں کیے گئے۔

اخیر زمانہ میں دین پر چلنے والے کا ثواب پچاس صحابہ کے برابر

(۲،الف)......حدیث: حضرت ابوثعلبہ الخشنیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱)رواه البخاری فی صحيحه، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة. ۱۲۹/۲، ولفظه أن ناساً من الأنصار سألوا رسول الله ﷺ فأعطاهم، ثم سألوه فأعطاهم۔

حتى نفد ما عنده، فقال: ((ما يكون عندى من خيرٍ فلن أدّخره عنكم، ومن يستعفف يُعِفّهُ الله، ومن يستغنِ يُغْنِه الله، ومن يتصبّرْ يُصَبِّرْهُ الله، وما أعطى أحدٌ عطاءً خيرًا وأوسع من الصبر)). كما أورده البخارى فى كتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله ۱۸۳/۸ ولفظه هنا ((...ومن يتصبّرْ يُصَبّرْه الله، ومن يستغن يُغْنِهِ الله، ولن تُعْطَوا عطاءً خيرًا وأوسع من الصبر)).

ورواه مسلم فى صحيحه، كتاب الزكاة، باب فضل التعفف والصبر ۱۰۲/۳، ولفظه ((... ومن يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ الله، وما أعطى أحد من عطاءٍ خيرٌ وأوسعُ من الصبر)).

ورواه الترمذى فى سننه، كتاب البر والصلة، باب ماجاء فى الصبر ۳۷۳/۴ ـــ ۳۷۴ وقال: حسن صحيح، ولفظه: ((.. وان يتصبّرْ يُصَبِّرْهُ الله، وما أُعطى أحدٌ شيئًا هو خيرٌ وأوسع من الصبر)) ... والإمام أحمد فى المسند ۴۷/۳.=

((إنَّ مِنْ ورائِكُم أيامَ الصَّبْرِ، صبرٌ فيهن مثل قبض علىٰ الجمْر، للعامل فيهن مثل أجر خمسين يعملون مثل عمله)). (٢،الف)

(٢،ب)وزادني غيرُه:

قالوا يا رسول الله، أجرُ خمسين منهم؟

قال: ((أجرُ خمسين منكم)) (٢،ب).

=ورواه غيرهم .. ورجال السند كلهم ثقات.

ولفظ الحديث من النسخة ظ ، وكلمة ((يصبر)) فيها بدون نقط ، أما لفظ النسخة ل فهو : ((من يصطبر يصبِّره الله ، ولم تعطَوا عطاءً خيرًا وأوسع من الصبر)).

(٢،الف) اول الحديث هوأن أبا أمية الشعباني قال: أتيتُ أبا ثعلبة الخشني فقلت له: كيف تصنع بهذه الآية ؟ قال: أيَّةُ آية ؟ قلتُ : قوله : ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ﴾(سورة المائدة ، الآية ١٠٥) قال : أما والله لقد سألتَ عنها خبيرًا ، سألتُ عنها رسول الله ﷺ فقال : (بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر ، حتى إذا رأيتَ شُحًّا مطاعاً ، وهوىً متَّبعاً ، ودنيا مؤثرة ، وإعجابَ كلِّ ذي رأي برأيه ، فعليك بخاصَّة نفسك . ودعِ العوامَّ ، فان من ورائكم أياماً الصبرُ فيهنَّ مثلُ القبض على الجمر ، للعاملِ فيهن مثلُ أجر خمسين رجلًا يعملون مثل عملكم)).

قال عبدالله بن المبارك : وزادني غيرُ عتبة ، قيل : يا رسول الله ، أجرُ خمسين منّا أو منهم ؟ قال:((بل أجرُ خمسين منكم)).

رواه الترمذي ـ والسياق من لفظه ـ كتاب تفسير القرآن ، باب ومن سورة المائده ٢٥٧/٥ رقم ٣٠٥٨ وقال: حسن غريب.

رواه ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب قوله تعالىٰ :﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾٢/١٣٣٠ رقم ٤٠١٤.

ورواه أبو نعيم في الحلية ٣٠/٢ ، والبيهقي في شعب الإيمان ٦ /٨٣ رقم ٧٥٥٣ والطبراني في المعجم الكبير ١١٧/٢٢ .

وأبو داود في سننه كتاب الملاحم ، باب الأمر والنهي ٤ /١٢٣ رقم ٤٣٤١.=

ترجمہ: تمہارے اخیر زمانہ میں صبر کے ایسے دن آئیں گے کہ ان میں صبر کرنا مٹھی میں انگار لینے کی مثل ہوگا۔ اس وقت جو دین پر عمل کرے گا اس کا عمل پچاس گنا اجر وثواب میں زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا اس زمانہ کے پچاس لوگوں کے اجر کے برابر اس کو ثواب ملے گا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پچاس آدمیوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

(فائدہ) آج ان ایام کی ابتداء ہو چکی ہے۔ کتنے نیک عمل ایسے ہیں جن پر عمل کرنا آدمی کے لئے مٹھی میں انگارا لینے کے برابر ہے لیکن کوئی شخص کڑوا گھونٹ بھر کے ایسے نیک اعمال پر کاربند ہوگا تو اس کو حضور ﷺ کے پچاس صحابہ کے برابر اجر ملے گا، کتنی بڑی فضیلت کی بات ہے۔ اس کے حاصل کرنے میں سب کو سبقت کرنی چاہئے۔ جیسے داڑھی رکھنا، نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے آنکھوں کو بچانا، نامحرموں سے اختلاط نہ کرنا، پردہ کرنا اور اپنی عورتوں کو پردہ کرانا، مغرب زدہ سوسائٹی سے بچنا اور بچانا۔

=قلت: ورواية الطبراني فيها عتبة بن غزوان وليس أبا ثعلبة الخشني، وقال فيها الحافظ الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير والأوسط عن شيخه بكر بن سهل عن عبدالله بن يوسف، وكلاهما قد وثق، وفيهما ،خلاف.

وللطبراني رواية أخرى في الكبير (۱۰/۲۲۵) عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه، قال الحافظ الهيثمي كذلك: رواه البزار. والطبراني بنحوه... ورجال البزار رجال الصحيح، غير سهل بن عامر البجلي وثقه ابن حبان. (مجمع الزوائد ۷/۲۸۵)

. كما رواه ابن حبان (الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان ۱/۳۰۱ رقم ۳۸۶). ورواه البيهقي في السنن الكبرى ۱۰/۹۲.

(۲،ب) هذه الزيادة وردت في معظم المصادر السابقة. قال أبو حاتم بن حبان البستي: يشبه أن يكون ابن المبارك هو الذي قال: وزادني غيره. (الإحسان ۱/۳۰۲).

حق تلفی پر صبر کا اجر حوض کوثر پر ملے گا

(۳)......حدیث: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار صحابہ سے فرمایا:

((إنكم ستجدونَ أَثَرةً شديدةً فاصبروا حتى تلقوا اللهَ ورسولَهُ فإني على الحوض)).

قالوا: سنصبر (۳).

ترجمہ: تم (میرے بعد) شدید حق تلفی دیکھو گے۔ اس پر تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے جاملو۔ میں (تمہیں قیامت کے دن) حوض پر ملوں گا۔

---

(۳) لفظه في صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلّفة قلوبهم على الإسلام ۱۰۵/۳، وهو نهاية حديث طويل، أوله قول أنس رضي الله عنه، أن أناساً من الأنصار قالوا يوم حُنين حين أفاء الله على رسوله من أموال هوازن ما أفاء، فطفق رسول الله ﷺ يُعطي رجالًا من قريش المائة من الإبل... وفيه قوله ﷺ للأنصار (ما حديثٌ بلغني عنكم ...)) إلخ.

كما رواه البخاري في صحيحه، كتاب المغازي، باب غزوة الطائف في شوال سنة ثمان ۱۰۳/۵ ـ ۱۰۵، وأوّله كما في صحيح مسلم، ولفظه الأخير: ((ستجدون أثرة شديدة فاصبروا حتى تلقوا الله ورسوله ﷺ فإني على الحوض)).

قال أنس: فلم يصبروا. وفي رواية أخرى له، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم ۵۹/۴ ـ ۶۰، آخره: ((إنكم سترون بعدي أثرة شديدة فابروا حتى تلقوا الله ورسوله ﷺ على الحوض)). قال أنس: فلم نصبر.

وعند الترمذي، كتاب الفتن، باب في الأثرة وما جاء فيه ۴۸۲/۴ رقم ۲۱۸۹ حدّث أنس عن أسيد بن حُضير أن رجلًا من الأنصار قال: يا رسول الله، استعملت فلاناً ولم تستعملني. فقال رسول الله ﷺ: (إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض)). وقال الترمذي: حديث حسن صحيح. ورواه آخرون. ويأتي مكررًا في الرقم ۱۷۱.

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم صبر کریں گے۔

(فائدہ) جو لوگ حق تلفی پر صبر کریں گے، ان کو حضور ﷺ نے قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ سے ملنے تک صبر کا حکم فرمایا ہے۔ حوض کوثر پر حضورؐ کے ملنے کا ارشاد اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ایسے صابرین کو حضور ﷺ کی حوض کوثر پر ملاقات کے وقت اجر دیا جائے گا۔

حضور ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق حضرات انصار نے مختلف مواقع میں خوب صبر کے مظاہرے کئے۔ خلافت صدیقی کے لئے بھی ایثار کیا اور بھی اہم موقعوں میں قریش اور مہاجرین کے ساتھ ایثار فرمایا۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد آگے حضرت انسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے صبر نہیں کیا۔

حضرت انسؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ بعض صبر کے امور میں ان سے کما حقہ صبر نہیں ہو سکا، ورنہ ان کی زندگی صبر شکر والی تھی۔

اب بھی کوئی شخص اگر صبر کرے گا تو اللہ کے ہاں اجر پائے گا۔

مسلمان کے لئے ہر بعد کا سال پہلے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے

(۴)...... حدیث: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے حجاج (کے مظالم) کی شکایت کی تو آپؓ نے فرمایا:

((اتَّقوا اللهَ واصبروا، فإنَّهُ ليسَ مِنْ عامٍ إلا والذى بعدهُ أشدُّ منه حتى تقومَ الساعة)) !.(۴)

---

(۴) الحديث ـــ مرفوعاً ـ رواه البخارى فى صحيحه، كتاب الفتن، باب لا يأتى زمان إلا الذى بعده شرٌّ منه ۸۹/۸ ـ ۹۰ ولفظه: (اصبروا فإنه لا يأتى عليكم زمان إلا الذى بعده شرٌّ منه حتى تلقوا ربكم)). ورواه=

ترجمہ: اللہ سے ڈرتے رہو اور صبر کرو، کیونکہ کوئی سال ایسا نہیں کہ اس کے بعد والا اس سے سخت نہ ہو۔ حتی کہ قیامت قائم ہو جائے۔

(فائدہ) حضرت عثمان بن زائدہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسعرؒ سے سنا۔ انہوں نے اس حدیث کو زبیر بن عدی سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ میں نے یہ حدیث آپ کے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی تسلی ہے جو اس وقت ظالموں کے مظالم کا شکار ہیں، ثابت قدمی سے وہ ان مظالم کو برداشت کریں۔ اللہ ان کو اس کا بڑا اجر دینے والا ہے۔ اس کے بعد والے زمانے مخلص مسلمانوں کے لئے اور زیادہ مشکل آئیں گے۔

صابرین تیزی سے جنت میں داخل ہوں گے

(۵)...... حدیث: حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أذا جمع اللهُ الخلائقَ نادیٰ منادٍ: أینَ اَهلُ الصَّبر))؟

قال: (فیقومُ ناسٌ وهم یسیر، فینطلقونَ سِراعاً إلی الجنَّة، فیلقاهم الملائکة فیقولون: إنَّا نراکم سِراعاً إلی الجنَّة فمن أنتم؟

=الترمذی فی سننه، کتاب الفتن، باب منه ۴/۴۹۲ رقم ۲۲۰۶ ولفظه: ((ما من عام إلا الذی بعده شرٌّ منه حتی تلقوا ربکم)). ۳/۱۷۷، وهو فی مشکاة المصابیح ۳/۱۴۸۳ رقم ۵۳۹۲.

قال الحافظ ابن حجر: المراد شکواهم ما یلقون من ظلمه لهم وتعدِّیه. وقد ذکر الزبیر فی ((الموفقیات)) من طریق مجالد، عن الشعبی قال: کان عمر فمن بعده إذا أخذوا العاصی أقاموه للناس ونزعوا عمامته، فلما کان زیاد ضرب فی الجنایات بالسیاط، ثم زاد مصعب بن الزبیر حلق اللحیة، فلما کان بشر بن مروان سمَّر کفَّ الجانی بمسمار، فلما قدم الحجاج قال: هذا کلّه لعب، فقتل بالسیف ا فتح الباری ۱۴/۵۱۳.

فيقولون: نحنُ أهلُ الصَّبْر.

فيقولون: وما كانَ صبرُكم؟

فيقولون: كنَّا نصبِرُ على طاعةِ الله، وكنا نصبر عن معاصي الله.

فيُقالُ لهم: ادخلوا الجنة فنعم أجرُ العاملين)).(٥)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالی جب مخلوقات کو (قیامت کے دن) جمع کریں گے تو ایک منادی ندا کرے گا۔ صابر کہاں ہیں؟ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد بہت کم ہوگی اور جلدی جلدی جنت کی طرف چلنے لگیں گے۔ فرشتے ان سے ملیں گے تو پوچھیں گے ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں، تم جلدی جلدی جنت میں جا رہے ہوں۔ تم کون ہو؟

وہ کہیں گے ہم صابرین ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے تمہارا صبر کیا تھا؟

وہ کہیں گے ہم اللہ کی اطاعت پر صبر کرتے رہے اور اللہ کی نافرمانیوں سے

---

(٥) يبدو أن هذا جزء من حديث ، حيث اقتصر فيه المصنف على محل الشاهد. لكن ابن القيم أورد قريباً من لفظه ، أو مقتصراً عليه في عدة الصابرين (ص١٠٧-١٠٨) وذكر أنه من (ص صحيفة عمرو بن شعيب)).

وأورد الحديث كاملًا ابن حجر في المطالب العالية (٣٩٤/٤ رقم٤٦٦٣) نقلًا عن أبي يعلى ، وأوله . إذا جمع الله الخلائق يوم القيامة ينادي منادٍ : أين اهل الفضل)). ثم (ينادى مناد : أين أهل الصبر)) ثم ((أين المتحابون في الله)) ... وقال إنه ضعيف ،كما ذكر البوصيري أن في سنده العرزمي وهو ضعيف . وأورده بطوله ـ كذلك ـ ابن قدامة المقدسي في كتاب المتحابين في الله ص ٣٥ رقم ٢٥. وأورد المؤلف القسم الأول (عن أهل الفضل) في كتابه الحلم ص ٥١ رقم ٥٦ . كما رواه بالسند نفسه البيهقي في شعب الإيمان ٦ /٢٦٣ رقم ٨٠٨٦ لكن فيه (أهل الفضل)) بدل ((أهل الصبر)) ، أو أنه الجزء الأول من الحديث ، وقال : هذا متن غريب وفي إسناده ضعف.

قلت : وبالإضافة إلى جهالة مغيرة الشامي في السند، فإن العرزمي متروك.

رکے رہے تو ان کو کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نیک عمل کرنے والوں کے لئے یہ بہترین اجر ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے اعمال پر عمل کرنا اور شریعت کی ممنوعات سے رکنا صبر کی زندگی ہے جس میں آدمی اپنے نفس کو ذاتی خواہشات سے اور آرام پسندی سے بچاتا ہے۔ یہ صبر کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ ایسے لوگ جنت میں بلا تاخیر بڑی تیزی سے داخل ہو جائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے حضرات میں شامل فرمائے)۔

صبر کی شان

(۶)......حدیث: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

إنَّ أفضلَ عيشٍ أدركناهُ بالصَّبْر، ولو أنَّ الصَّبْرَ كان مِنَ الرِّجالِ كانَ كريماً (٦).

ترجمہ:- سب سے اچھی زندگی وہ ہے جو ہم نے صبر کے ساتھ گزاری ہے۔ اگر صبر آدمی ہوتا تو بڑی شان والا ہوتا۔

حضرت عمرؓ کی سواریاں (صبر و شکر)

(۷)......حدیث: عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

لو كانَ الصَّبْرُ والشكرُ بعيرين، ما باليتُ أيَّهما ركبتُ.(٧)

---

(٦) عدة الصابرين ص ١٢٤ . وانظر الفقرة (٤٨) من هذا الكتاب. وفي الحديث: ((لو كان الصبر رجلًا لكان رجلًا كريماً)) رواه أبو نعيم في الحلية ٨/٢٩٠ وقال : غريب ... وقال الحافظ العراقي : أخرجه الطبراني عن عائشة ، وفيه صبيح بن دينار ضعّفه العقيلي . المغني عن حمل الأسفار (٤/٩١ من الإحياء) وأورده ابن الجوزي في العلل المتناهية ٣٨٤/٢.

(٧) عدة الصابرين ص ١٢٤

ترجمہ:- اگر صبر اور شکر دو اونٹ ہوتے تو مجھے پرواہ نہ ہوتی کہ میں ان میں سے کس پر سوار ہوا ہوں۔

ایمان میں صبر کی حیثیت

(۸)......حدیث: علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں:

ألا إنَّ الصَّبْرَ مِنَ الإيمان بِمنزلةِ الرأسِ من الجَسدِ، فإذا قُطِعَ الرأسُ بادَ الجسد.

ثم رفعَ صوتهُ فقال: ألا إنَّهُ لا إيمانَ لمنْ لا صبْرَله. (۸)

ترجمہ:- سن لو! صبر ایمان میں وہ درجہ رکھتا ہے جو سر جسم میں رکھتا ہے۔ جب سر کاٹ دیا جائے جسم بے کار ہو جاتا ہے، پھر بلند آواز سے فرمایا: سن لو! جس کا صبر نہیں اس کا ایمان نہیں۔

صبر کے چار اہم مواقع

(۹)......حدیث: حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

الصبرُ على أربعِ شُعَب:
على الشَّوْقِ، والشَّفَق، والزَّهادة، والترقُّب.
فمن اشتاق إلى الجنَّةِ سلاعن الشهوات.
ومن أشفق من النارِ رجعَ عن المحرَّمات.
ومن زَهِدَ في الدنيا تهاونَ بالمصيبات.

---

(۸)عدة الصابرين ص ۱۲۴ ، إحياء علوم الدين ۴/ ۹۱ . وورد في المصدر الأول ((بار)) بدل ((باد))، وكلتاهما بمعنى هلك . وفي الزهد لوكيع ۲/ ۴۵۰رقم ۱۹۹ قوله رضي الله عنه: الصبر من الإيمان بمنزلة الرأس من الجسد . وورد بأطول من هذا كتاب الآداب لابن شمس الخلافة (ص ۵۱) وأوّله : أوصيكم بخمس لو ضربتم إليها آباط الإبل لكان قليلا: لايرجونَ أحدكم إلاربه ... واعلموا ان الصبر من الإيمان.

ومن ارتقب الموتَ تسارعَ إلى الخيرات

ترجمہ:-

صبر چار موقعوں میں ہوتا ہے۔ شوق کے موقعہ میں، خوف کے موقعہ میں، دنیا سے بے رغبتی کے موقعہ میں اور انتظار کے موقعہ میں۔

جس نے جنت کا شوق کیا وہ شہوات وخواہشات سے رک گیا
جس نے جہنم سے خوف کھایا، وہ حرام چیزوں سے دور ہوگیا
جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اس نے مصیبتوں کو جھیلا
اور جس نے موت کا انتظار کیا اس نے نیک کاموں میں سبقت لی

فتنہ کے وقت جماعت کے ساتھ رہو

(۱۰)......حضرت یسیر بن عمرو فرماتے ہیں

أن أبا مسعودِ الأنصاری. لمَّا قُتِلَ عثمانُ رضیَ اللہ عنہ. احتجبَ فی بیتہ فدخلتُ علیہ، فسألتہ. أو قال: فسألَ. عن أمرِ الناس، فقال: علیک بالجماعۃِ، فإن اللہ. لن یجمعَ أمۃَ محمَّدٍ ﷺ علی ضلالۃ واصبرْ حتی یستریح برٌّ، ویُستَراحَ من فاجر.

ترجمہ:- جب حضرت عثمانؓ کو شہید کیا گیا تو حضرت ابو مسعود انصاریؓ اپنے گھر میں چھپ کر بیٹھ رہے۔ میں نے ان سے لوگوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا: جماعت کے ساتھ رہو۔ (یعنی انتشار والوں کے پاس نہ جانا) کیونکہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی امت کو کبھی بھی گمراہی پر متفق نہیں کرے گا اور صبر کرو۔ حتیٰ کہ نیک آدمی راحت کو پہنچیں یا گناہ گار سے جان چھوٹے۔

حضرت حسن بصریؒ کی نصیحت

(۱۱)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

ابنَ آدمَ لاتُؤذِ، وإنْ أُوذيتَ فاصْبِر.

ترجمہ:- اے انسان کسی کو ایذا مت پہنچا اور اگر تجھے ایذا دی جائے تو صبر کر۔

دنیا مؤمن پر کڑوی کیوں ہے؟

(۱۲)...... حضرت ابوسنان ضرار بن مرہ فرماتے ہیں:

كان يُقال: يا دنيا أَمِرّى على المؤمنِ يَصْبِرُ عليك، لا تحوّلى له فتفتِنيه. (۱۲)

ترجمہ:- یہ بات عام طور پر اکابر میں کہی جاتی تھی کہ اے دنیا! مومن پر کڑوی ہو جا تا کہ وہ تجھ پر صبر کرے۔ اس کے تابع نہ ہو کہ تو اس کو (بددینی کے) فتنوں میں مبتلا کر دے۔

(فائدہ) یہ ضرار بن مرہ کوفہ کے اولیاء میں سے تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ ۱۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

صابر کے لئے بشارت

(۱۳)...... حضرت فرح بن یزید فرماتے ہیں:

طُوبىٰ لمن غَلَبَ بتقواهُ هواهُ وبصبره الشهوات.

ترجمہ:- اس کے لئے بشارت جو اپنے تقویٰ کے ساتھ اپنی شہوت پر غالب آ گیا اور اپنے صبر کے ساتھ خواہشات نفسانی پر۔

(فائدہ) یہ فرح بن یزید الکلائی الشامی ہیں۔ حضرت بقیہ نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔

---

(۱۲) أورده أبو نعيم فى الحلية ۹۲/۵ ولفظه أوضح واشمل: ((يقول الله عزوجل: يا دنيا مُرّى على المؤمن ليصبر عليك فيجزى، ولا تحلولى له فتفتنيه، يا ابن آدم تفرّغ لعبادتى أملأ قلبك غنى وأسدُّ فاقتك، وإلا تفعل ملأتُ قلبك شغلا ولا أسدُّ فاقتك)).

کراماً کاتبین کے لئے صبر کا حکم

(۱۴)......حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں:

إن الكرامَ الكاتبينَ رُبما شَكَوْا إلى اللهِ من صاحبهم الذى يكونونَ معه أنَّ مِنْ أمْرِهِ إنَّ،إنَّ فيؤمَرُون بالصَّبْر.

ترجمہ:- کراماً کاتبین بسا اوقات اللہ تعالیٰ سے اپنے متعلقہ آدمی جس کے ساتھ وہ رہتے ہیں اس کی شکایت کرتے ہیں کہ یہ بات کو شروع کرتا ہے لیکن کبھی کبھی تکمیل کو نہیں پہنچاتا۔ (اس کی تکمیل کے انتظار میں ہمیں دقت اٹھانی پڑتی ہے) تو ان کو صبر کا حکم دیا جاتا ہے۔

صبر کی خوبی

(۱۵)......حضرت ربیعہ الجرسیؒ فرماتے ہیں:

لو كانَ الصبرُ من الرِّجالِ لكانَ كريما.(۱۵)

ترجمہ:- اگر صبر آدمیوں میں سے ہوتا تو اچھا آدمی ہوتا۔

(فائدہ) یہ حضرت ربیعہ الجرشی جنگ مرج راہط میں ۶۴ھ میں شہید ہوئے تھے۔ محدثین کے نزدیک ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے لیکن حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں لوگوں میں آپ فقیہ شمار ہوتے تھے۔

صبر خیر کا خزانہ ہے

(۱۶)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ كنزٌ من كنوزِ الخير، لايُعطيهِ اللهُ إلا لعبدٍ كريمٍ عليه. (۱۶)

---

(۱۵) كما أورده المصنف لعمر بن الخطاب رضى الله عنه، وورد مرفوعاً أيضاً. ينظر تخريجه فى الفقرة (٦).

(۱٦)عدة الصابرين ص ۱۲۴، والزهد للحسن البصرى ص ۱۲۲=

ترجمہ:-صبر خیر کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔اللہ تعالی یہ اس کو عطا فرماتا ہے جو اس کے ہاں عزت والا ہوتا ہے۔

ایمان کے بعد بڑی نعمت

(۱۷)......حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں:

ما منْ عبدٍ وَهَبَ اللهُ له صبرًا على الأذى، وصبرًا على البلاء، وصبرًا على المصائب، إلا وقد أوتيَ أفضلَ ما أُوتيَهُ أحد، بعد الإيمانِ بالله.

ترجمہ:- ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالی تکلیف پر صبر عطاء فرماتا ہے اور آزمائش اور مصائب پر صبر دیتا ہے تو اللہ پر ایمان لانے کے بعد لوگوں کو جو کچھ نعمتیں ملی ہیں اس کو یہ (صبر) افضل نعمت ملتی ہے۔

فائدہ:۔حضرت ابراہیم تیمیؒ کوفہ کے بڑے عابد وزاہد امام اور فقیہ تھے۔حجاج بن یوسف نے آپ کو ظلماً قتل کیا۔آپ کی وفات کا سانحہ ۹۲ھ میں ہوا ابھی آپ کی عمر چالس سال کو نہیں پہنچی تھی۔

گناہوں سے رکنا مصیبت پر صبر کرنے سے افضل ہے

(۱۸)......حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ صبران، الصبرُ على المصيبةِ حَسَن، وأفضلُ من ذلك الصبرُ عن المعاصي. (۱۸)

ترجمہ:-صبر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) مصیبت پر صبر کرنا اچھا ہے۔(۲) لیکن گناہوں سے اپنے آپ کو روکنے کا صبر اس سے افضل ہے۔

=ولفظه في الأخير: ((الصبر كنز من كنوز الجنة، وإنما يدرك الإنسان الخير كلّه بصبر ساعة)).

(۱۸) عدة الصابرين ص۹۷.

(فائدہ) حضرت میمون بن مہرانؒ کوفہ کے رہنے والے تھے۔کوفہ کی ایک عورت کے غلام تھے۔اس نے آپ کو آزاد کیا تھا اور کوفہ میں ہی انہوں نے علم حاصل کیا، پھر یہ سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ حکومت میں جزیرہ کے خراج کے والی بنے۔

آپ کا ملفوظ ہے کہ ظالم اور ظلم میں مدد کرنے والا اور ظلم سے محبت کرنے والا سب برابر ہیں۔

آپ کی وفات ۱۱۶ھ میں ہوئی۔

صبر سے بڑے درجات حاصل ہوتے ہیں

(۱۹)......حضرت میمون ہی کا ارشاد ہے:

ما نالَ أحدٌ شيئاً من جَسيمِ الخير، نبيٌّ فَمَنْ دونَهُ، الّا بالصبر. (۱۹)

ترجمہ:-کوئی شخص بھی خیر کی سب سے بڑی فضیلت کو نہیں پہنچا چاہے وہ نبی ہو یا نبی سے کم درجہ کا کوئی شخص ہو مگر صبر کے ساتھ۔

''انما یوفی الصابرون'' پہلی کی تفسیر

(۲۰)......حضرت سلیمان بن قاسمؒ فرماتے ہیں:

كلُّ عمل يُعْرَفُ ثوابُه إلا الصبر. قال الله عزَّوجلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾. قال: كالماء المنهمر.

ترجمہ:- ہر عمل کا ثواب متعین ہے مگر صبر کا ثواب متعین نہیں۔اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

---

(۱۹) حلية الأولياء ۴/۹۰ ، عدة الصابرين ص ۱۲۴.

(۲۰) عدة الصابرين ص ۹۹.

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

ترجمہ:۔(صابرین کو بے حساب اجر ملے گا) آپ نے فرمایا: جیسے کثرت سے بارش برستی ہے۔

(فائدہ) سلیمان بن قاسمؒ مصر کے بڑے زاہد بزرگ تھے۔ان سے عبداللہ بن وہب نے حدیث کی روایت کی ہے۔

''انما یوفی الصابرون'' کی دوسری تفسیر

(۲۱)......حضرت محمد بن میمونؒ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾،قال: فقال بيديه هكذا۔ وبسطهما۔ : غَرْفاً غَرْفاً.

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

ترجمہ:۔صابرون کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔آپ نے اس کی تفسیر میں دونوں ہاتھ کھول کر فرمایا: اس طرح لپیں بھر بھر کر۔

(فائدہ) یہ لپیں بھی اللہ کی ہوں گی۔جس کا کوئی حد وحساب اور اندازہ نہیں کہ کس قدر ان کو کثرت سے ثواب عطا فرمایا جائے گا۔

(فائدہ) یہ ''مرو'' کے رہنے والے تھے اور اپنے شہر کے حدیث میں اور عبادت میں بڑے آدمی تھے۔

اہل نعمت سے نعمت چھن جانا بھی نعمت ہے

(۲۲)......حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

ماأنعم اللهُ على عبدٍ نعمة ، فانتزعها منه ، فعاضهُ مكانَ ما انتزعَ

---

(۲۱) كما قال الإمام الأوزاعي في تفسير الآية الكريمة : ليس يوزن لهم ولا يكال لهم ، إنما يغرف لهم غرفاً. تفسير ابن كثير ۴/۴۸. والغرف : الأخذ باليد أو بالمغرفة.

منه الصبرَ، إلا كان ما عوَّضَهُ خيرًا مما انتزعَ منه. ثم قرأ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾.

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ جس بندہ پر بھی کوئی نعمت فرماتے ہیں، پھر اس سے وہ نعمت چھین لیتے ہیں اور اس کے بدلہ میں اس کو صبر عطا فرماتے ہیں۔ تو اس سے چھینی ہوئی چیز کے مقابلہ میں یہ صبر اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾.

ترجمہ:۔ بلاشبہ صابرین کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

(فائدہ) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان لوگوں کے لئے بڑی پتہ کی بات فرمائی ہے اور ان لوگوں کے لئے اس آیت سے نفیس استدلال کیا ہے جو کبھی کسی نعمت میں شاداں وفرحاں ہوتے ہیں، پھر ان سے وہ نعمت ہٹالی جاتی ہے۔ اگر وہ اس پر صبر کریں تو ان کو بے شمار اجر ملے گا۔

"سلام علیکم بما صبرتم" کی تفسیر

(۲۳)...... اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

سلام علیکم بما صبرتم.

ترجمہ:- (فرشتے جنتیوں کو سلام کہیں گے اور یہ کہ یہ ثواب تمہیں دنیا میں صبر کرنے کی وجہ سے ملا ہے)۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابوعمران الجونیؒ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا یہ سلام تمہاری دینداری کی وجہ سے ہوگا اور یہ کتنا اچھا بدلہ ہوگا جو تمہیں دنیا میں رہ کر عمل کرنے کی وجہ سے جنت کی شکل میں ملے گا۔

(فائدہ) آپ حضرت انس بن مالکؓ اور دیگر صحابہ کے شاگرد تھے۔ جب

اذان کی آواز سنتے تھے تو رنگ بدل جاتا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔حدیث میں ثقہ تھے۔

صبر کی تین اقسام کا ثواب

(۲۴)......حدیث :۔حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الصبرُ ثلاث: فصبرٌ على المصيبة ، وصبرٌ على الطاعة ، وصبرٌ عن المعصية.

فمن صبرَ على المصيبةِ حتى يردَّها بحسنِ عزائها كتبَ اللهُ له ثلاثمائة درجة ، بين الدرجة إلى الدرجةِ كما بين السماءِ إلى الأرض.

ومن صبرَ على الطاعةِ كتبَ اللهُ له ستمائةِ درجة ، ما بين الدرجةِ إلى الدرجة كما بين تخومِ الأرضِ إلى منتهى العرش.

ومن صبر عن المعصية كتب الله له تسعمائة درجة .ما بين الدرجة الى الدرجة كما بين تخوم الأوض الى منتهى العرش ميرتين.

---

(۲۴)رواه الديلمي في الفردوس ۲/۱۶/۲ رقم ۳۸۳۶ ، وأوره المتقي الهندي في كنز العمال ۳/۲۷۳ رقم ۶۵۱۵ نقلا عن ابن أبي الدنيا في كتابه الصبر ، وعن أبي الشيخ في كتابه الثواب ، ومن المصدرين السابقين أورده المناوي في فيض القدير ۴/۲۳۴ رقم ۵۱۳۷ ورمز له بالضعف. وأورده بألفاظ متقاربة ابن الجوزي في الموضوعات ۳/۱۸۴ بسند آخر ، أوله : (يا علي لا ترجُ إلا ربك ، ولا تخف إلا ذنبك ...... يا علي إن الصبر ثلاث خصال ، من جاء بواحدة لم تقبل منه ...... يا علي الصبر على المصيبة ، والصبر على ما أمر الله عزوجل به ......) إلخ.

وأورده ابن القيم في عدة الصابرين (ص۹۷)موقوفاً على علي.

قلت: وفيه مجهول ، فلم يبيَّن الراوي عن علي رضي الله عنه.

ترجمہ:۔صبر تین قسم پر ہے یا تو مصیبت پر ہوتا ہے یا اطاعت کرنے میں ہوتا ہے یا گناہ سے رکنے میں ہوتا ہے۔پس جس شخص نے مصیبت پر صبر کیا اور تعزیت کے اچھے کلمات کے ساتھ اس مصیبت کو اچھے انداز سے برداشت کیا۔اللہ تعالی اس کے لئے (جنت کے) تین سو درجے لکھ دیں گے۔ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک کا فاصلہ اتنا ہو گا جیسے آسمان سے زمین کے درمیان کا فاصلہ ہے اور جس نے اللہ تعالی کی اطاعت پر صبر کیا۔اللہ تعالی اس کے لئے (جنت کے) چھ سو درجے لکھ دیں گے۔ ہر دو درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا جتنا زمین کی تہہ سے عرش کی انتہاء تک ہے اور جس نے گناہ سے اپنے آپ کو روکا۔اللہ تعالی اس کے لئے نو سو درجے لکھ دیں گے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اس کا دوہرا فاصلہ ہو گا جتنا زمین کی جڑ سے عرش کی انتہاء تک کا ہے۔

حصولِ صبر کی بہترین دعا

(۲۵)......حضرت صالح المری یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا صَبْرًا عَلٰى طَاعَتِكَ ، وَارْزُقْنَا صَبْرًا عَنْ مَعْصِيَتِكَ ، وَارْزُقْنَا صَبْرًا عَلٰى مَاتُحِبُّ، وَارْزُقْنَا صَبْرًا عَلٰى مَانَكْرَهُ ، وَارْزُقْنَا صَبْرًا عِنْدَ عَزَائِمِ الْأُمُوْرِ. (۲۵)

ترجمہ:۔اے اللہ! ہمیں اپنی اطاعت پر صبر کی توفیق عطا فرما اور ہمیں نافرمانی سے رکنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اس چیز پر صبر عطا فرما جو تجھے پسند ہے اور ہمیں اس چیز پر صبر عطا فرما جس کو ہم پسند نہیں کرتے اور بڑے بڑے مشکل کاموں کے وقت بھی ہمیں صبر عطاء فرما۔

(فائدہ) حضرت صالح المریؒ بصرہ کے رہنے والے تھے بہت سے تابعین

(۲۵) أورده الفقرة الأولى والأخيرة منها أبو نعيم في حلية الأولياء (۱۷۱/۶)

کے شاگرد تھے نہایت درجہ کے زاہد و عابد تھے۔

صبر، شکر سے افضل ہے

(۲۶)......حضرت مسلم البطین فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن جبیرؒ سے پوچھا شکر افضل ہے یا صبر؟ فرمایا: صبر لیکن عافیت مجھے زیادہ محبوب ہے۔

(فائدہ) حضرت سعید بن جبیر کوفہ کے بڑے قاری، فقیہ، مفسر اور اکابرین میں سے تھے۔ ان کی عمر کے پچاسویں سال ۹۵ھ میں ان کو حجاج بن یوسف نے شہید کیا تھا۔

صبر بہترین سواری ہے

(۲۷)......حضرت ضمرہ بن حبیبؒ فرماتے ہیں:

الحِلْم زَيْن، والتُّقٰى كَرَم، الصبرُ خيرُ مراكبِ الصعب. (۲۷)

ترجمہ:- بردباری زینت ہے، پرہیزگاری شان ہے اور صبر مشکلات میں بہترین سواری ہے۔

(فائدہ) حضرت ضمرہ بن حبیب الزبیدی الشامی الحمصی بڑے محدث تھے۔ نسائی، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے حدیث کی روایات لی ہیں۔

''اولٰئِکَ یجزون الغرفة بما صبروا'' کی تفسیر

امام محمد بن علی (یعنی امام باقرؒ) نے اللہ تعالی کے ارشاد:

(اولٰئِکَ یجزون الغرفة بما صبروا)

ترجمہ: وہ لوگ فقر پر صبر کے بدلہ میں جنت دیئے جائیں گے۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ غرفة کا معنی جنت ہے اور بما صبروا کا معنی فقر پر

---

(۲۷) أورده المؤلف في كتابه الحلم أيضاً ص ۶۱ رقم ۸۰ ورتبه محققه على شكل نظم، على النجو التالي:

صبر کرنا ہے۔

(فائدہ) محمد بن علی سے مراد امام باقرؒ ہیں جو امام جعفر صادقؒ کے والد تھے۔ فقہاء مدینہ منورہ میں آپ کا شمار تھا۔ آپ کو باقر اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے علم کو پھاڑ کر اس کی اصل اور اس کی مخفی چیزوں کو حاصل کیا۔ آپ صحابہ کرام میں سے حضرت ابوسعید خدریؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ اور دیگر کئی صحابہ کے شاگرد ہیں۔ آپ کی وفات ۱۱۴ھ میں ہوئی۔

سلام علیکم بما صبرتم کی حضرت فضیلؒ سے تفسیر

(۲۹)......حضرت ابایزید فیض بن اسحاق رقیؒ فرماتے ہیں کہ:

سألت الفضيل عن قوله(سلمٌ عليكم بما صبرتم)فقال: صبروا انفسهم على ما امرهم به من طاعته، وصبروا انفسهم عمانهاهم عنه من معصيته ، فقالت لهم الملائكة حين اكرمهم الله :(سلمٌ عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار).

میں نے حضرت فضیل بن عیاضؒ سے آیت سلام علیکم بما صبرتم کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت پر کار بند رکھا اور اپنے آپ کو اس معصیت سے روکا۔ جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے ان کا اکرام کیا تو ان کو فرشتوں نے کہا "سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار" (ترجمہ:۔ تم پر سلام ہو اس دین پر چلنے کی وجہ سے جس پر تم کار بند رہے، پس یہ آخرت کا گھر کتنا ہی عمدہ ہے)۔

"الذين صبروا وعملوا الصالحات" کی تفسیر

(۳۰)......حضرت فضیل بن عیاضؒ نے "الذين صبروا وعملوا الصالحات" کی تفسیر میں فرمایا کہ: صبروا کا معنی تنگی، تکلیف اور زلزلوں میں

صبر کرنا ہے اور عملوا الصالحات کا معنی فراخی کے ایام اور مخفی حالت میں نیک اعمال کرنا ہے۔

(فائدہ) حضرت فضیل بن عیاضؒ بڑے عابد وزاہد معروف بزرگوں میں سے ہیں۔امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں اور اہل زمانہ کے لئے حجت ہیں۔آپ کی وفات ۱۸۷ھ میں ہوئی۔

جنت اور جہنم کے دروازے

(۳۱)......حضرت عطاء بن ابو مسلم خراسانیؒ فرماتے ہیں:

إنَّ الجنة حُظِرَتُ بالصبر والمكاره ، فلا تؤتىٰ إلا من باب صبرٍ أو مكروه،وإن جهنّم شُعِّبَتُ . بالشهواتِ واللَّذّات، فلا يؤتىٰ إلا باب شهوةٍ أو لذّة.

ترجمہ:- جنت صبر اور تکلیف دہ کاموں کے پردہ میں رکھی گئی ہے۔اس میں صبر یا تکلیف دہ کام کے دروازہ سے ہی داخل ہوا جا سکتا ہے اور جہنم شہوات اور لذات کے ساتھ پھیلا دی گئی ہے۔اس میں خواہش نفسانی اور لذت کے دروازہ سے ہی داخل ہوا جاتا ہے۔

(فائدہ) عطاء بن ابو مسلم خراسانیؒ ساری رات جاگ کر عبادت کرتے تھے۔سوائے سحری کے وقت تھوڑی سی نیند کرنے کے۔''اریحا''میں فوت ہوئے اوران کا جنازہ بیت المقدس میں ۱۳۵ھ میں دفن کیا گیا۔محدثین کی ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت لی ہے۔

موت پر صبر کی وصیت

(۳۲)......حضرت امام اوزاعیؒ نے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کی صاحبزادی حضرت خصیلہ سے پوچھا: جب آپ کے ابا جان کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے

ان سے کیا سنا؟

قالت: دعاني ، فأخذ بيدي فقال: يابُنَيَّةُ اصبري، حتى عدَّ أصابعي الخمس، ثم أخذَ بيساري فقالَ: يا بُنَيَّةُ اصبري ، حتى عدَّ أصابعي الخمس!.

تو انہوں نے فرمایا: مجھے انہوں نے بلایا اور میرے ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا: اے بیٹی! صبر کرنا، حتیٰ کہ انہوں نے میری پانچوں انگلیاں گنیں، پھر انہوں نے میرے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا، اے بیٹی! صبر کرنا حتیٰ کہ پھر انہوں نے میری پانچوں انگلیاں گنیں۔(یعنی مکمل صبر کرنا)۔

(فائدہ) امام اوزاعیؒ شام کے فقیہ تھے۔ تابعین کے بہت سی تعداد سے احادیث کا سماع کیا۔ علم وعمل میں بڑا مقام تھا، ستر ہزار مسائل کے جواب دیئے تھے۔ ساری رات نماز، تلاوت اور رونے کے لئے جاگتے تھے۔ وفات ۱۵۷ھ میں ہوئی۔

قیامت کے دن امن والے

(۳۴)......حدیث: حضرت سخبرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَن ابتُلي فصبر ، وأعطِيَ فشكر ، وظُلِمَ فغفر ، وظَلَمَ

(۳۴) رواه البيهقي في شعب الإيمان ۱۰۴/۴ رقم ۴۴۳۱ (الرواية الأخيرة) وذكر أنه ليس بالقوى. وأورده المصنف بالسند نفسه في كتابه الشكر ص ۱۴۹ - ۱۵۰ رقم ۱۶۴ وضعَّف محققه الحديث . ورواه بألفاظ متقاربة ابن الشجري في أماليه ۱۸۸/۲ . وأورده المتقي الهندي في كنز العمال ۲۷۳/۳ رقم ۶۵۱۶ نقلًا عن الطبراني والبيهقي في الشعب ، كما رواه الحافظ المزي في تهذيب الكمال ۲۱۰/۱۰ .

قلت: وفي سند الحديث مجهول ، وآخر متروك ، إن لم يكن كذاباً.

فاستغفر)).

ثمّ سكت!

قالو!: مالهٗ یا رسولَ اللہ؟

قال: ﴿أُولٰئِکَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾.

جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور صبر کیا اور اگر کچھ ملا تو شکر کیا۔ ظلم ہوا تو معاف کیا اور ظلم کیا تو بخشش طلب کی۔

پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول! تو اس کو کیا ملے گا؟

تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ:- ایسے لوگوں کو امن ملے گا اور وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

(فائدہ) حضرت سخبرہ کے متعلق لکھا ہے کہ آپ کو صحابیت کا شرف حاصل ہے لیکن یہ قول کمزور بھی ہے۔

دنیا اور آخرت کی خوبی

(۳۴)......حدیث: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أربع من أعطيهنَّ فقد أعطىَ خيرَ الدنيا والآخرة: قلبٌ شاكر، ولسان ذاكر، وبدنٌ على البلاءِ صابر، وزوجةٌ لاتبغيهِ خوناً في نفسهِ ولا مالِهِ)) (۳۴)

(۳۴)أورده المؤلف فی کتابه الشکر أیضاً ص ۸۱ رقم ۳۴، ورواه الطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۱/۱۳۴ رقم ۱۱۲۷۵، قال محققه: ورواه فی الأوسط ۱۹۱ مجمع البحرین بنفس السند والمتن. وقال فی مجمع الزوائد (۲۷۶/۴): رجال الأوسط رجال الصحیح. وقال الحافظ المنذری فی الترغیب والترهیب (۳۸۹/۲): رواه الطبرانی باسناد جید.

ترجمہ:- چار چیزیں ایسی ہیں جس کو وہ دی گئیں تو اس کو دنیا و آخرت کی خیر مل گئی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) اور مصیبت پر صبر کرنے والا بدن (۴) اور بیوی جو اس کی اپنی ذات میں خیانت نہ کرے یعنی زنا وغیرہ نہ کرے اور نہ اس کے مال میں خیانت کرے۔

صبر اور سماحت کی تعریف

(۳۵)......حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّبْرُ والسَّماح)) (۳۵)

ترجمہ:- صبر اور سماح

(۳۶)......(فائدہ) حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا گیا صبر کیا ہے؟ اور سماح کیا ہے؟ تو آپؒ نے فرمایا:

السماح بفرائض الله والصبر عن محارم الله.

ترجمہ:- سماح اللہ کی فرض کی ہوئی چیزوں پر عمل کرنا ہے اور صبر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رکنا ہے۔

---

(۳۵) أورده الحافظ ابن حجر في المطالب العالية ۱۵۱/۳ رقم ۳۱۲۲ لأبي بكر بن أبي شيبة وقال: إسناده حسن. وهو برواية جابر كما ذكره المؤلف، ولفظه: (قيل: يا رسول الله أي الإيمان أفضل ؟ قال: (الصبر والسماحة)، قيل: أي المؤمنين أكمل إيماناً؟ قال: (أحسنهم خلقاً).

وقال الحافظ العراقي: أخرجه الطبراني في مكارم الأخلاق، وابن حبان في الضعفاء، وفيه يوسف بن محمد بن المنكدر ضعيف، ورواه الطبراني في الكبير من رواية عبدالله بن عمير عن أبيه عن جده. (إحياء علوم الدين ۹۱/۴ الهامش). وفي مجمع الزوائد (۵/ ۲۴۳) عن عمر الليثي برواية الطبراني وفيه بكر بن خنيس وهو ضعيف. =

روزہ بھی صبر ہے

(۳۷)...... حضرت مجاہد واستعینو بالصبر والصلوٰۃ کی تفسیر میں صبر کا معنی روزہ سے کرتے ہیں۔

(فائدہ) صبر کا معنی روزہ اس لئے کیا گیا ہے کہ روزہ سے نفس بہت سی خواہشات سے رک جاتا ہے۔ اسی کا نام صبر ہے۔

نیکی تک پہنچانے والی تین خصلتیں

(۳۸)...... حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں:

ثلاثٌ مَنْ كنَّ فيه أصابَ البِرَّ: سخاوةُ النفس ، والصبرُ على الأذى ، وطِيبُ الكلام.

ترجمہ:- تین چیزیں ایسی ہیں جو جس شخص میں موجود ہوں گی۔ وہ نیکی کے شرف کو حاصل کرلے گا۔

(۱) طبیعت کا سخی ہونا۔ (۲) اذیت پر صبر کرنا ﴿چاہے وہ کسی طرف سے بھی پہنچی ہو﴾ (۳) پاکیزہ گفتگو کرنا۔

(فائدہ) حضرت وہب بن منبہؒ، حضرت ابن عباسؓ اور دیگر کئی صحابہ کے شاگرد تھے۔ بہت بڑے عالم اور علامہ تھے۔ کتب سابقہ اور سابقہ امتوں کے

=وفي الزهد للإمام أحمد (۱/۴۳): (الإيمان والسماحة) دون ذكر اسم الصحابي الراوي. وفي الزهد للبيهقي ص ۲۷۴ رقم ۷۰۶ أن الصحابي هو عمرو بن عبسة السلمي وأنه سأله ﷺ: أي الأعمال أفضل؟ فقال: (الصبر والسماحة). وكذا في شعب الإيمان للبيهقي ۲/۲۴۲ رقم ۸۰۱۴ روايات مختلفة للحديث ، وكذا في مكارم الأخلاق للمؤلف ص ۱۳۱ الأرقام ۵۹ ـ ۶۱.

قلت: وفي جميع الروايات السابقة ورد لفظ (السماحة). والسَّمح والسَّماح والسَّماحة كلها مصادر لفعل سمح.

حالات سے خوب واقف تھے۔ حضرت کعب احبار (تابعی) کے ساتھ علمی مشابہت رکھتے تھے۔

۱۱۴ھ میں وفات پائی۔

صابرین کے لئے خیر ہی خیر ہے

(۳۹)......حدیث: حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا:

((أبشری ! فإنَّ الله عزوجل قد أنزل لأمَّتی الخیرَ کلَّه ،وقد أنزل: ﴿إنَّ الحسنت یذھبن السیئات﴾.

فقالت: بأبی أنت وأمی، ما تلک الحسنات؟

قال: (الصلواتُ الخمس).

ثم دخل علیَّ فقال: (أبشری ! فإنَّهُ قد نزلَ خیرٌ لاشرَّ بعده).

قلت: ماھو بأبی أنتَ وأمی؟

قالَ (أنزلَ اللهُ جلَّ ذکرُهُ: ﴿مَن جآءَ بِالحسنةِ فلهُ عشرُ أمثالِها﴾ فقلت یا ربِّ زدْأمَّتی. فأنزل اللهُ تبارک اسمه: ﴿ مثلُ الَّذینَ یُنفقونَ أموَالَھُمْ فی سبیل اللهِ کَمَثَلِ حبَّةٍ أنبتت سبع سنابل فی کلِّ سنبلةٍ مِّائَةُ حبَّةٍ﴾. فقلت : یا ربِّ زدأمَّتی. فأنزل اللهُ تعالٰی : ﴿إنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴾.(۳۹)

---

(۳۹)لم أقف علی تخریج للحدیث ، وإسناده مظلم ، لم أقف علی ترجمة رواته فیما بین یدی من المصادر ، سوی (إسحاق بن إدریس) الذی أظنه (الأسواری البصری) ، أبا یعقوب ، وھو متروک واہ ، وقال یحیی بن معین: کذاب یضع الحدیث . لسان المیزان ۱ /۳۵۲ ، الجرح والتعدیل ۲/۲۱۳ . أما عوف بن محمد الوارد ترجمته فی الجرح والتعدیل (۱۶/۷) ، وھو أبو غسان البصری ، وھو ثقة ، فلم أقف علی مایفید أنه ھو المقصود به ھنا ، ولم یرد فی ترجمته أنه یروی عن أبیه ، فلعله أخر . والله أعلم.

ترجمہ:۔خوش ہو جاؤ۔اللہ عزوجل نے میری امت کے لئے خیر ہی خیر نازل فرمائی ہے کیونکہ اس نے یہ آیت اتاری ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ.

ترجمہ:۔نیکیاں برائیوں کو مٹادیں گی۔

انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ان نیکیوں سے کیا مراد ہیں: فرمایا: پانچ فرض نمازیں۔

اس کے بعد آپؐ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا خوش ہو جاؤ۔اللہ تعالی نے ایسی خیر نازل فرمائی ہے۔جس کے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں،کونسی خیر؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل ذکرہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا.

ترجمہ:۔جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ملے گا۔

میں نے عرض کیا: یارب! میری امت کے لئے اور اضافہ کردیں تو اللہ تبارک اسمہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ.

ترجمہ:۔ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے راستہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں اس دانہ کی طرح ہے جس سے سات بالیں اُگیں (اور) ہر بالی میں سو دانے ہوں)۔

میں نے عرض کیا: یارب! میری امت کے لئے اور اضافہ فرمائیں: تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب.﴾

ترجمہ:۔صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔

(فائدہ) یہ حدیث سند کے اعتبار سے انتہائی کمزور ہے۔یحیٰی بن معین نے اس کے راوی اسحاق بن ادریس کو کذاب، واضع الحدیث لکھا ہے۔

(فائدہ) ام ہانیؓ حضرت علی ابن ابی طالبؓ کی ہمشیرہ تھیں۔آپ کا نام فاختہ تھا۔فتح مکہ کے سال میں اسلام لائیں۔حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد بھی کئی سال تک زندہ رہیں۔

صبر اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے

(۴۰)......حدیث:۔حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔آپ نے فرمایا:

((الصبرُ رِضا)) (۴۰).

ترجمہ:۔صبر (اللہ پر) راضی رہنے کا نام ہے۔

(فائدہ) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔۵۰ھ میں آپؓ کا انتقال ہوا۔ان کا اصل نام عبداللہ بن قیس ہے۔

صبر یقین کی حقیقت کا نام ہے

(۴۱)......حضرت زافر بن سلیمان فرماتے ہیں:

قال لقمان الحكيم: حقيقةُ اليقينِ الصبرُ، وحقيقة العملِ النيَّةُ.

ترجمہ:۔حضرت لقمان حکیم نے فرمایا: یقین کی حقیقت صبر ہے اور عمل کی

---

(۴۰)رواه ابن عساكر في تاريخه عند ترجمة عاصم بن رجاء بن حيوة (تهذيب تاريخ دمشق ۷/۱۲۶)، والديلمي في الفردوس ۴۱۵/۲ رقم ۳۸۴۳، وأورده المناوي في فيض القدير ۲۳۳/۴ رقم ۵۱۳۱ ورمز لضعفه.

حقیقت نیت ہے۔

خوف خدا اور جنت کی محبت کا اثر

(۴۲)...... حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰؑ نے ارشاد فرمایا:

خشيةُ الله ، وحبُّ الفردوس، يباعدان من زهرةِ الدنيا، ويورثانِ الصبرَ على المشقَّة.

ترجمہ:- اللہ کا خوف اور جنت کی محبت یہ دونوں آدمی کو دنیا کی چمک سے دور رکھتی ہیں اور (آخرت کی تیاری میں) اعمال کی مشقت پر برانگیختہ کرتی ہیں۔

(فائدہ) حضرت مالک بن دینارؒ زہد اور پرہیز گاری میں مشہور امام ہیں۔ اپنے ہاتھ کا کمایا ہوا کھاتے تھے اور قرآن کریم لکھ کر اجرت حاصل کرتے تھے۔ بصرہ میں ۱۲۷ھ میں انتقال ہوا۔

نیک عمل کے بعد راحت یا تکلیف

(۴۳)...... حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں:

ما من اعمال البرِّ عملٌ إلا ودونَهُ عقيبة ، فإنْ صبرَ صاحبُها أفضتْ به إلى رَوْح ، وإنْ جزِعَ رَجع. (۴۳)

ترجمہ:- نیکی کے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں، مگر اس کے پیچھے تکلیف ہے۔ اگر نیکی کرنے والے نے اس پر صبر کیا تو نیکی اس کو راحت کی طرف لے جائے گی اور اگر گھبرا گیا تو اس کو پہنچنے والی راحت واپس چلی جاتی ہے۔

---

(۴۳) حلية الأولياء ۲ / ۳۷۱. وفيه (عقبة) بدل (عقيبة). والرَّوح: الراحة.

دنیا کے مصائب پر صبر کی تلقین

(۴۴)......حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں:

إن الدنيا خوَّانةٌ لا يدومُ نعيمُها ، ولا يُؤمَنُ فجائعُها ، ومَنْ يَعِش يُبتلٰى، ومن يتفقَّد يُفْقَدْ، ومن لايُعِدَّ صبراً لفجائعِ الأمورِ يَعْجَزْ.

ترجمہ:۔ دنیا بڑی خائن ہے۔ اس کی نعمتیں ہمیشہ نہیں رہیں گی اور نہ ہی اس کے دکھوں سے بچا جا سکتا ہے جو آدمی زندہ رہے گا وہ تکالیف میں مبتلا بھی ہوگا اور جو مر جائے گا وہ مصیبتوں سے جان چھڑا جائے گا اور جس آدمی نے ناگہانی آفات میں صبر نہ کیا، عاجز رہے گا۔

(فائدہ) حضرت ابوالدرداءؓ جلیل القدر صحابی ہیں۔ نام عمر بن ملاک ہے۔ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کے آخری زمانہ میں فوت ہوئے۔

صبر حاصل کرنے کا طریقہ

(۴۵)......حضرت ابوسلیمان نصیبیؒ فرماتے ہیں:

قال الحواريون لعيسى عليه السلام: يا روحَ الله ، كيفَ لنا أن نُدرِكَ جماعَ الصبرِ ومعرفتَهُ؟

قال: اجعلوا عزمكُم في الأمورِ كلِّها بين يديْ هواكُم، ثم اتَّخذوا كتابَ الله إماماً لكم في دينكم.

ترجمہ:۔ حضرت عیسیٰؑ سے آپ کے حواریوں نے عرض کیا: اے روح اللہ! ہمارے لئے کیا طریقہ ہے کہ ہم مکمل طور پر صبر کو حاصل کریں اور اس کی معرفت کو بھی۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: تمام امور میں اپنے عزم کو اپنی خواہشات کے بالمقابل رکھو پھر اپنے دین میں کتاب اللہ کو اپنے سامنے رکھو۔

(فائدہ) ابو سلیمان نصیبی کا نام دُوَید اللبان ہے۔ یہ بڑے عابد تھے۔

آل یاسر کے لئے حضور ﷺ کی طرف سے صبر کی تلقین

(۴۶)...... حضرت اسماعیل بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ سے روایت کرتے ہیں:

مرَّ رسول اللهِ ﷺ بياسر، وبعمّار بن ياسر، وأمّ عمّار، وهم يُؤْذونَ في الله، فقالَ رسول الله ﷺ:

((صبرًا يا أبا ياسرٍ وآلَ ياسر، فإنَّ موعدَكم الجنَّة)). (۴۶)

ترجمہ:۔ حضور ﷺ حضرت یاسرؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت عمارؓ کی والدہ کے پاس سے گزرے، جبکہ اس وقت ان حضرات کو اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے کافروں کی طرف سے ایذا دی جارہی تھی۔ اس وقت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو یاسر اور آل یاسر! صبر اختیار کرو۔ تمہیں اس کے اجر میں جنت ملے گی۔

---

(۴۶) في مسند أحمد (۱ /۶۲) من رواية عثمان رضي الله عنه قوله ﷺ لياسر: (اصبر. اللهم اغفر لآل ياسر وقد فعلت). ورواه آخرون بهذا اللفظ كما أورده في كنز العمال ۱۳ /۵۲۷ رقم ۳۷۳۶۵، وبلفظ: (صبرًا يا آل ياسر، اللهم اغفر لآل ياسر وقد فعلت). وأورده في المصدر نفسه (رقم ۳۷۳۶۸) للحاكم في الكنى وابن عساكر من رواية عثمان. كما أورده برواية عثمان أبو نعيم في الحلية ۱ /۱۴۰، وابن حجر في المطالب العالية ۴ /۸۷ من مسند الحارث، ولفظه: (صبرًا آل ياسر فإن مصيركم إلى الجنة). وفي الهامش قول البوصيري: رواه الحارث بسند منقطع. ورواه الحاكم في المستدرك (۳/۳۸۳) بلفظ المصنف عن ابن إسحاق، والبيهقي في شعب الإيمان ۱ /۲۳۹ رقم ۱۶۳۱ عن رجال من آل ياسر. ورواه آخرون بلفظ (أبشروا آل عمار وآل ياسر فإن موعدكم الجنة). وينظر تخريجه في: السيرة النبوية في ضوء المصدر الأصلية ص۱۸۶، وتاريخ الإسلام للذهبي (السيرة النبوية) (ص ۲۱۸).

(فائدہ) عبداللہ بن جعفر طیارؓ حضرت علیؓ کے بھتیجے تھے۔ ۸۰ھ میں فوت ہوئے۔ بڑے سخی اور بہادر تھے۔ حبشہ میں پیدا ہوئے تھے۔ حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت بھی پایا تھا۔

صبر کی خوبی

(۴۷)......حضرت ربیعہ الجرشیؒ فرماتے ہیں:

لو كان الصبرُ من الرجالِ كان كريماً.

ترجمہ:- اگر صبر مردوں میں سے ہوتا تو بڑی شان والا ہوتا۔

اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کا بہتر حصہ صبر میں ہی پایا ہے۔

(فائدہ) حضرت ربیعہ الجرشیؒ کا مقولہ اس سے قبل ۱۵ نمبر مین گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔ اس کا فائدہ وہاں دیکھ لیا جائے۔

لوگوں سے حوصلہ کے ساتھ پیش آنا

(۴۸)......حضرت ربعی بن حراشؒ فرماتے ہیں کہ:

أنَّ عمرَ قال لأشياخٍ من بني عبس: بِمَ قابلتُم الناس؟ قالوا: بالصبر ، لم نلقَ قوماً إلا صَبَرْنا لهم ما صبروا لنا. (۴۸)

ترجمہ:- حضرت عمرؓ نے بنو عبس کے بوڑھوں سے پوچھا: تم لوگوں کے ساتھ کس رخ سے پیش آتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: صبر کے ساتھ، ہم جس قوم سے بھی ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ حوصلہ سے پیش آتے ہیں جتنا وہ ہمارے ساتھ حوصلہ سے پیش آتے ہیں۔

(فائدہ) یہ ملفوظ کتاب میں آئندہ صفحات میں ۹۳ نمبر پر مکمل طور پر آ رہا ہے۔

---

(۴۸) يأتي الخبر كاملاً في الفقرة (۹۳).

صبر میں مقابلہ کرکے دوسروں سے آگے بڑھنا

(۴۹)......حضرت زیاد بن عمرو فرماتے ہیں:

كلُّنا نكرهُ الموتَ وألمَ الجراح ، ولكنّا نتفاضلُ بالصبر.

ترجمہ:- ہم سب موت کو اور زخم کی تکلیف کو پسند نہیں کرتے لیکن صبر کرکے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔

شجاعت لمحہ بھر کا صبر ہے

(۵۰)......حضرت ابو بکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں: ایک بہادر سے پوچھا گیا کہ:

ما الشجاعة؟

قال: صبرُ ساعة. (۵۰)

ترجمہ:- شجاعت کیا ہے؟ فرمایا: ایک لحظہ کا صبر ہے۔

(فائدہ) حضرت ابو بکر بن عیاشؒ کی دادی حضرت سمرہ بن جندبؓ کی آزاد کردہ لونڈی تھی۔ آپ نے اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن کریم ختم کیا تھا، تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب "فضائل حفظ القرآن" باب "اکابر کا قرآن سے شغف"۔

ناپسندیدہ چیز کا علاج صبر ہے

(۵۱)......امام ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں: میرے سامنے حضرت حسین بن

(۵۰) مكارم الأخلاق ص ٦٠ رقم ١٧٢.

عبدالرحمٰن نے یہ دو شعر کہے:

إذا لم تُسامحْ فی الأمور تعقدَّتْ علیکَ فسامحْ واخرجِ العسرَ بالیُسْرِ

فلم أر أو فی للبلاء من التُّقٰی ولم أرللمکروہ أشفٰی من الصبر

ترجمہ:-اگر تو معاملات میں چشم پوشی سے کام نہیں لے گا تو یہ تجھ پر بوجھ بن جائیں گے۔ پس چشم پوشی سے کام لے اور تنگی کو آسانی کے ساتھ پھیر دے۔

(۲) میں نے تقویٰ سے زیادہ مصیبت کو دور کرنے والی کوئی چیز نہیں دیکھی اور میں نے صبر سے زیادہ ناپسندیدہ چیز کو تسکین دینے والی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

صبر شروع صدمہ کے وقت ہوتا ہے

(۵۲)......حضرت ثابت بنانیؒ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں:

أن النبیّ ﷺ مرَّ بامرأۃٍ وھی تبکی علی قبر ، فقال لھا النبیُّ :

((اتَّقی اللہَ واصبری)).

فقالت: إلیکَ عنی ، وما تُبالی بمصیبتی ؟

فقیلَ لھا: إنہٗ رسولُ اللہ ﷺ.

فأخذھا مثلُ الموتِ! فأتتہُ فقالتْ : إنی لم أعرفکَ.

قال: ((الصبرُ عندَ أولِ صدمۃ)). (۵۲)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ جو ایک قبر پر

(۵۲)رجال السند ثقات ، وقد رواہ بألفاظ متقاربۃ ، وبالسند نفسہ الشیخان وغیرھما صحیح البخاری ، کتاب الجنائز ، باب زیارۃ القبور ۷۹/۲ ، صحیح مسلم ، کتاب الجنائز ، باب فی الصبر علی المصیبۃ عند أول الصدمۃ ۴۰/۳ ۔ ۴۱.

رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا: مجھ سے دور ہو جا۔ تجھے میری مصیبت کا کیا پتہ؟ اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں تو اس کو موت سونگھ گئی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا۔ (یعنی آپ مجھے معاف فرمادیں) آپ نے فرمایا: صبر شروع صدمہ کے وقت ہوتا ہے (بعد میں تو اس آدمی کو صبر ہو ہی جاتا ہے)۔

(فائدہ) حضرت ثابت بنانیؒ بڑے اونچے درجہ کے اولیاء میں سے تھے۔ ۱۲۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔ حضرت انس بن مالکؓ کے شاگرد تھے اور حضرت انس بن مالکؓ مشہور صحابی رسول ہیں۔

مؤمن کی عجیب شان

(۵۳)......حدیث: حضرت عمر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(عجبتُ للمؤمن! إنْ أصابَهُ خيرٌ حمدَ اللهَ وشكره، وإن أصابتهُ مصيبة احتسبَ وصبر. المؤمنُ يؤجَرُ في كلِّ شيءٍ، حتى اللقمة يرفعُها إلى فيه). (۵۳)

ترجمہ:- میں مومن پر حیران ہوں۔ اگر اس کو خیر پہنچتی ہے تو اللہ کی حمد اور شکر

---

(۵۳) رواه ـ بألفاظ متقاربة ـ الإمام أحمد في مسنده ۱/۱۷۳، ۱۷۷، ۱۸۲، والبيهقي في السنن الكبرى ۳/۳۷٦، وعبدالرزاق في مصنفه ۱۱/۱۹۷ رقم ۲۰۳۱۰.

ورواه مسلم عن صهيب رضي الله عنه بلفظ: (عجباً لأمر المؤمن، إنَّ أمره كلَّه خيرٌ، وليس ذاك إلا للمؤمن، إن أصابته سرّاء شكر فكان خيرًا له، وإن أصابته ضرّاء صبر فكان خيرًا له). صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن كله خير ۸/۲۲۷.

بجالاتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید اور صبر کرتا ہے۔ مومن ہر حالت میں اجر دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے۔

(فائدہ) حضرت عمر بن سعد مشہور صحابی رسول حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے صاحبزادے ہیں، کوفہ میں رہتے تھے۔ لوگوں نے ان سے انتقام لیا اور مختار ثقفی نے ان کو قتل کیا کیونکہ یہ اس لشکر کے امیر تھے جس نے حضرت امام حسینؓ کو شہید کیا تھا۔ جو لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں یہ ان کا وہم ہے۔ امام اسماء الرجال حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: کہ ان کی پیدائش اس دن ہوئی جس دن حضرت عمر بن خطابؓ شہید ہوئے۔ مختار ثقفی نے ان کو ۶۵ھ میں شہید کیا تھا۔

عمر بن سعد کے والد مشہور جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہیں جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ ان کی وفات ۵۵ھ میں ہوئی۔

دنیا میں گناہوں سے رکنا جہنم کے عذاب سہنے سے بہتر ہے

(۵۴)...... حضرت یعقوب بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

جلس إليَّ يوماً زيادٌ ۔ مولیٰ ابنِ عياش ۔ فقالَ لی : يا عبدَ الله ! قلت: ماتشاء ؟

فقال: ما هي إلا الجنةُ والنار.

قلت: لا واللهِ ما هي إلا الجنةُ والنار!

قال: ما بينهما منزلٌ ينزلُه العباد.

فقلت: ما بينهما منزلٌ ينزلُه العباد

قال: فوالله لَنفسي نفسٌ أضِنُّ بها عن النار، وللصَّبْرُ اليومَ عن معاصي اللهِ خيرٌ من الصبرِ على الأغلالِ في نار جهنم.

ترجمہ:- ایک دن میرے پاس ابن عیاش کے آزاد کردہ غلام زیاد آ کر بیٹھے اور مجھ سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! میں نے کہا کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ دنیا کچھ نہیں ہے یا جنت ہے یا جہنم۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہ واقعی جنت یا جہنم ہے۔ فرمایا: جنت اور جہنم کے درمیان کوئی ایسی جگہ نہیں، جہاں لوگ ٹھہر سکیں۔ میں نے کہا: ان کے درمیان کوئی منزل نہیں جس میں لوگ ٹھہر سکیں۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم میں اپنے آپ کو جہنم سے بہت بچاتا ہوں۔ آج اللہ کی نافرمانی سے رکنا جہنم کی آگ میں طوق پر صبر کرنے سے بہتر ہے۔

(فائدہ) یہ حضرت زیاد بن ابی زیاد مخزومی ہیں۔ جو عبداللہ بن عیاش مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ بڑے عابد وزاہد تھے۔ تنہائیوں میں اللہ کو یاد کرتے تھے اون کا لباس پہنتے تھے جبکہ اس وقت اون کا لباس سب سے کم حیثیت تصور کیا جاتا تھا۔ یہ گوشت نہیں کھاتے تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ راشد کا بڑا اکرام کرتے تھے ان کی مرویات مسلم، ترمذی، ابن ماجہ میں موجود ہیں۔ ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

مصیبت کا اظہار اچھا نہیں

(۵۵)......حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ:

سمع عمرُ رجلًا يقول: اللهمَّ استنفقَ مالي وولدي في سبيلك.

فقال عمر: ألا يسكتُ أحدكم؟ فإن أعطى شكر، وإن ابتُلي صَبر.

ترجمہ:۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے سنا جو یہ دعا کر رہا تھا۔

اے اللہ! میرا مال اور میری اولاد تیرے جہاد میں خرچ ہو گئے تو حضرت عمرؓ

نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک خاموش نہیں رہ سکتا کہ اگر اس کو نعمت ملے تو شکر کرے اور اگر مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے۔ (اور ایسی باتوں کے اظہار سے رک جائے)۔

(فائدہ) سالم بن ابی الجعد مشہور محدثین میں سے ہیں، وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی۔

اللہ کے امت محمدیہ پر دس خاص انعام

(۵٦)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إن الله ـ ولهُ الحمدُ لا شريكَ له ـ رَفع عن هذهِ الأمةِ الخطأ، والنسيان، وما استُكرهوا عليه، وما لايُطيقون.

وأحلّ لهم في حالِ الضرورةِ كثيرًا ممّا حرَّمَ عليهم. وأعطاهم خمساً:

أعطاه اللهُ الدنيا قرضاً، وسألهمْ إيّاها قرضاً، فما أَعْطَوْهُ عن طيب نفسٍ منهم فلهم. به الأضعافُ الكثيرة، من العشرةِ إلى سبعمائة ضعف، إلىٰ مالا يعلمُ علمهُ إلا الله تبارك و تعالى، وذلك قولُه عزوجل: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ وما أخذ منهم كرهاً فصبروا واحتسبوا فلهم به الصلاةُ والرحمةُ وتحقيقُ الهُدىٰ، وذلك لقوله عزوجل: ﴿الَّذِيْنَ إِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ.﴾

ـــ والثالثه: إن شكروا أنْ يزيدهم، وذلك لقوله جلَّ ثناؤه: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ﴾.

ــوالرابعة: أنَّ أحدهم لو عمل من الخطايا والذنوب حتى يبلغَ الكفر ، ثم تاب ، أنْ يتوبَ عليه ويوجبَ له مجبَّتهُ وذلک لقوله جلَّ وعزَّ: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾.

ـــوالخامسة: لو أعطيها جبريلُ وميكائيلُ ـ عليها السلام ـ وجميعُ النبيين: لكان قد أجزل لهم العطاء ، حيث يقول: ﴿اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾.

ترجمہ:- اللہ کی حمد ہو، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اس امت سے خطاء، نسیان اور وہ گناہ جن پر اس کو مجبور کیا گیا اور وہ اعمال جن کے کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ ان کو معاف کر دیا گیا اور مجبوری کی حالت میں بہت سی ایسی چیزوں کو حلال کر دیا جن کو اس پر حرام کیا گیا تھا اور اس امت کو پانچ چیزیں عطاء کی گئیں۔ اللہ نے ان کو دنیا بطور قرضہ کے دی اور بطور قرضہ کے ان سے دنیا طلب کی۔ پس جتنا وہ دنیا اپنے نفس کی خوشی سے دیں گے اس کے بدلہ میں ان کو کئی گنا زیادہ اجر ملے گا۔ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اتنا مقدار میں کہ اللہ تبارک وتعالی کے علاوہ اس کو کوئی نہیں جانتا۔ اسی کے متعلق اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے:

من ذاالذی یقرض الله قرضاً حسناً فَیُضاعفه له اضعافاً کثیرةً. (البقرة: ۲۴۵)

ترجمہ: (کون ہے جو اللہ کو اچھے طریقے سے قرضہ دے، پھر وہ اس کے لئے اس کا اجر وثواب بہت گنا بڑھا دے) اور جو کچھ اللہ نے اس امت سے زبردستی لیا اور انہوں نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو ان کے لئے اس کے بدلہ میں خاص رحمت اور عام رحمت اور ہدایت ملے گی اور یہ اس لئے کہ اللہ جل وعز کا ارشاد ہے۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون. اولئک علیهم صلوٰت من ربهم ورحمة واولئک هم المهتدون. (البقرہ ۱۵۶۔۱۵۷)

ترجمہ:- ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہ کہتے ہیں کہ ہم تو (مع مال و اولاد حقیقۃً) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب (دنیا سے) اللہ تعالیٰ ہی کے پاس جانے والے ہیں۔ ان لوگوں پر (جدا جدا) خاص خاص رحمتیں بھی ان کے پروردگار کی طرف سے ہوں گی اور (سب پر بالاشتراک) عام رحمت بھی ہوگی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کی تیسری عنایت ان پر یہ ہوگی کہ اگر یہ شکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی نعمت میں اضافہ کردیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لئن شکرتم لازیدنکم. (ابراهیم :۷)

ترجمہ:- اگر تم شکر کرو گے تو میں (نعمتوں کو) اور بڑھادوں گا۔

اور اللہ تعالیٰ کی چوتھی عنایت یہ ہوگی کہ اگر اس امت کے لوگوں میں سے کوئی غلطیاں اور گناہ کرے گا حتی کہ کفر تک جا پہنچے گا، پھر توبہ کرے گا تو اللہ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔ اور اس کو اپنی محبت نصیب کرے گا اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین. (البقرة: ۲۲۲)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور گناہوں سے پاک رہنے والوں کو بھی)۔

اور پانچویں نعمت یہ ہوگی کہ اگر وہ حضرت جبریلؑ اور حضرت میکائیلؑ کو اور تمام نبیوں کو عطا کی جاتی تو ان کے لئے بھی بڑی عطا ہوتی اور وہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ادعونی استجب لکم'' (المؤمن : ۶۰) (مجھے پکارو، اور

مجھ سے مانگو میں تمہاری سنوں گا اور قبول کروں گا)۔

"والصابرین فی البأساء والضراءِ وحین البأس" کی تفسیر

(۵۷)......حضرت ضحاک بن مزاحمؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "والصابرین فی البأساء ولضراء وحین البأس" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بأساء سے مرادِ فقر ہے۔ ضراء سے مراد بیماری ہے اور حِینَ البأس سے مراد جہاد کے وقت صبر کرنا ہے۔

(فائدہ) حضرت ضحاک مفسر اور فقیہ تھے۔ ان کے مدرسہ میں تین ہزار آدمی فقہ پڑھتے تھے۔ آپ کا سن وفات ۱۰۲ھ ہے۔

صبر کا بے شمار اجر

(۵۸)......حضرت ابن عونؒ فرماتے ہیں:

كلُّ عملٍ له ثوابٌ (يُعرف) إلا الصبر، قال الله: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (۵۸).

ترجمہ:۔ ہر نیک عمل کا ثواب معلوم ہے مگر صبر کا معلوم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب) (کہ صابرین کو ان کا اجر بے شمار دیا جائے گا)۔۔

(فائدہ) ابن عون کا نام عبداللہ المزنی البصری ہے۔ محدث عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں۔ عراق میں ان سے بڑا سنت کا جاننے والا کوئی نہیں۔ حضرت قرہ فرماتے ہیں ہم امام محمد بن سیرین کی پرہیزگاری سے حیران ہوتے تھے لیکن ہمیں ابن عون کی پرہیزگاری نے ان کی پرہیزگاری کو بھلا دیا۔ آپ ۱۵۱ھ میں فوت ہوئے۔

---

(۵۸) سورة الزمر: الآية ۱۰ . وما بين المعقوفتين زيادة من قبل المحقق، لابدّ منها. كما في الفقرة ۲۰.

مرگی پر صبر کرنے سے جنت

(۵۹)......حضرت عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں:

قال لی ابنُ عباس: ألا أریکَ امرأةً من أهلِ الجنة؟

قلت: بلی.

قال: هذه المرأةُ السوداء، أتتِ النبیَّ ﷺ فقالتْ: إنی أُصرَع، وإنی أتکشَّف، فادعُ اللهَ لی.

فقال: ((إن صبرتِ فلکِ الجنة، وإن شئتِ دعوتُ اللهَ أن یُعافیکَ)).

قالت: إنی أتکشَّف، فادعُ اللهَ أن لا أتکشف. فدعالها. (۵۹)

ترجمہ:۔ مجھے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا: یہ کالی عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور کہا تھا۔ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔ جس سے میرا بدن کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا، اگر تو صبر کرے تو تجھے جنت ملے گی اور اگر چاہے تو دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت دے دے۔ اس نے عرض کیا: میرا پردہ ہٹ جاتا ہے۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرا پردہ نہ کھلے تو آپؐ نے اس کے لئے دعا فرمائی تھی۔

(فائدہ) عطاء بن ابی رباح مکہ کے فقہاء میں سے تھے اور امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ امام ابو حنیفہؒ کو ان پر بڑا اعتماد تھا۔ ۱۱۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

اس عورت کا بدن کھلنے کا مطلب عام اعضاء کا کھلنا ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے اس کو صبر کی تلقین فرمائی تھی۔

---

(۵۹) حدیث صحیح، رواه بالسند نفسه، وبالفاظ متقاربة، الإمام البخاری فی صحیحه، کتاب المرضی، باب فضل من یُصرع من الریح ۷/۴، ومسلم فی صحیحه، کتاب البر، باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض أو حزن أو نحو ذلک ۸/۱۶، وأورده المؤلف کذلک فی کتابه المرض والکفارات ص ۱۸۴ رقم ۲۳۷، ورواه غیرهم..

عابدوں کے لئے بڑا انعام

(۶۰)......حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں:

لم يعطَ العبادُ أفضلَ من الصبر، به دخلوا الجنة.(٦٠)

ترجمہ:- عبادت گزار لوگوں کو صبر سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ اسی کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

(فائدہ) سفیان بن عیینہ کوفہ کے بڑے محدث تھے۔ سات ہزار احادیث حافظہ سے روایت کرتے تھے۔ ان کو سب سے پہلے کوفہ میں امام ابوحنیفہؒ نے حدیث پڑھانے کے لئے مسند پر بٹھایا تھا۔ آپ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ (امداداللہ)

موت اور اس کی سکرات کسی کو نہیں چھوڑتی

(۶۱)......حضرت حسن بن صالحؒ فرماتے ہیں:

لقد دخلَ الترابَ من هذا المصرِ قومٌ قطعوا عنهم الدنيا بالبر على طاعة الله، وبيَّن لهم هذا القرآنُ غِيَر الدنيا، قال: ﴿أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ. ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ. مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ﴾.

ثم بكى حسن. ثم قال: إذا جاء الموتُ وسكراتُه لم يُغْنِ عن الفتى ما كان فيه من النعيم واللذّة.

ترجمہ:- اس شہر کے بہت سے لوگ مٹی میں چلے گئے۔ جنہوں نے اللہ کی اطاعت پر صبر کر کے دنیا کاٹی تھی اور قرآن نے ان کے لئے دنیا کے بدلنے کا ذکر کیا اور فرمایا:

---

(٦٠) حلية الأولياء ٣٠٥/٧.

﴿افرئيت ان متعناهم سنين. ثم جائهم ما كانوا يوعدون . ما اغنى عنهم ما كانو يمتعون﴾ (سورة الشعراء آيات ۲۰۵ تا ۲۰۷)

ترجمہ:- کیا ہماری (وعیدوں کو سن کر) یہ لوگ ہمارے عذاب کی تعجیل چاہتے ہیں۔ اے مخاطب ذرا بتلاؤ تو اگر ہم ان کو چند سال تک عیش میں رہنے دیں پھر جس (عذاب) کا ان سے وعدہ ہے وہ ان کے سر پر آپڑے تو ان کا وہ عیش کس کام آسکتا ہے)۔

اس آیت کے پڑھنے کے بعد حضرت حسن بن صالح رو پڑے۔ پھر فرمایا: جب موت اور اس کی سکرات آتی ہے تو اس کو اس کی وہ نعمتیں اور لذتیں جن میں وہ مصروف تھا کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

اس کے بعد آپ غش کھا کر لڑکھڑا گئے۔

(فائدہ) حضرت حسن بن صالحؒ الهمدانی الثوری کوفہ کے عابد تھے۔ یہ ظالم حکمرانوں کے خلاف تلوار نکالنے کو درست سمجھتے تھے اور ان کے پیچھے نماز جمعہ کے نہ ہونے کے قائل تھے۔

ابوزرعہؒ فرماتے ہیں کہ اتقان، فقہ، عبادت، زہد ان میں جمع تھیں۔ ۱۶۹ھ میں فوت ہوئے۔

صابرین کے کلمات شکر

(۶۲)......حضرت خلف بن اسماعیلؒ فرماتے ہیں:

سمعتُ رجلًا مبتلى من هؤلاءِ الزَّمنى يقول: وعزَّتكَ لو أمرتَ الهوام فتقسمنى مضغاً ما ازددت لك۔ بتوفيقكَ۔ إلا صبرًا، وعنك۔ بمنّك ونعمتِك۔ ۔ إلا رضا.

قال خلف، و كان الجذام قد قطع يديه و رجليه و عامة بدنه.

ترجمہ:- میں نے ان اپاہج لوگوں میں سے ایک مصیبت زدہ آدمی سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا:

وعِـزَّتِکَ لَوْ اَمَـرتَ الْهَـوامَ فَتَقْتَسِمُنِی مَضْغًا مَا ازْدَدْتُ لکَ بتوْفِیقکَ اِلَّا صَبْرًا وَعَنْکَ بِمَنِّکَ وَنِعْمَتِکَ اِلَّا رِضاً.

ترجمہ:- تیری عزت کی قسم! اگر تو شیر کو حکم کرنے جو مجھے چبا کر ٹکڑے کردے۔ تب بھی تیری توفیق کے ساتھ تیرے لئے مجھ میں صبر کا اضافہ ہوگا اور تیرے احسان اور نعمت کی وجہ سے مجھ میں تیری رضا میں راضی رہنے کا اضافہ ہوگا۔

حضرت خلف فرماتے ہیں: جب یہ آدمی یہ بات کہہ رہا تھا اس وقت کوڑھ کی بیماری نے اس کے ہاتھوں اور پاؤں اور اس کے اکثر بدن کو جھاڑ دیا تھا۔ حضرت خلف فرماتے ہیں: میں نے ایسے ہی ایک اور جذام والے شخص سے سنا جو کہہ رہا تھا:

اِنْ کُـنْـتَ ابْـتَـلَیْـتَـنِـیْ لِتَـعْـرِفَ صَبْرِیْ فَاَفْرِغْ عَلَیَّ صَبْرًا یُبَلِّغُنِیْ رِضَـاکَ عَـنِّـیْ. وَاِنْ کُـنْـتَ اِنَّمَا ابْتَلَیْتَنِیْ لِتُثِیْبَنِیْ وَتَاْجُرَنِیْ وَتَجْعَلَ بَلَاءَکَ لِـیْ سَبَبًـا اِلٰـی رَحْمَتِکَ بِیْ فَمَنْ مِنْ عِبَادِکَ أَعْظَمُ نِعْمَةً وَمِنَّةً مَنَنْتَ بِهَا عَلَیَّ. اِذْ رَأَیْتَنِی لِاِخْتِبَارِکَ لَهَا أَهْلًا. فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی حَالٍ ، فَاَنْتَ أَهْلُ کُلِّ خَیْرٍ وَوَلِیُّ کُلِّ نِعْمَةٍ.

ترجمہ:- اگر تو نے مجھے اس لئے تکلیف میں مبتلا کیا ہے کہ تو میرے صبر کو پہچانے تو مجھے صبر کی ایسی توفیق دیدے جو میری طرف سے تیری رضا کو پہنچ جائے اور اگر تو نے مجھے اس لئے مصیبت میں ڈالا ہے کہ تو مجھے اجر و ثواب دے اور اپنی مصیبت کو میرے لئے اپنی رحمت تک پہنچنے کا سبب بنائے تو تیرے بندوں میں

سے سب سے بڑی نعمت اور احسان والا کون ہوگا۔ جس کے ساتھ تو نے مجھ پر انعام فرمایا ہے جبکہ تو نے مجھے اپنے امتحان لینے کا اہل بھی بنایا ہے۔ پس تیرے لئے ہر حالت میں حمد ہے تو ہی ہر خیر کا مالک ہے اور ہر نعمت کا بخشنے والا ہے۔

حضرت خلف فرماتے ہیں جب شام کا وقت ہوا تو یہ شخص فوت ہوگیا۔

حضرت خلف فرماتے ہیں: میں نے ایک اور مصیبت زدہ سے سنا جو کہہ رہا تھا:

أَلصَّبْرُ عَلٰى مِنَنِ الرِّجَالِ اَشَدُّ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى مَا بِیْ مِنَ الْبَلَاءِ.

ترجمہ:۔ لوگوں کے احسانات پر صبر کرنا اس صبر سے زیادہ سخت ہے جو میں نے اپنی مصیبت پر کیا ہوا ہے۔

حضرت خلف فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسلیمان داود الجوار بی سے ایک دن سنا جبکہ انہوں نے مجھے متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابو اسماعیل: اپنے دکھی ساتھیوں کو کہہ دو: تم صبر کو غنیمت جانو۔ گویا کہ تم اس کی انتہاء مدت کو پہنچ چکے ہو۔

حرت خلف فرماتے ہیں: میں نے یہ بات ان مصیبت زدہ لوگوں میں سے ایک سے ذکر کی۔ جس کی کنیت ابو میمون تھی اور وہ سمجھ دار آدمی تھا۔ اس نے مجھے کہا۔ اے ابو اسماعیل! صبر کی کئی شرائط ہیں، میں نے کہا اے ابو میمون وہ کیا ہیں تو اس نے کہا:

(۱) صبر کی شروط میں سے ایک یہ ہے کہ تو صبر کرنے کا طریقہ جانتا ہو کہ کیسے صبر کرے گا؟ (۲) اور کس کے لئے صبر کرے گا؟ (۳) اور تو صبر کر کے کیا چاہتا ہے؟ اس میں تو ثواب کی نیت کرے اور اس میں نیت کو عمدہ کرے شاید کہ تجھے خالص صبر نصیب ہو سکے ورنہ تو اس جانور کی طرح ہے جس کو کوئی مصیبت لاحق ہوا اور وہ اس سے پریشان ہو، پھر بیماری چلی جاتی ہے تو اس کو بھی سکون آجاتا ہے لیکن اس جانور کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیا تکلیف ہوئی کہ اس پر وہ ثواب کی نیت کرے اور صبر کرے اور نہ ہی اس کو صحت کی نعمت کا پتہ ہوتا ہے کہ اس پر اللہ کی

حمد ادا کرے اور شکر کرے۔

اللہ کی توفیق سے حضرت ایوبؑ نے صبر کیا تھا

(۶۳)......حضرت لیث بن ابی سلیم سے روایت ہے کہ:

قيل لأيوب: يا أيوبُ لاتعجبنَّ بصبرِك، فإني قد علمتُ ما يمتصُّ كلُّ شعرةٍ. من لحمك ودمك، ولولا أني أعطيتُ موضعَ كلِّ شعرةٍ منك صبرًا ما صبرتَ. (۶۳)

ترجمہ:۔ حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا گیا اے ایوب! اپنے صبر پر نہ اترانا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے گوشت اور تمہارے خون کے ہر بال کے برابر حصہ کو کاٹا گیا ہے۔ اگر میں ہر ہر بال کی جگہ کو صبر نہ دیتا تو تو صبر نہ کرسکتا۔

حضرت ایوبؑ کی تکلیف کا اندازہ

(۶۴)......حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں:

لم يكن الذي خرجَ بأيوبَ أَكَلَةٌ، كان الذي يخرجُ به أمثال ثدي النساء ثم يتفطَّر. (۶۴)

ترجمہ:۔ حضرت ایوبؑ کو کوئی ایک پھوڑا نہیں نکلا تھا بلکہ عورتوں کے پستانوں کی طرح پھوڑے نکلتے تھے اور پھٹ جاتے تھے۔

حضرت ایوبؑ کے دکھ کی حالت

(۶۵)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

مكث أيوب عليه السلام ــ ملقى على زبالةِ سبعَ سنين،

---

(۶۳)الدّر المنثور (۵۹۲/۵)

(۶۴) قصص الأنبياء المسمى عرائس المجالس للثعلبي ص ۱۴۲، وفيه (يتفقأ) بدل (يتفطر)، وفي ظ : ينقط.

یـمرُّبـه الـرجـلُ فيُـمسک عـلى أنفه، حتى مرَّبهِ رجلان فقالا: لـو كـان للهِ فـي هـذا حـاجـةٌ لـمـا بـالغ هذا منه. فعند ذلک قال: ﴿مَسَّنِيَ الضُّرُّ﴾. (٦٥)

ترجمہ:- حضرت ایوب علیہ السلام سات سال تک کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پڑے رہے۔ آدمی آپ کے پاس سے گزرتا تھا تو اپنے ناک کو بند کر کے گزرتا تھا۔ حتیٰ کہ آپ کے پاس سے دو آدمی گزرے اور انہوں نے کہا اگر اللہ کو اس کی کوئی حاجت ہوتی تو یہ اس حالت کو نہ پہنچتا۔ اس وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) یہ شکایت کی اور فرمایا:

مَسَّنِيَ الضُّرُّ. (مجھے تکلیف پہنچی ہے)۔

(تنبیہ): اس روایت کو ابن ابی الدنیا کے علاوہ امام احمد بن حنبل نے اپنی کتاب الزہد (۱/۱۰۹) میں اور ثعلبی نے اپنی کتاب قصص الانبیاء ۱۴۲ میں روایت کیا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرات انبیاء اور رسولوں کو ایسی بیماریوں سے اور ایسے عیوب سے بچایا ہے جن کی وجہ سے لوگوں کو انبیاء کرام سے نفرت پیدا ہو۔

حضرت ایوبؑ کے دکھ پر شیطان کی خوشی

(٦٦)......حضرت زبید فرماتے ہیں کہ:

قـال إبـلـيـسِ ما أصبتُ من أيوب شيئًا فرحتُ به، إلا أني كنتُ إذا سمعتُ أنينَهُ علمتُ أني قد أبلغتُ إليه. (٦٦).

ابلیس نے کہا: مجھے ایوب کی کوئی چیز ایسی نہیں پہنچی جس سے مجھے خوشی ہو۔

(٦٥) سـورة الأنبـيـاء: الآية ٨٣. ويـنـظـر الـخبر في الزهد للإمام أحمد ١٠٩/١، قصص الأنبياء للثعلبي ص ١٤٢.

(٦٦) الزهد للإمام أحمد ١١٢/١، مكائد الشيطان ص ٧٢ رقم ٤٩.

سوائے اس کے کہ میں جب اس کے رونے کو سنتا تھا تو میں کہتا تھا کہ میں نے اس کو دکھ پہنچادیا ہے۔

صبر ایوبؑ کا ایک اور قصہ

(٦٧)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إن كانتِ الدودةُ لتقعُ من جسدِ أيوب، فيأ خذُها فيعيدُها إلى مكانها ويقول: كُلي من رزقِ الله. (٦٧)

ترجمہ:- اگر کوئی کیڑا حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم سے گرتا تھا تو آپؑ اس کو پکڑ کر اس کی جگہ رکھ دیتے اور فرماتے: اللہ کے رزق سے کھاؤ۔

(تنبیہ): یہ روایت قصہ گووں کی منگھڑت ہوگی۔ (واللہ اعلم)

دعائے عافیت

(٦٨)......حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

أتى جبريلُ ـ عليه السلام ـ النبيَّ ﷺ فقال: (إن اللهَ عزوجل يأمرك أن تدعوَ بهؤلاءِ الكلماتِ، فإنَّ اللهَ معطيك إحداهُنّ. اللهمَّ إني أسألكَ تعجيلَ عافيتِك، أو صبرًا على بليَّتِك، أو خروجاً من الدنيا إلى رحمتِك. (٦٨)

ترجمہ:- جبریل علیہ السلام جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا: اللہ عزوجل آپ کو حکم دے رہے ہیں کہ آپ ان کلمات کے ساتھ

---

(٦٧) قصص الأنبياء للثعلبي ص ١٤٤، حلية الأولياء ٦/١٩٤ – ١٩٥. ونقل مصحح الكتاب الأخير من هامش النسخة المخطوطة: أرى هذا من خرافات القصاص. فقد نزه الله سبحانه الأنبياء و الرسل عما ينفر من الأمراض والعاهات، وما كان ابتلاء أيوب عليه السلام مما يربّى في جسده الدود.

دعا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان میں سے ایک چیز دینا چاہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ ، اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ ، اَوْ خُرُوْجاً مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی رَحْمَتِکَ . (٦٨)

ترجمہ:- اے اللہ! میں آپ سے فوری عافیت کا یا تیری آزمائش پر صبر کا یا دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔

گذارہ کی روزی پر صبر کرنا

(٦٩)......حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص فرماتے ہیں: میں نے حضور علیہ السلام سے ایک حدیث سنی تھی، جب میں نے اس کو یاد کرلیا تو پھر تحریر سے مٹا

---

(٦٨)رواه الحاكم في المستدرك بالسند نفسه (١/ ٥٢٢) وقال: حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه ، ووافقه الذهبي في التلخيص . وورد الدعاء وحده في الفردوس للديلمي ١/ ٤٥٤ رقم ١٨٤٤ . وللمؤلف سندًا آخر للحديث (الدعاء منه أيضاً) أورده في كتابه المرض والكفارات ص ٤٠ رقم ٣٠.

(٦٩)خرَّج الحديث طائفة من أهل الحديث ، بألفاظ متقاربة، لكن المعنىً هنا ما ورد فيه لفظ (فصبر على ذلك) ، وهو ما رواه البيهقي في شعب الإيمان ٧/ ١٢٥ رقم ٩٧٢٣و ٧/ ٢٩١ رقم ١٠٣٤٦ ، وأبو نعيم في الحلية ٦/ ١٢٩ وقال : غريب من حديث سعيد عنْ عبدالرحمن.

وبألفاظ قريبة۔ ليس فيها كلمة الصبر۔ مسلم في صحيحه بسنده ، (قد أفلح من أسلم ورزق كفافاً وقنَّعه الله بما آتاه). صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب في الكفاف والقناعة ٣/ ١٠٢ ، وابن ماجه بسنده بلفظ : (قد أفلح من هدى إلى الإسلام ورزق الكفاف وقنع به). سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب القناعة ٢/ ١٣٨٦ رقم ٤١٣٨. و الترمذي في روايتين بألفاظ متقاربة ، وقال في كليهما: حيث حسن صحيح . سنن الترمذي ، كتاب الزهد ، باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه ٤/ ٥٧٥ ۔ ٥٧٦ ۔ رقم ٢٣٤٨ و ٢٣٤٩ ، والبيهقي في شعب الإيمان ٧/ ٢٩٠ رقم ١٠٣٤٥ ، واحمد في المسند ٢/ ١٦٨ ، ١٧٢ ، والبيهقي في السنن الكبرى ٤/ ١٩٦ .واورده الألباني في السلسلة الصحيحة رقم ١٢٩ .

دیا تھا:

قد أفلحَ مَنْ أسلم، وجُعِلَ رزقُه كفافًا، فصبرَ علىٰ ذلک). (٦٩)

ترجمہ:- وہ شخص کامیاب ہوا جو اسلام لایا اور اس کو گزارہ کی روزی دی گئی تو اس نے اس پر صبر کیا۔

دنیا کے غموں سے صبر کے ساتھ نکلو

(۷۰)...... حدیث: حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أدخِلْ نفسک فی هموم الدنیا، واخرُجْ منها بالصَّبْر).

ترجمہ:- خود کو دنیا کے غموں میں داخل کرا اور ان سے صبر کے ساتھ نکل۔

صبر والے بہت کم ہیں

(۷۱)..... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إذا شئتَ رأیت بصیرًا لا صبرَله، فاذا رأیتَ بصیرًا ذا صبرٍ فهناک. (۷۱)

---

(۷۰)رواه البیهقی فی شعب الإیمان ۷/۱۲۴ رقم ۹۷۱۹ عن طریق ابن أبی الدنیا، وتکملته هناک: ولیزدک عن الناس ما تعلم من نفسک)، وأورده المتقی الهندی فی کنز العمال ۱۵/۸۰۲ رقم ۴۳۱۸۳، والسیوطی فی الدر المنثور ۱/۱۲۹، کلاهما عن البیهقی وابن ابی الدنیا.
کما أورده المؤلف فی کتابه (الفرج بعد الشدة) ص ۳۷ رقم ۱۶ وقال محققه: إسناده ضعیف جدًا.
والحدیث من مراسیل الإمام الحسن رحمه الله، وفیه من لم أقف علی ترجمته. ویبدو أنه من الأحادیث التی تفرَّد بروایتها ابن أبی الدنیا. والله علم.
(۷۱)الزهد للإمام عبد الله بن المبارک ص ۶ رقم ۱۴.

ترجمہ:۔تو جب چاہے تو ایسے آدمی کو دیکھ سکتا ہے جس میں صبر نہ ہو لیکن جب تو کسی صبر والے کو دیکھے تو تیرا یہ دیکھنا کام کا ہے۔

صبر کا انجام کتنا خوب ہے

(۷۲)......حضرت عبید اللہ بن محمد التیمی فرماتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بیان کیا:

نـظَـرَ الـحـجـاجُ بنُ يوسفَ إلى ظُفرٍ له قد كانَ أعور ، فعولج ، فخرجَ سليماً فقال: ما أحسنَ عاقبةَ الصبر!

ترجمہ:۔حجاج بن یوسف نے اپنے ناخن کی طرف دیکھا جو ٹیڑھا ہو گیا تھا اس کا علاج کیا گیا تو تندرست ہو گیا تو حجاج نے کہا: صبر کا انجام کتنا خوب ہے۔

ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے

(۷۳)......امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: میرے سامنے احمد بن یحییٰ نے یہ شعر کہے:

مـفـتـاحُ بـابِ الـفـرجِ الصبرُ وكـلُّ عسـرٍ مـعـهُ يُسْرُ
والـدهـر لا يـبـقـى علي حالهِ والأمـرُ يـأتـي بـعدهُ الأمرُ
والـكـرهُ تـفـنيه الليالي التي يـفنى عليها الخيرُ و الشرُّ
و كيف يبـقـى حـالُ مَنْ حالُه يُسْـرِعُ فيهـا اليومُ والشهرُ

ترجمہ:۔

(۱)۔خوشی کے دروازہ کی چابی صبر ہے اور ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

(۲)۔زمانہ ایک حالت پر نہیں رہتا اور حالت کے بعد اور حالت بدلتی رہتی ہے۔

(۳)۔تکلیف کو راتیں ختم کر دیتی ہیں، جن میں خیر و شر بھی فناء ہو جاتا ہے۔

(۴)۔اس شخص کی حالت کب باقی رہ سکتی ہے جس کا حال یہ ہو کہ اس کے حال میں دن اور مہینے تیزی سے گزر رہے ہوں۔

مصیبت آسودہ حالی کی طرف بھی لے جاتی ہے

(۷۴)......امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

یوشکُ أن یُفضی بالصابرِ البلاءُ إلی الرخاء، وبالفاجرِ الرخاءُ إلی البلاء. (۷۴)

ترجمہ:۔مصیبت صابر کو آسودہ حالی کی طرف لے جاتی ہے اور گناہ گار کو آسودہ حالی مصیبت کی طرف لے جاتی ہے۔

غالب آجانے والی مصیبت پر صبر کرنا

(۷۵)......حدیث: حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إذا رأیتم أمراً لا تستطیعون أن تُغیِّروا، فاصبروا حتی یکونَ اللہُ ھو الذی یُغیِّرُ. (۷۵)

ترجمہ:۔جب تم کوئی ایسی حالت دیکھو کہ تم اس کو تبدیل نہیں کر سکتے تو اس پر صبر کرو۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس کو بدل دے۔

(فائدہ) حضرت ابو امامہ باہلی جلیل القدر صحابی ہیں۔نام صدی بن عجلان

---

(۷۴)الزھد لابن المبارک ص ۲۲۲ رقم ۶۲۷.

(۷۵)رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر ۸/ ۱۹۲ رقم ۷۶۸۵، وقال الحافظ الھیثمی فی معجم الزوائد ۷/ ۲۷۸: فیہ عفیر بن معدان وھو ضعیف. ورواہ الإمام البیھقی فی شعب الإیمان ۷/ ۱۴۹ رقم ۹۸۰۲ وأوردہ الإمام الذھبی فی میزان الاعتدال ۳/ ۸۳ رقم ۵۶۷۹ فی ترجمۃ عفیر بن معدان. وھکذا ورد لفظ (تغیروا) فی النسختین.

ہے ۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

صابر کا ثواب دو شہیدوں کے برابر

(۷۶)...... حضرت عصمت بن ابی حکیمہؒ فرماتے ہیں:

بكىٰ رسول الله ﷺ ذات يوم، فقيل: يا رسول الله، ما أبكاك؟ قال: (ذكرتُ آخرَ أمتي وما يلقونَ من البلاء، فالصابرُ منهم يجيءُ يومَ القيامة وله أجرُ شهيدين). (۷۶)

ترجمہ:۔رسول اللہ ﷺ ایک دن رو پڑے۔عرض کیا گیا! یارسول اللہ آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت کا آخری زمانہ اوران پر ڈالی جانے والی مصیبتوں کو یاد کیا ہے۔ان میں سے صبر کرنے والا قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(فائدہ) عصمت بن ابی حکیمہ تبع تابعی ہیں۔اس لئے حدیث کی سند معضل ہے اور معضل حدیث کی ضعیف اقسام میں سے ہے۔

غیر صابر عافیت کی دعا کرے

(۷۷)...... حضرت بکر بن عبداللہ مزنیؒ فرماتے ہیں:

إن رجلًا يكثرُ الاستخارة، فابتُلي، فجزِعَ ولم يصبر، فأوحى الله تبارك و تعالىٰ إلى نبيٍّ من أنبيائهم، أنْ قلْ لعبدي فلان: إذا لم تكنْ من أهلِ العزائمِ هلّا استخرتني في عافية. (۷۷)

---

(۷۶) لم أقف على تخريج للحديث. وهو معضل، فإن عصمة بن أبي حُكيمة من أتباع التابعين. والمعضلُ من أنواع الضعيف، بالإضافة إلى كون اثنين من رجال السند ضعيفين.

(۷۷) أي إذا لم تكن ذا عزيمة، فلم تصبر، هلا دعوت الله أن يهبك العافية؟ وانظر الدعاء الوارد في الحديث رقم ۶۸.

ترجمہ:۔ایک آدمی کثرت سے خیر طلب کیا کرتا تھا۔اس پر مصیبت پڑی تو گھبرا گیا اور صبر نہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے انبیاء میں سے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ میرے فلاں بندے سے کہہ دیجئے کہ اگر تو صبر کرنے والے لوگوں میں سے نہیں تھا تو مجھ سے عافیت کا استخارہ کیوں نہیں کیا؟

(فائدہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تو برداشت کرنے والوں میں سے نہیں تھا تو تو نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیوں نہیں کی کہ وہ تجھے عافیت ہی عطا فرمائے۔

صبر پر ہدایت اور رحمت ملتی ہے

(۷۸)......حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک عالم نے فرمایا:

إن الله عزَّوجلَّ۔ أعطاكمُ الدنيا قرضاً، وسألكموها قرضاً، فإن أعطيتموها طيّبةً بها أنفسُكم ضاعفَ لكم ما بين الحسنة إلى العشر، إلى السبعمائة، إلى أكثرَ من ذلك، وإنْ أخذها منكم وأنتم كارهون، فصبرتم واحتسبتم، كان لكم الصلاة والرحمة، وأوجبَ لكم الهُدىٰ. (۷۸)

ترجمہ:۔ اللہ عزوجل نے تمہیں دنیا بطور قرض کے دی ہے اور تم سے اس کو قرض کے طور پر مانگا ہے۔پس اگر تم دنیا اپنی خوشی سے اللہ کو دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایک نیکی کو دس تک بلکہ سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا دے گا اور اگر وہ تم سے خود لے اور اس لینے کو تم پسند نہیں کرتے تھے لیکن تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو یہ تمہارے لئے خاص رحمت اور عام رحمت بنے گی اور تمہارے لئے ہدایت لازم ہو جائے گی۔

(۷۸) الزهد لابن المبارک ص ۲۲۶ رقم ۲۴۲. وروى مثله عن الإمام الحسن البصرى رحمه الله، كما في الفقرة (۵۶) من هذا الكتاب.

صبر میں تقویٰ کی کئی صفات ہیں

(۷۹)......حضرت عبداللہ بن نافع زبیریؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ تھے وہ کہا کرتے تھے صبر میں تقویٰ کی مختلف چیزیں جمع ہیں اور یہی مومنین کی پناہ گاہ ہے۔

صبر سمجھداری ہے

(۸۰)......حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ معْقِل.

ترجمہ:-صبر سمجھداری ہے۔

مومن صبر کا محتاج ہے

(۸۱)......حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں: اسلاف کی یہ بات مشہور تھی کہ:

یحتاج المؤمِنُ إلی الصبرِ کما یحتاجُ إلی الطعامِ والشراب!.

ترجمہ:-مومن صبر کا ایسا محتاج ہے جیسا کہ کھانے اور پینے کا محتاج ہے۔

صبر کا صلہ

(۸۲)......حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں:

أریتُ فی النومِ کأنه وُرِدَبی علی نهرٍ فقیلَ لی: اشربْ واسقِ بما صبرتَ وکنتَ من الکاظمین. (۸۲)

ترجمہ:- مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ گویا کہ میں نہر پر پیاسا پہنچایا گیا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے پیو اور پلاؤ۔اس نیک عمل کے صلہ میں جو تم نے صبر کیا اور

(۸۲)الزهد للإمام أحمد ص ۴۳۶ (طبعة دار الکتب العلیمة).

صبر کو چھپایا۔

مصیبت والے امتحان خداوندی کے اہل بھی ہوتے ہیں

(۸۳)......حضرت یزید بن تمیمؒ فرماتے ہیں:

لـمّـا أدخِـلَ إبراهيمُ التيمي سجنَ الحجّاج ، رأىٰ قوماً مقرَّنين في الأغـلال ، يقومونَ جميعاً ويقعدونَ جميعاً، فقال: يا أهلَ بلاءِ الله في نـعـمتـه ، ويـا أهل نعمتهِ في بلائهٖ ، إن اللهَ قدرآكم أهلًا أن يختبركم ، فأروه أهلًا أن تصبروا له.

فقالوا: من أنت رحمك الله؟

قال : مَنْ ينتظر من البلاء مثل ما نزلَ بكم.

قالوا: ما نحبُّ أن نخرج من موضعنا!

ترجمہ:۔جب حضرت ابراہیم تیمیؒ کو حجاج بن یوسف کی جیل میں قید کیا گیا تو انہوں کچھ لوگوں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا کہ وہ اکٹھے ہی اٹھتے تھے اور اکٹھے ہی بیٹھتے تھے تو آپ نے فرمایا: اے اللہ کی آزمائش والو اس کی نعمت میں اور اے اللہ کی نعمت والو اس کی آزمائش میں اللہ تعالی نے تمہیں اس کا اہل بنایا ہے کہ وہ تم سے امتحان لے۔ پس تم اس کو اس کا اہل بن کر دکھاؤ کہ اس کے لئے صبر کر رہے ہو تو انہوں نے پوچھا اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ جو مصیبت کا انتظار کر رہا ہے جو تم پر اتر چکی ہے تو انہوں نے کہا ہم پسند نہیں کرتے کہ ہم اپنی اس جگہ سے نکلیں (بلکہ ہم اس پر صبر کریں گے)۔

صابرین کے لئے فراوانی کے ایام کی خوشخبری

(۸۴)......حدیث: حضرت خباب بن ارتؓ فرماتے ہیں:

شكونا إلى رسول الله ﷺ ـ وهو متوسِّدٌ بِبُردٍ لهُ فى ظلِّ الكعبة ـ فقلنا: ألا تستنصر لنا؟

فجلس محمراً وجههُ فقال:

(قد كان مَنْ كان قبلكم يُؤخذُ الرجلُ، فيُحْفرُله فى الأرض، ثم يُجاءُ بالمنشار فيوضعُ فوق رأسه، ما يَصْرِفُه عن دينه . أو يُمشَطُ بأمشاطِ الحديدِ ما دون لحمهِ من عظم وعَصَب ، ما يصرِفه عن دينه. وليُتِمَّنَّ الله هذا الأمر حتى يسير الراكب من صنعاءَ إلى حضر موت، لايخشى إلا اللهَ والذئبَ على غنمه، ولكنكم تعجَلون. (۸۴)

ترجمہ:- ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی جبکہ آپ نے اپنی ایک چادر کے ساتھ کعبہ کی ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ ہم نے عرض کیا: کیا آپ ہمارے لئے مدد طلب نہیں کریں گے؟ تو آپ ﷺ غصہ کی وجہ سے سرخ چہرہ کے ساتھ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا:

تم سے پہلے لوگوں میں آدمی کو پکڑا جاتا تھا پھر اس کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا پھر آری منگوائی جاتی اور اس کے سر پر رکھ دی جاتی تھی پھر بھی اس کو یہ عذاب اس کے دین سے نہیں پھیر سکتا تھا یا لوہے کی کنگھیوں کے ساتھ اس کے گوشت کو ہڈیوں اور پٹھوں سے کریدا جاتا تھا۔ یہ عذاب بھی اس کو دینداری سے نہیں ہٹا سکتا

---

(۸۴) رواه البخارى فى صحيحه ، كتاب المناقب ، باب علامات النبوة فى الإسلام ، ۱۸۰/۴ ، وكتاب مناقب الأنصار ، باب ما لقى النبى ﷺ وأصحابه من المشركين بمكة ۲۳۸/۴ ، وكتاب الإكراه ، باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر ۵۶/۸ ، وأحمد فى المسند ۱۰۹/۵ ، ۱۱۰ ، ۳۹۵/۶ ، وأبو داود فى سننه رقم ۲۶۴۹ . وأورده الألبانى فى صحيح سنن أبى داود رقم ۲۳۰۷ والبيهقى فى شعب الايمان رقم ۱۶۳۳ .

تھا۔ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو پورا کرنے والے ہیں۔ حتیٰ کہ سوار " صنعاء " سے " حضرموت " تک چلے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ہوگا اور بھیڑیا اس کی بکریوں کا نگہبان ہوگا لیکن تم جلدی کررہے ہو۔

(۸۵)......حدیث: حضرت خباب بن الارتؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ سر کے نیچے اپنی چادر کا تکیہ لگا کر درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ان لوگوں پر بددعا کیوں نہیں کرتے جن سے ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہمیں ہمارے دین سے نہ پھیر دیں تو آپؐ نے اپنا رخ پھیر لیا آپ نے تین مرتبہ ایسا کیا اور ہر دفعہ میں نے آپ کو یہی بات کہی تھی۔ پھر آپؐ تیسری مرتبہ بیٹھ گئے اور فرمایا:

((أيها الناس، اتقوا واصبروا، فوالله إن كان الرجلُ من المؤمنين قبلكم ليوضعُ المنشارُ علي رأسه فيُشَقُّ باثنين، لا يرتد عن دينه، فاتقوا الله واصبروا، فإن الله فاتحٌ عليكم وصانعٌ لكم). (۸۵)

ترجمہ:- اے لوگو! تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔ پس اللہ کی قسم تم سے پہلے مومنین میں سے ایک آدمی کے سر پر آری رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا پھر بھی وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا تھا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے فتح کے دروازے کھولنے والا ہے اور تمہارے لئے عجیب کام کرنے والا ہے۔

---

(۸۵) رواه الحاكم في المستدرك ۳۸۳/۳ وقال: صحيح الإسناد ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي في التلخيص. وليس في سنده (يحيى بن سلمة)، بل (محمد بن سلمة بن كهيل عن المغيرة بن عبدالله). فإن يحيى بن سلمة متروك.

بعض لوگ بعضوں کے لئے فتنہ ہیں، تم صبر کرنا

(۸۶)...... حضرت علی بن زید فرماتے ہیں:

تلاعمرُ بن عبدالعزیز هذه الآية: ﴿وَجَعَلَ بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا﴾.

فقال: عمر: جعلَ بعضكم لبعضٍ فتنةً فاصبروا.

ترجمہ:- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وجعلنا بعضكم لبعض فتنة أتصبرون وكان ربك بصيرًا﴾.

(اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا صبر کرو گے؟ اور آپ کا رب خوب دیکھ رہا ہے)۔

پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: تمہارے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ پس تم صبر کرنا۔

آسانی کا انتظار کرو

(۸۷)...... حضرت سعید بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

إذا رأيتَ أمرًا لاتستطيعُ غيره، فاصبر وانتظر فرجَ الله.

ترجمہ:- جب تو کوئی ایسا مشکل معاملہ دیکھے کہ اس کے علاوہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو صبر کر اور اللہ کی طرف سے آسانی کا انتظار کر۔

(فائدہ) آپ اہل شام کے فقیہ تھے اور امام اوزاعی کے بعد دمشق کے مفتی تھے۔ آپ کا علم کتابوں کی بجائے سینہ میں محفوظ تھا۔ ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

صبر عقل، علم اور عمل کا معاون ہے

(۸۸)...... حضرت صالح بن عبدالکریمؒ فرماتے ہیں:

جَعلَ اللّٰہُ رأسَ أمورِ العبادِ العقلَ ، ودليلَهم العلم ، وسائقَهم العمل ، ومقوِّيهم على ذلك الصبر.

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے معاملات کا سرچشمہ عقل کو بنایا ہے اور علم کو ان کے لئے رہنما بنایا ہے اور عمل کو ان کے لئے چلانے والا بنایا ہے اور اس پر صبر کے ذریعہ سے ان کو تقویت دی ہے۔

بعض دفعہ صبر انگارا پکڑنے کے برابر ہوتا ہے

(۸۹)......حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں:

إنی لأصبرُ على الكلمةِ لهی أشدُّ علیَّ من القبضِ على الجَمْرِ ، ما يحملنی على الصبرِ عليها إلا التخوُّفُ من أخریٰ شرٍّ منها.

ترجمہ:- میں ایک بات پر صبر کر لیتا ہوں جبکہ وہ میرے لئے مٹھی میں انگارا لینے سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مجھے اس پر صبر کرنے کے لئے کوئی چیز برانگیختہ نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ مجھے اس سے بھی مشکل کا ڈر ہوتا ہے۔

(فائدہ) حضرت احنف بن قیس سے عرض کیا گیا: آپ اتنے بردبار کیوں ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں بردبار نہیں ہوں بلکہ میں بردباری اختیار کر لیتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں کوئی سخت کلمہ سنتا ہوں تو میں اس کی وجہ سے تین مرتبہ کھول جاتا ہوں۔ مجھے اس کا جواب دینے سے کوئی چیز نہیں روکتی، مگر میرا یہ خوف کہ میں اس سے بھی برا کلمہ نہ سنوں۔ (الآداب لابن شمس الخلافہ ص ۱۷)

دنیا اور آخرت کی مرغوبات حاصل کرنے کا عمل

(۹۰)......حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں:

ثلاثٌ يُدرِکُ بهنَّ العبدُ رغائبَ الدنيا والآخرة: الصبرُ عند البلاء ، والرضا بالقضاء ، والدعاءُ فی الرخاء.

ترجمہ:- تین صفتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے آدمی دنیا اور آخرت کی مرغوب چیزیں حاصل کرلیتا ہے۔

(۱) مصیبت کے وقت صبر (۲) اللہ کی قضاء پر راضی رہنا (۳) اور فراوانی کے دنوں میں دعا کرنا۔

(فائدہ) حضرت عمران بن حصینؓ خیبر کی جنگ کے سال میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو اہل بصرہ کو فقہ پڑھانے کے لئے بھیجا اور ان کو بصرہ کا قاضی بھی بنایا، حضرت حسن بصریؒ حلف اٹھا کر فرماتے تھے کہ بصرہ میں بصریوں کے لئے حضرت عمران بن حصینؓ سے بہتر کوئی شخص نہیں آیا۔ آپ ۵۲ھ میں فوت ہوئے۔

امت محمدیہ کا حوصلہ اور علم من جانب اللہ ہے

(۹۱)......حدیث: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں: میں نے آنحضرت ﷺ سے ایک بات سنی۔ ایسی بات میں نے نہ اس سے پہلے سنی نہ بعد میں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إن الله عزوجلَّ قال: يا عيسى، إني باعثٌ من بعدك أمةً، إنْ أصابهمْ مايحبونَ حَمِدوا وشَكروا، وإنْ أصابهم ما يكرهونَ احتسبوا وصبروا، أعطيهمْ من حِلْمي وعِلْمي)).(۹۱)

ترجمہ:- اللہ عزوجل نے فرمایا: اے عیسیٰؑ! میں تیرے بعد ایک امت (محمدیہ) کو پیدا کرنے والا ہوں۔ اگر ان کو وہ چیز ملے گی جس کو وہ پسند کرتے

---

(۹۱) رواه الحاكم في المستدرك ۳۴۸/۱ وقال: صحيح على شرط البخاري ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي، والبيهقي في شعب الإيمان ۱۱۵/۴ رقم ۴۴۸۲، ۱۹۰/۷ رقم ۹۹۵۳، وأبو نعيم في الحلية ۲۲۷/۱، ۲۴۳/۵، وليس في سندهم (عمر بن معروف) كما هوهنا، وفيه ما قيل من الجرح.

ہوں گے تو وہ حمد وشکر بجالائیں گے اور اگر ان کو وہ چیز پہنچی جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں گے تو وہ اس پر ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے۔ میں ان کو اپنا تحمل اور علم عطاء کروں گا۔

فقر پر صبر کی وجہ سے بخشش

(۹۲)......حضرت ابومحمد الازدی البصری فرماتے ہیں:

رأى رجلٌ الحسنَ بن حبيب بنِ نَدَبة في النومِ بعدما مات.

فقال: ما فعلَ اللهُ بک؟

قال: غفرَ لي بصبري على الفقرِ في الدنيا.

ترجمہ:- ایک شخص نے حضرت حسن بن حبیب بن ندبہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا: مجھے دنیا میں فقر پر میرے صبر کی وجہ سے معاف فرمادیا۔

(فائدہ) حضرت حسن بن حبیب بن ندبہ تمیمی بصری ہیں ابوسعد ان کا نسب اور نسبت ہے حضرت مبارک بن فضالہ اور حضرت ہشام بن عروہ وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ امام ابوداود نے ان کی روایت "کتاب القدر" میں لی ہے اور امام نسائی نے بھی ان کی روایت لی ہے۔ وفات ۱۹۷ھ میں ہوئی۔

جنگیں صبر سے جیتی جاتی ہیں

(۹۳)......حضرت ربعی بن حراشؒ فرماتے ہیں:

أن عمر بعث إلى عُزْبَةٍ من الأرض، فأتى بأشياخ من بني عبس، فقال: إنكم قاتلتم الناسَ في الجاهلية، فأيّ الخيل وجدتم أصبر؟

قالوا: الكُمتُ الخمر.

قال: فأیّ الإبل وجدتم أصبر؟

قالوا: الحمر الجعْاد

قال: فأیّ النساءِ وجدتم أصبر؟

قالوا: ماصبرتْ فینا غریبةٌ قط!

قال: بم کنتم تغلبون الناس؟

قالوا: بالصبر، لم نلقَ قوماً إلّا صبرنا لھم ماصبروا لنا. (٩٣)

ترجمہ:۔حضرت عمرؓ نے زمین کے دور دراز علاقوں میں ایک لشکر بھیجا۔ وہ بنو عبس کے کچھ بوڑھوں کو لے آیا تو آپؓ نے ان سے پوچھا: تم نے قبل از اسلام کے زمانہ میں لوگوں سے جنگیں لڑی ہیں، تم نے کون سے قسم کا گھوڑا زیادہ صبر والا دیکھا ہے؟

انہوں نے کہا: جس کا رنگ سرخ اور سفید کے بین بین ہو۔

آپ نے پوچھا اور کون سا اونٹ تم نے زیادہ صبر والا دیکھا؟

انہوں نے کہا: پیچ در پیچ بالوں والا۔

آپ نے پوچھا: تم نے کون سی عورت زیادہ صبر والی دیکھی۔

انہوں نے کہا: ہم میں بے وطن عورت نے کبھی بھی صبر نہیں پایا۔

آپ نے پوچھا: تم کس وجہ سے لوگوں پر غلبہ پاتے تھے۔

انہوں نے کہا: صبر کے ساتھ ہم جس قوم کے مقابلہ میں نکلے تو ان کے مقابلہ میں اتنا حوصلہ اختیار کیا کہ وہ ہمارے مقابلے میں ویسا حوصلہ نہیں رکھتے تھے۔

صبر کی عظیم حکایت

(٩٤)......امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: مجھے ایک دانشور نے بیان کیا:

خرجتُ وانا أریدُ الرِّباط، حتی إذا کنتُ بعریشِ مصر، أو

---

(٩٣)ورد جزء منه فی الفقرة (٤٨).

دون عريش مصر، إذا أنا بمظلّة، وإذا فيها رجلٌ قد ذهبتْ يداهُ ورجلاه وبصرُه، وإذا هو يقول:

اللهمَّ إني أحمدُكَ حمدًا يوافي محامدَ خلْقِك، كفضلِكَ على سائرِ خلقك، إذْ فضَّلْتَني على كثيرٍ ممَّن خلقت تفضيلًا!

فقلت: واللهِ لاسئلنَّهُ أعُلِّمَهُ أمْ أُلْهِمَهُ إلهامًا؟

قال: فدنوتُ منه، فسلمتُ عليه، فردَّ عليَّ السلام، فقلتُ: إني سائلُكَ عن شيءٍ أتخبرني به؟

قال: إن كان عندي منه علمٌ أخبرتُك به.

فقلت: على أيِّ نعمةٍ تحمدهُ عليها، أم على أيِّ فضيلةٍ من فضائلهِ تشكرهُ عليها؟

قال: أليسَ ترى ماقد صنعَ بي؟

قال: قلتُ: بلى؟

قال: فواللهِ لو أنَّ الله سبحانه صبَّ عليَّ السماءَ نارًا فأحرقني، وأمرَ الجبالَ فدمَّرتني، وأمر البحار فغرّقتني، وأمر الأرضَ فخسفتْ بي: ما ازددتُ له إلا حباً، ولا ازددتُ له إلا شكرًا!"

وإنَّ لي إليك حاجةً، بُنيٌّ لي كان يتعاهدني لوقتِ صلاتي، ويُطعمني عندَ إفطاري، وقد فقدتُه منذُ أمس، انظرُ هل تُحِسُّه لي؟

فقلتُ: إن في قضاءِ حاجةِ هذا العبدِ لقربةً إلى الله!

قال: فخرجتُ في طلبه، حتى إذا كنت بين كثبانٍ من رمال، إذا أنا بِسَبُعٍ قد افترسَ الغلامَ يأكلُه!

قال: قلتُ: إنا لله وإنا إليهِ راجعون! كيف آتي هذا العبدَ الصالحَ من وجهٍ رفيقٍ فأخبرهُ الخبرَ لايموت ؟!

قـال: فـأتيتُـه ، فسـلـمتُ عليه ، فردَّ عَليّ السلام ، فقلتُ : إني سائلُکَ عن شيءٍ أتخبرني به؟

قال: إن كان عندی منه علمٌ أخبرتُکَ به.

قال: قلتُ: أنتَ أكرمُ على اللهِ منزلةً أم أيوبُ عليه السلام؟

قـال: بـل أيـوبُ عـليه السلام كان أكرمَ على اللهِ مني ، وأعظمَ منزلةً عند الله مني.

قـال: قـلت: أليسَ ابتلاهُ اللهُفصبر، حتى استوحشَ منه مَنْ كان يأنَسُ به وصارَ غَرَضاً لمُرَّار الطريق؟

قال: بلى.

قـلـت: فـإنَّ ابـنکَ الـذی أخبـرتـنـی مـن قصّتـه ما أخبرتنی ، خرجتُ فی طلبه ، حتى إذا كنتُ بين كثبانٍ من رمال: إذا أنا بسَبُعٍ قد افترسَ الغلامَ يأكلُه!

فقال: الحمد لله الذی لم يجعلْ فی قلبی حسرةً من الدنيا.

ثم شهقَ شهقةً فمات. رحمه الله.

قـال: قـلـتُ: إنـا لله وإنـا إليـه راجـعون. من يُعينني على غَسْله وكفنه ودفنه؟

قـال: فبينـمـا أنـا كـذلک، إذا أنـابـر كـبٍ قد بعثوا رواحلهم يريدون الرِّباط.

قـال: فـأشـرتُ إليهـم ، فـأقبلوا إليَّ فقالوا : مـاأنتَ وهذا؟ فاخبرتُهم بالذی كان من أمره.

قـال: فثنُـوا أرجـلهـم ، فـغسلناه بماءِ البحر، وكفنّاه ، بأثوابٍ كانت معهم ، ووليتُ الصلاةَ من بينهم ، ودفنَّاه فی مظلَّته تلکَ.

ومضٰی القومُ إلی رباطهم ، وبتُّ فی مظلته تلک اللیلة أُنساً به.

فلما مضٰی من اللیل مثلُ مابقی منه ، إذا أنا بصاحبی فی روضةٍ خضراء ، علیه ثیابٌ خُضر ، قائماً یتلوا الوحی !

فقلت: ألستَ أنت صاحبی ؟

قال : بلی.

قلتُ: فما الذی صیّرک إلی ماأرٰی؟

قال: وَرَدْتُ من الصابرین علی درجةٍ لم ینالوها إلا بالصبرِ عند البلاء ، والشکرِ عند الرخاء.

قال الأوزاعی : قال لی الحکیم : یا أبا عمرو. وما تُنکرُ من هذا الولی ؟والاه ثم ابتلاه فصبر واعطاه فشکر واللّٰہ لو أن ما حَنَتْ علیه أقطارُ الجبال ، وضحکت عنه أصدافُ البحار ، وأتٰی علیه اللیلُ والنهار ، أعطاهُ اللّٰہ أدنٰی خَلْقٍ من خُلقه ، ما نقصَ ذلک من ملکهِ شیئاً.

قال الولید: قال لی الأوزاعی : ما زلتُ أحبُّ أهل البلاءِ منذُ حدَّثنی الحکیمُ بهذا الحدیث!

ترجمہ:۔ میں جہاد کی خاطر نکلا میرا ارادہ تھا کہ جہاں رات دن دشمن کا خطرہ رہتا ہے ایسی چوکی پر پہنچوں گا جب میں عریش مصر تک پہنچا، یا عریش مصر سے ذرا دور تھا میں نے ایک چھپر کے نیچے ایک آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں اور نگاہ ضائع ہو چکی تھیں اور وہ یہ کلمات کہہ رہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ حَمْدًا یُوَافِیْ مَحَامِدَ خَلْقِکَ کَفَضْلِکَ عَلٰی سَائِرِ خَلْقِکَ اِذْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقْتَ تَفْضِیْلًا.

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تری ایسی حمد کرتا ہوں جو تیری مخلوق کی تمام ادا کی ہوئی

تعریفوں کو محیط ہو تیری فضیلت کے بقدر جو تجھے تیری مخلوق پر حاصل ہے کیونکہ تو نے مجھے اپنی مخلوقات میں سے بہت ساروں پر بہت سی فضیلت دی ہے۔

میں نے کہا خدا کی قسم میں اس سے پوچھ کر رہوں گا کہ اس کو یہ حمد سکھلائی گئی ہے یا الہام کی گئی ہے۔

پھر میں اس کے قریب ہوا اور اس کو سلام کیا۔ اس نے مجھے سلام کا جواب دیا میں نے اس سے کہا میں آپ سے ایک چیز پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ مجھے اس کے متعلق بتائیں گے؟

اس نے کہا: اگر مجھے اس کے متعلق علم ہو گا تو میں آپ کو بتا دوں گا۔

میں نے کہا: تم اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت پر اس کی حمد کر رہے تھے یا اس کی فضیلتوں میں سے کون سی دی ہوئی فضیلت پر اس کا شکر ادا کر رہے تھے؟

اس نے کہا: کیا تم دیکھتے نہیں میرے ساتھ اس نے کیا کیا ہے؟

میں نے کہا: کیوں نہیں میں نے دیکھا ہے۔

اس نے کہا: خدا کی قسم اگر اللہ سبحانہ آسمان سے مجھ پر آگ پلٹ کر مجھے جلا دے اور پہاڑوں کو حکم دے اور وہ مجھے پیس ڈالیں اور سمندروں کو حکم دے اور وہ مجھے غرق کر ڈالیں اور زمین کو حکم دے تو وہ مجھے دھنسا دے۔ تب بھی میری اس کے ساتھ محبت بڑھ جائے گی اور میں اس کے شکر میں اور اضافہ کر دوں گا۔

مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔ میرا ایک لڑکا ہے جو میرے نماز کے وقت کی نگرانی کرتا تھا اور مجھے افطار کے وقت کھلاتا تھا اور وہ کل سے گم ہے کیا وہ تم مجھے ڈھونڈ دو گے؟

میں نے کہا: اس بندے کا کام کرنا اللہ کے قرب کا ذریعہ ہو گا۔

چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جب میں ریت کے ٹیلوں کے درمیان پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک درندہ اس کے لڑکے کو چیر پھاڑ کر کھا

رہا ہے۔

میں نے کہا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" میں اس نیک آدمی کا سامنا کیسے کروں گا؟ اگر میں نے اس کو بتایا تو وہ مر نہیں جائے گا؟

پھر میں اس کے پاس گیا۔ اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر میں نے اس کو کہا میں آپ سے ایک چیز کا سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ گے؟

اس نے کہا: اگر مجھے علم ہوگا تو میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں گا۔

میں نے کہا: اللہ کے نزدیک تمہارا مرتبہ زیادہ ہے یا حضرت ایوبؑ علیہ السلام کا۔

کہا: بلکہ ایوب علیہ السلام اللہ کے نزدیک مجھ سے زیادہ مرتبہ والے ہیں اور اللہ کے نزدیک ان کی قدر و منزلت مجھ سے زیادہ ہے۔

میں نے کہا: اللہ نے ان کو آزمائش میں ڈالا تھا؟ لیکن انہوں نے صبر کیا ان کی تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ ان سے انس رکھنے والے بھی متوحش ہو گئے اور وہ راہ گزرنے والوں کی آنکھوں کا نشانہ بن گئے۔

اس نے کہا: کیوں نہیں؟

میں نے کہا: تم نے اپنے جس بچے کے بارے میں مجھے بتایا تھا میں اس کی تلاش میں نکلا تو میں نے اس کو ریت کے ٹیلوں کے درمیان دیکھا کہ اس کو ایک درندہ چیر پھاڑ کر کھا رہا تھا تو اس نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں۔ جس نے میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں رکھی۔ پھر اس نے زور سے ایک چیخ ماری اور فوت ہوا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔

میں نے کہا: "انا للہ وانا الیہ راجعون" مجھے اس کے غسل، کفن اور دفن میں کون مدد دے گا؟ میں اسی حالت میں تھا کہ میں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ

وہ اپنی سواریوں کے ساتھ اسی چوکی کی طرف جا رہے تھے۔
میں نے ان کو اشارہ کیا تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: تمہارا اور اس کا کیا قصہ ہے؟
میں نے اس کی ساری حکایت بیان کی۔
تو وہ رک گئے اور ہم نے اس کو سمندر کے پانی سے غسل دیا اور ان کپڑوں میں کفن دیا جو ان کے پاس تھے اور میں نے اس کے جنازہ کی نماز کی امامت کرائی۔ پھر اسی چھپر کے نیچے دفن کر دیا۔
پھر لوگ جہاد کی چوکی کی طرف چلے گئے اور میں اسی چھپر کے نیچے اس کے انس کی وجہ سے رہ پڑا۔
جب آدھی رات گزر گئی تو میں نے خواب میں اپنے اس متوفی کو دیکھا کہ وہ ایک سرسبز باغ میں ہے۔ اس پر سبز پوشاک ہے اور وہ کھڑے ہو کر تلاوت کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: تم میرے وہی ساتھی نہیں ہو۔
اس نے کہا: کیوں نہیں۔
میں نے پوچھا: تم کون سی نیکی کی وجہ سے اس درجہ کو پہنچے۔
کہا: میں صبر کی وجہ سے صابرین کے اس درجہ کو پہنچا ہوں۔ مصیبت پر صبر کی وجہ سے اور فراوانی پر شکر کی وجہ سے۔
امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں: مجھے اس دانشور نے کہا: اے ابوعمرو! تم اس ولی کی کونسی خوبی کا انکار کرو گے۔ اللہ نے اس سے محبت کی پھر اس کو مصیبت میں مبتلا کیا تو اس نے صبر کیا پھر اس کو نعمت دی تو اس کا شکر کیا۔ خدا کی قسم! اگر اس پر دنیا کے پہاڑ ترس نہ کھاتے اور سمندروں میں پڑے ہوئے سیپ نہ ہنستے اور رات اور دن اس کی مدد نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق میں سے معمولی سی چیز عطاء کر دیتے اور اس کی حکومت سے پھر بھی کچھ کم نہ ہوتا۔

ولید بن مسلمؒ فرماتے ہیں: مجھے امام اوزاعیؒ نے فرمایا: جب سے مجھے اس دانشور نے یہ قصہ بیان کیا: اس وقت سے میں مصیبت زدہ لوگوں سے محبت کرتا ہوں۔

جنگ میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے انصاری کا صبر

(۹۵)......سعد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جنگ قادسیہ کے دن ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ جس کے ہاتھ پاؤں کٹ چکے تھے اور وہ ہنس کر یہ آیت پڑھ رہا تھا۔

مَعَ الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئِکَ رفیقا. (النساء: ٦٩)

ترجمہ:- (اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والے) ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

اس سے پوچھا گیا کہ تم پر خدا رحمت فرمائے۔ تم کن لوگوں میں سے ہو؟

فرمایا کہ میں انصار کا ایک آدمی ہوں۔

(فائدہ) سعد بن ابراہیم حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پوتے تھے۔ ان کی والدہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی بیٹی تھیں اور خود مدینہ طیبہ کے قاضی تھے۔ مسلسل روزے رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ سن وفات ۱۲۷ھ ہے۔

مصیبت پر بے صبری کا کوئی فائدہ نہیں

(۹۶)......حضرت ہشام بن محمد فرماتے ہیں۔

أن زید بن صُوحان أُصیبتُ یدُہ فی بعض فتوحِ العراق، فتبسَّمَ

والدماءُ تشخب ، فقال له رجلٌ من قومه : ماهذا موضعُ تبسُّم!

فقال زيد: ألمٌ حلَّ هوَّنهُ ثوابُ اللهِ عليه ، أفأردفُه بألمِ الجزعِ الذى لا جدوىٰ فيه ، ولا دريكة لفائتٍ معه؟ وفى تبسُّمى عزيَّةٌ لبعض المؤتسين من المؤمنين.

فقال الرجل: أنت أعلمُ بالله منى.

ترجمہ:- حضرت زید بن صوحان کے ہاتھ کو بعض فتوح عراق میں صدمہ پہنچا تو وہ مسکرانے لگے، جبکہ خون پھوٹ رہا تھا تو ان کی قوم کے ایک آدمی نے ان سے کہا: یہ مسکرانے کا موقع ہے؟

تو حضرت زیدؒ نے فرمایا: ایک درد ہے جو لاحق ہوا ہے۔ اللہ نے اس کا ثواب مجھے دینا چاہا ہے کیا میں اس کے ساتھ جزع فزع کا درد لاحق کردوں۔ جس میں نہ تو کوئی انعام ہے اور نہ ہی نقصان کی تلافی ہے اور میرے مسکرانے میں بعض پریشان حال مومنین کے لئے تسلی ہے۔

تو اس اعتراض کرنے والے نے کہا تم اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو؟

مجاہد کے شوق کی حکایت

(۹۷)......حضرت مسعرؒ فرماتے ہیں:

مُرَّ برجلٍ یومَ الیمامةِ وقد نُثِرَ قُصْبُهُ فی الأرض ، وهو یقولُ لبعضِ مَنْ مرَّبه: ضُمَّ إلىَّ منه لعلى أدنو قید رمحٍ أور محین فى سبیلِ الله.!!

ترجمہ:- ایک آدمی کے پاس سے جنگ یمامہ میں گزر ہوا جبکہ اس کی آنتیں زمین پر گری ہوئی تھیں اور وہ بعض گزرنے والوں کو کہہ رہا تھا۔ میری آنتیں میرے پیٹ میں رکھ دو، تاکہ میں ایک نیزہ یا دو نیزے کے برابر میدان جنگ

میں قریب ہو جاؤں۔

حضرت حطیطؒ پر حجاج کے ظلم کی حکایت

(۹۸)......حضرت ابوبکر بن عیاشؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

قال الحجاج لحُطيط : اصدقني.

قال: سلني ، فقد عاهدتُ الله إنْ خلوت لي لأقتلنّك ، وإنّ عذّبتني لأصبرنَّ ، وإن سألتني لأصدقنَّ.

فقال: ماقولُكَ في عبدالملك؟

قال:ما أسفهك إتسألني عن رجلٍ أنت خطيئةٌ من خطاياه ، وقد ملأتَ الأرضَ فسادًا؟

قال:فهل خلوت لك؟

قال: مرة واحدة ، فحالَ بيني وبينك شي ءٌ منعني منك.

قال: كأني قد عرفت ، أما الثالثة فلاتصبرُ عليها.

قال: ماشاء الله.

قال: دونك يامعدّ

قال: فعذّبه بكلِّ شئ ، ثم جاءَ فقال: مايُبالي!

فقال الحجاج: أَلَهُ حميم؟

قالوا: أمٌّ وأخٍ.

قال: فوضعَ على أمّه الدّهَق ، فقال حطيط : يا أُمَّه: اصبري ، اصبري.

قال: فقتلها!

ترجمہ:۔ کہ حجاج بن یوسف نے حضرت حطیطؒ سے کہا: کیا تم مجھے سچ سچ

جواب دو گے؟

آپ نے فرمایا: پوچھو: میں نے اللہ سے عہد کیا ہے اگر تم مجھے تنہائی میں لے جاؤ گے تو میں تمہیں قتل کر دوں گا اور اگر تم مجھے سزا دو گے تو میں صبر کروں گا اور اگر مجھ سے کچھ پوچھو گے تو میں سچ کہوں گا۔

اس نے کہا: عبدالملک (بن مروان) خلیفہ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

آپ نے فرمایا: تم کتنے بیوقوف ہو تم مجھ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھتے ہو جس کی غلطیوں میں سے ایک غلطی تم ہو۔ تم نے زمین کو فساد سے پاٹ دیا ہے۔

اس نے کہا: کبھی آپ کو میری تنہائی ملی ہے؟

فرمایا: ایک مرتبہ لیکن میرے اور تیرے درمیان ایک چیز حائل ہوگئی تھی۔ جس نے مجھے تجھے قتل کرنے سے روک دیا تھا۔

حجاج نے کہا: مجھے بھی کچھ یاد آرہا ہے لیکن تم تیسری صورت (میرے عذاب) پر صبر نہیں کر سکو گے۔

آپ نے فرمایا: جو اللہ چاہے گا۔

حجاج نے کہا: اے معد! (حجاج بن یوسف کا عذاب دینے والا کارندہ) اس کو پکڑ لو تو اس نے آپ کو گرفتار کر کے ہر طرح کے عذاب میں مبتلا کیا۔ پھر آ کے حجاج کو اطلاع کی کہ اس کو کوئی پرواہ نہیں ہو رہی۔

تو حجاج نے کہا: اس کا کوئی غم خوار ہے؟

لوگوں نے کہا: ایک ماں اور ایک بھائی ہے۔

تو اس نے آپؒ کی والدہ کی پنڈلیوں کو دو لکڑیوں میں پھنسا کر بیلا تو حضرت حطیطؒ نے فرمایا: اے اماں! صبر کرنا، صبر کرنا پھر اس نے ان کی والدہ کو قتل کر دیا۔

(فائدہ) حضرت حطیطؒ بڑے پرہیز گار اور صابر شخص تھے۔ حجاج کے ظلم پر بڑی گرفت کرتے تھے۔

حضرت حطیطؒ کے صبر کی کچھ تفصیل

(۹۹)......عبداللہ بن حمید ثقفی اپنے والد سے جو کہ حجاج بن یوسف کے چوکیداروں میں سے تھے، نقل کرتے ہیں:

لما أُتي بحُطيط فكلَّمه الحجاج ، أمِرَ به ليُعذَّب ، قال: فأخرجَهُ صاحبُ عذابِهِ فقال: يا حُطيط قد علمتَ الذى أمرنى به فيك الأمير، مما أعددتَ له؟

فقال له حُطيط: ثكلتك أمُّك ! أنت تطيعهُ في معصيةِ الله وتبيعُ آخرتك بدنياه! أنت ممَّن خسرَ الدنيا والآخرة ، فتبًّا لك آخر الدهر!

قال: ما أعددتَ لذلك ياحُطيط لما أمرنى به فيك ؟ فلّما أكثرَ عليهِ قال: ثكلتك أمُّك ، أعددتُ لذلك ما وعدَ الله عليه تكملة الأجورِ بغير حساب ، أعددتُ واللهِ لذلك الصبرَ حتى يَنْفُذَ فيَّ قضاءُ اللهِ وقَدَرُه.

قال: فعُذِّبَ بأنواعِ العذاب، فما نبسَ بكلمة ، حتى إذا قَرُبَ أنْ تخرجَ نفسُهُ ، أخرجَ فرُمى به على مزبلةٍ . فاجتمعَ عليهِ الناس، فجعلوا يقولون له: يا حُطيط قلْ لا إله إلا الله.

فيجعل يحرّكُ شفتيهِ بها ولا يُبينُ الكلام ، ثم فاضتْ نفسُه.

ترجمہ:۔جب حضرت حطیطؒ کو پیش کیا گیا تو حجاج نے آپ کے ساتھ گفتگو کی۔پھر ان کو عذاب دینے کا حکم دیا گیا تو عذاب دینے والے کارندے نے آپ کو کہا: اے حطیط ! تجھے معلوم ہے مجھے تیرے بارہ میں گورنر نے کیا حکم دیا ہے؟ تم نے اس کے دفاع میں بھی کچھ کیا ہے؟

تو اس سے حضرت حُطیطؒ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم کرے تو اللہ کی نافرمانی کر کے حجاج کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اپنی آخرت کو اس کی دنیا کے بدلہ میں بیچتا ہے تو ان لوگوں میں سے ہے جن کی دنیا اور آخرت تباہ ہوگئی۔ تیری آخر زندگی تک تباہی ہی تباہی ہے۔

اس نے کہا: اے حُطیطؒ جس کا اس نے تیرے متعلق حکم دیا ہے تم نے اس کے دفاع میں کیا کیا ہے؟

جب اس نے بار بار یہی سوال کیا تو آپؒ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم کرے میں نے اس کے لئے وہ تیار کیا ہے۔ جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ صبر پر بے حساب اجر دے گا۔ اللہ کی قسم میں نے اس کے لئے صبر کو تیار کیا ہے۔ حتیٰ کہ مجھ میں اللہ کی قضاء وقدرت نافذ ہو جائے۔

چنانچہ آپ کو انواع واقسام کے عذاب دیئے گئے تو آپؒ نے اف تک نہ کیا۔ حتیٰ کہ جب آپؒ کی جان نکلنے کے قریب ہوئی تو قید خانہ سے نکال کر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر ڈال دیا تو آپ کے اردگرد لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے۔ اے حُطیط! پڑھو لا الٰہ الا اللہ تو وہ اس کے لئے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے لیکن صاف صاف نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اس کے بعد ان کی جان نکل گئی۔

حضرت عُقیبؒ کی صبر کی حکایت

(۱۰۰)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إن رجلًا كان يُقالُ له عُقيب ، كان يعبدُ اللهَ تعالىٰ على جبل ، وكان في ذلك الزمان رجل . يُعذِّبُ الناس بالمَثُلات ، وكان جبّارا ، فقال عُقيب : لو نزلت إلى هذا فأمرتُه بتقوى الله كان أوجبَ عليّ.

فنزلَ من الجبل ، فقال له: يا هذا اتَّقِ الله.

فقال له الجبار : يا كلبُ مثلُک یأمرنی بتقوی الله؟ لأعذِّبنَّک عذاباً لم يُعَذَّبُ به أحدٌ من العالمين!

قال: فأمِرَ به أنْ يسلخ من قدمِهِ إلى رأسِهِ وهو حيّ!

فسُلِخَ ، فلما بلغ بطنَهُ أنَّ أنَّةً ، فأوحى الله إليه : عُقيبُ اصبر أخرجک من دار الحزنِ إلى دارِ الفرح، ومن دارِ الضِّيقِ إلى دارِ السَّعَة.

فلمَّا بلغ السَلْخُ إلى وجهه صاح ، فأوحى اللهُ إليه : عُقيبُ أبكيتَ أهلَ سمائی وأهل أرضی ، وأذهلتَ ملائکتی عن تسبیحی، لَئِنْ صحتَ الثالثةَ لأصبنَّ عليهم العذابَ صبًّا.

فصبرَ حتى سُلِخَ وجهُهُ ، مخافةَ أن يأخذَ قومَهُ العذابُ.

ترجمہ:- ایک آدمی تھا اس کا نام عُقیب تھا۔ وہ ایک پہاڑ پر اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ اس کے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو لوگوں کو مختلف قسم کے عذاب دیتا تھا اور وہ بڑا ظالم تھا۔ عقیب نے کہا: کیا اچھا ہوتا اگر میں اس کی طرف اترتا اور اس کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا۔ یہ میرے زیادہ لائق ہے۔

چنانچہ وہ پہاڑ سے اترا اور اس سے کہا کہ ارے خدا سے ڈرو!

تو اس کو ظالم نے کہا: اے کتے تیرے جیسا شخص مجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم کرتا ہے؟ میں تجھے ایسی سزا دوں گا کہ دنیا بھر میں کسی کو نہیں دی ہوگی۔

چنانچہ اس کے لئے حکم دیا کہ اس کی زندہ حالت میں قدموں سے سر تک کھال اتار دی جائے۔ چنانچہ اس کی کھال اتاری گئی جب اس کی کھال اتر کر پیٹ تک پہنچی تو وہ تھوڑا سا رو دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی: عقیب! صبر کر میں تجھے غم کی دنیا سے نکال کر خوشی کے محل میں لے جاؤں گا اور تنگی کی جگہ سے

نکال کر فراخ جگہ میں لے جاؤں گا۔

پھر جب کھال اترتے اترتے چہرہ تک اتر گئی تو اس کی چیخ نکل گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اسکو وحی فرمائی: عقیب! تو نے میرے آسمان والوں اور میری زمین والوں کو رلا دیا ہے تو نے میرے فرشتوں کو میری تسبیح سے غفلت میں ڈال دیا ہے۔ اگر تو نے تیسری مرتبہ فریاد کی تو میں اس قوم پر زبردست عذاب ڈال دوں گا۔ حتیٰ کہ اس کے چہرے سے بھی کھال اتار دی گئی، تب بھی اس نے صبر کیا۔ اس خوف سے کہ اس کی قوم پر عذاب نہ آئے۔

تین اسرائیلیوں کے صبر کا واقعہ

(۱۰۱)......حضرت فضیل بن عیاضؒ سے مروی ہے۔

أنه سُئلَ عن الأمرِ والنهي فلم يأمرُ بذلک، ثم قال: إن صبرتَ كما صبرَ الإسرائيلي فنعم.

قيل له: وكيف كان الإسرائيلي؟

قال: كانِ ثلاثةُ نفر، فاجتمعوا فقالوا: إن هذا الرجلَ يفعلُ ويفعلُ ـــ يعنون ملكهم ـ ثم قالوا: يأتيه واحدٌ منا فيخلو به في السّرِ فيأمرهُ وينهاه.

فذهبَ واحدٌ منهم، فدخلَ عليه، فأمره ونهاه، فقال: ألا أراکَ ها هنا؟!

فأُمِرَ به فحبُس.

فبلغَ الخبرُ الآخَرَيْنَ، فقالا: الآن وجب – فجاءه واحد منهما فقال: ياهذا، جاء کَ رجلٌ فأمرک ونهاک، فأمرتَ به فحُبس.

فقال: ألا أراک إلا صاحبَهُ؟! أما إني لا أفعلُ بک ما فعلتُ به!

فأمِرَ به ، فضُربَ حتى قُتل!

فجاء الخبرُ إلى الثالثِ فقال : الآن وجب.

فأتاهُ فقال له: ياهذا جاءک رجلٌ فأمرکَ ونهاک فجستهٔ ، وجاءک الآخر فضربتهٔ حتي قتلته!

فقال: ألا أراک إلا صاحبه ؟ أما إني أصنعُ بک ما صنعت به.

فأمرَ به فضُرِبَ وتدٌ في أذنهِ في الأرضِ في الشمس ، فحرُّ الشمسِ من فوقه ومن تحته ، فأرادوه على أن يتكلَّم بشيءٍ ، أي شبعهَ الاعتذارِ إلى الملک : فأبى.

قال أبو يزيد قال بعضهم : وأحدُكم لو انتُهِرَ لقال: جعلني الله فدائک!.

ترجمہ:- ان سے امرونہی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس کا حکم نہ دیا پھر فرمایا: اگر تم ایسا صبر کرو جیسا اسرائیلی نے کیا تو ٹھیک ہے۔

آپ سے پوچھا گیا اسرائیلی کا صبر کیسے تھا؟

فرمایا: تین آدمی تھے۔ جمع ہوئے پھر کہا کہ یہ آدمی ایسا اور ایسا غلط کام کرتا ہے۔ ان کی اس سے مراد ان کا بادشاہ تھا، پھر انہوں نے کہا کہ اس کے پاس ہم میں سے ہر ایک اکیلا اکیلا جائے اور تنہائی میں اس سے ملے اور اس کو امر اور نہی کرے تو ان میں سے ایک شخص گیا اور دربار میں پہنچ کر اس کو حکم کیا اور نہی کی تو بادشاہ نے کہا میں تجھے یہاں نہیں دیکھنا چاہتا تو اس کے لئے قید کا حکم کر دیا گیا۔ جب یہ خبر باقی دو کو پہنچی تو انہوں نے کہا اب امرونہی واجب ہوگئی۔ پھر ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس گیا اور کہا ارے تیرے پاس ایک آدمی آیا تھا اور تجھے امر اور نہی کی تھی لیکن تو نے اس کے لئے قید کا حکم کر دیا۔

تو اس نے کہا: میں تجھے اس کا ساتھی سمجھتا ہوں۔ میں تیرے ساتھ وہ سلوک

نہیں کروں گا جو اس کے ساتھ کیا ہے۔ پھر اس کے لئے قتل کا حکم دیا اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ جب یہ خبر تیسرے کو پہنچی تو اس نے کہا اب تبلیغ واجب ہو گئی پھر وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور کہا ارے تیرے پاس ایک آدمی آیا تھا اس نے تجھے امر اور نہی کی تو تو نے اس کو قید کر ڈالا دوسرا آیا تو تو نے اس کو قتل کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: میرا خیال ہے تو بھی اس کا ساتھی ہے۔ میں تیرے ساتھ وہ سلوک نہیں کروں گا جو اس کے ساتھ کیا تھا پھر اس کے لئے حکم دیا تو اس کے لئے دھوپ میں زمین پر اس کے کانوں میں میخیں لگا دی گئیں تو سورج کی تپش اس کو اوپر اور نیچے سے پہنچتی تھی۔ ان کا مقصد تھا کہ یہ کوئی بات کر کے بادشاہ سے معذرت کر لے گا لیکن اس نے انکار کر دیا۔

حضرت ابو یزید جنہوں نے اس بات کو حضرت فضیلؒ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ان تینوں ساتھیوں میں سے ایک نے کہا تھا۔ اگر تم میں سے کسی ایک کو تکلیف پہنچائی جائے تو وہ یہ دعا کرے۔ جَعَلَنِیَ اللّٰہُ فِدَائَکَ. (اللہ مجھے تجھ پر قربان کرے)

ایک شخص کے صبر کی حکایت

(۱۰۲)......حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں:

أن الحجاج قطعَ يدَ رجلٍ ورِجلَهُ ، ثم أمِرَ به أن يُحملَ إلى الكوفةِ فيُصلبَ على بابه.

قال: فحُملَ في سفينة ، حتى إذا قاربوا الكوفة ، وكان فيهم رجلٌ كأنه سمعَ خشخشةً ، فقال: مالكم؟

قالوا: هذا الموضع الذی أمرنا فيه بصلبک ، فنخافُ أن تُلقی نفسک فی الماء.

قال: أنا ألقي نفسي ؟ فو الله إن الذبابَ ليقعُ علي يدي أو رجلي فأكره أن أحكّهُ مخافة أن أعين علي نفسي!

قال: وسمعوه يدعو: اللّٰهُمَّ إني أعوذُبک أن أفرَّ من بأسِ الناس إلي بأسک ، وأعوذُبک أن أجعلَ فتنةَ الناسِ كعذابک ، وأعوذُبک أن يری الناسُ فيّ خيرًا ، ولا خيرَ فيَّ. اللهم أرِدْبي خيرًا وافعلهُ بي ، إنک فعّالٌ لما تريد.

ترجمہ:-حجاج بن یوسف نے ایک آدمی کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے۔پھر حکم دیا کہ اس کوکوفہ کے دروازے پر سولی لٹکا دیا جائے۔

چنانچہ اس کو کشتی میں سوار کیا جب کوفہ کے قریب پہنچے تو آدمی نے کچھ کھسکھساہٹ سنی تو پوچھا: کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمیں تمہیں سولی لٹکانے کا حکم دیا گیا ہے۔ہمیں ڈر ہے کہ تم چھلانگ لگا کر پانی میں خودکشی نہ کرلو،تو اس نے کہا: میں خودکشی کرلوں گا؟ خدا کی قسم!مکھی میرے ہاتھ پر یا پاؤں پر بیٹھتی ہے تو میں اس کو ہٹانا بھی پسند نہیں کرتا تاکہ میری اپنے نفس کے لئے مدد نہ ہو۔

چنانچہ انہوں نے اس سے یہ دعا کرتے ہوئے بھی سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَفِرَّ مِنْ بَاْسِ النَّاسِ اِلٰی بَاْسِکَ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَجْعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِکَ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ يَّرَی النَّاسُ فِيَّ خَيْرًا وَلَا خَيْرَ فِيَّ اَللّٰهُمَّ اَرِدْبِیْ خَيْرًا وَافْعَلْهُ بِیْ اِنَّکَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيْدُ.

ترجمہ:۔اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ لوگوں کی تکلیف دہی سے بھاگ کر تیرے عذاب تک پہنچوں اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں لوگوں سے پہنچی ہوئی مصیبت کو تیرے عذاب کی طرح کرڈالوں اور میں آپ کے ساتھ

اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ لوگ مجھ میں خیر دیکھیں اور مجھ میں خیر نہ ہو۔ اے اللہ! میرے ساتھ خیر کا ارادہ فرما اور میرے ساتھ خیر فرما بیشک تو اپنی مرضی کرتا ہے۔

اسرائیلی خاتون کے سات بیٹوں کے قتل پر صبر کی عجیب حکایت

(۱۰۳)...... حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں:

سـألـه بعض أهل الطُّرّار فقال : يا أبا عبدالله ، هل سمعتَ ببلاءٍ أو عذابٍ أشدَّ مما نحنُ فيه؟

قـال: أنتم لـو نـظرتم إلى ماأنتم فيه وإلى ما خلا ، لكأنَّ ما أنتم فيه مثلُ الدخانِ عند النار!

ثم قال: أُتى بامرأةٍ من بنى إسرائيل يقال لها سارةُ وسبعةِ. بنينَ لها إلى ملكٍ كان يفتنُ الناسَ على أكلِ لحمِ الخنازير. فدعا أكبرهم ، فقُرّبَ إليه لحمُ الخنزير فقال: كُلْ . فقال: ما كنتُ لآكلَ شيئاً حرَّمه الله عليَّ أبدًا!

فأُمِرَ به فقطعت يداهُ ورجلاه ، وقطَّعهُ عضواً عضواً حتى قتله.

ثـم دعا بالذى يليه فقال: كلْ. فقال: ما كنتُ لآكلَ شيئًاحرَّمه الله عليَّ.

فأمرَ بقِدْرٍ من نحاس ، فملئت زفتاً ، أُغليت ، حتى إذا غلتْ ألقاهِ فيها.

ثم دعا بالذى يليه فقال : كُلْ.

فقال: أنت أذلُّ وأقلُّ وأهونُ على الله من أن آكلَ شيئاً حرَّمهُ الله عليَّ.

فضحكَ الملكُ ثم قال: أتدرون ما أراد بشتمه إياى؟ أراد أن يُغضبنى فأُعجِّل فى قتله، وليخطئنَّه ذلك.

فأمِرَ به، فَحُزَّ جلدُ عنقه، ثم أمِرَ به أن يُسلَخَ جلدُ رأسِهِ ووجهه. فسُلِخَ سلخاً.

فلم يزل يقتلُ كلّ واحدٍ منهم بلون من العذاب، غيرِ قَتْلِ أخيه، حتى بقى أصغرُهم. فالتفتَ إليه وإلى أمِّه، فقال لها: لقد أويتُ لك ممّا رأيت، فانطلقى بابنكِ هذا فاخلى به وأريديه على أن يأكل لقمةً واحدةً فيعيشَ لك.

قالت: نعم. فخلتْ به فقالت: أىْ بنىَّ، اعلمْ أنه كان لى على كلِّ رجلٍ من إخوتك حقٌّ. ولى عليك حقّان، وذلك أنى أرضعتُ كلَّ رجل منهم حولين حولين، فمات أبوك وأنت حَبَلٌ فنُفستُ بك، فأرضعتُكَ ـ لضعفك ورحمتى إياك ـ أربعة أحوال، فلى عليك حقّان: فأسألك بالله وحقِّى عليك لما صبرتَ ولم تأكلْ شيئاً مما حرَّمَ الله عليك، ولا ألفينَّ إخوتك يوم القيامةِ ولستَ معهم.

فقال: الحمدُ لله الذى أسمعنى هذا منكِ، فإنما كنتُ أخافُ أن تُريدينى على أن آكلَ ما حرَّم الله علىّ.

فأمره الملك أن يأكل، فقال: ما كنتُ لآكلَ شيئاً حرَّمه الله تعالى علىّ.

فقتله، وألحقه بإخوته، وقال لأمِّهم: إنى لأجدنى أربى لكِ ممّا رأيتِ اليومِ ويحكِ! فكلى لقمةً، ثم أصْنَعُ بكِ ما شئتِ، وأعطيكَ ما أحببتِ تعيشى به.

فقالت: أجمعُ ثُكلَ وُلْدي ومعصيةَ الله؟ فلو حييتُ بعدهم ماأردت ذلك، وما كنتُ لآكلَ شيئاً ممّا حرّمه الله عليّ أبدًا.

فقتلها، وألحقها ببنيها.

ترجمہ:- مجھ سے ایک شخص نے پوچھا جس کے ہاتھ جھڑ چکے تھے اور کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے کوئی اس سے بڑی مصیبت یا عذاب سنا ہے۔ جس میں ہم مبتلا ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم غور کرو اپنی مصیبت کے متعلق اور گذشتہ لوگوں کی مصیبتوں کے متعلق تو تمہاری مثال آگ کے مقابلہ میں دھویں کی سی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت کو پیش کیا گیا۔ اس کا نام سارہ تھا اور اس کے سات بیٹے بھی بادشاہ کے سامنے پیش کئے گئے۔ یہ بادشاہ لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانے کے امتحان میں ڈالتا تھا، چنانچہ اس نے ان میں سے سب سے بڑے بیٹے کو بلایا اور اس کے سامنے خنزیر کا گوشت رکھا اور کہا اس کو کھاؤ۔ اس نے کہا: میں ایسی چیز کھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جس کو اللہ نے مجھ پر ہمیشہ کے لئے حرام کیا ہے۔

بادشاہ نے اس کے لئے سزا کا حکم دیا تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور اس کو ایک ایک عضو کر کے کاٹا، حتیٰ کہ قتل کر دیا۔

پھر اس سے چھوٹے کو بلایا اور کہا: تم کھاؤ تو اس نے کہا: میں بھی ایسی شے نہیں کھاتا جس کو اللہ نے مجھ پر حرام کیا ہے تو اس نے تانبے کی ایک دیگ کا حکم دیا۔ جس کو رال سے بھر دیا گیا پھر اس کو کھولایا گیا جب وہ کھول گئی تو اس کو اس میں ڈال دیا۔

پھر اس سے چھوٹے کو بلایا اور کہا: تم کھاؤ۔

اس نے کہا: تم زیادہ کمزور اور قلیل اور حقیر ہو۔ اللہ کے سامنے کہ میں تمہارے کہنے پر ایسی چیز کھاؤں، جس کو اللہ نے مجھ پر حرام قرار دیا ہے۔

تو بادشاہ ہنس پڑا اور کہا تم جانتے ہو۔ اس کا مجھے گالی دینے کا کیا مقصد ہے؟ یہ مجھے غصہ آلود کر کے چاہتا ہے کہ میں اس کو جلدی سے قتل کر دوں لیکن میں اس کے ارادہ کو غلط ثابت کر دوں گا، پھر اس کے لئے بادشاہ نے حکم دیا تو اس کی گردن کی کھال اتاری گئی، پھر اس کے لئے حکم دیا کہ اس کے سر اور منہ کی کھال بھی اتار دی جائے تو اس طرح اس کی کھال اتارتا رہا۔ اسی طرح سے وہ مختلف عذاب دے کر کے ان میں سے ہر ایک کو قتل کرتا رہا۔ حتی کہ ان سب سے چھوٹا بھائی بچ گیا تو بادشاہ اس کی طرف اور اس کی ماں کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی ماں سے کہا کہ تو نے دیکھا میں نے تیرے ساتھ کیا حشر کیا ہے؟ اپنے بیٹے کو لے جا اور تنہائی میں صرف ایک لقمہ کھانے پر آمادہ کرتا کہ یہ تمہارے لئے زندہ رہے۔

اس نے کہا: اچھی بات ہے، پھر وہ اپنے بیٹے کو تنہائی میں لے گئی اور کہا اے بیٹے! یہ بات ذہن نشین رکھو کہ تیرے بھائیوں میں سے ہر ایک پر میرا ایک حق تھا اور تجھ پر میرے دو حق ہیں کیونکہ میں نے تیرے بھائیوں میں سے ہر ایک کو دو دو سال دودھ پلایا تھا۔ جب تیرا باپ فوت ہوا تھا تو تُو حمل میں تھا۔ میں نے تیری بڑی فکر کی۔ تیری کمزوری اور میری تیرے ساتھ شفقت کی وجہ سے میں نے تجھے چار سال تک دودھ پلایا ہے۔ اس لئے میرے تجھ پر دو حق ہیں (ماں کا بھی باپ کا بھی) میں تجھے اللہ کا واسطہ اور تجھ پر اپنے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے مطالبہ کرتی ہوں کہ اللہ تعالی نے جو چیز تجھ پر حرام کی ہے اس کو مت کھانا ورنہ میں قیامت کے دن جب تیرے بھائیوں سے ملاقات کروں گی تو تو ان میں شامل نہیں ہوگا۔

تو اس نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے مجھے تجھ سے یہ بات سنوائی۔ مجھے ڈر تھا کہ تم مجھ سے مطالبہ کرو گی کہ میں وہ کھاؤں جو اللہ نے مجھ پر حرام کیا ہے۔

پھر وہ اپنے بیٹے کو بادشاہ کے پاس لے گئی اور کہا یہ لو۔ میں نے اپنی بات

کردی ہے اوراس کو سمجھا دیا ہے۔

تو بادشاہ نے اس کو کھانے کا حکم دیا تو اس نے کہا: میں تو ایسی کوئی چیز نہیں کھاؤں گا جو اللہ نے مجھ پر حرام کی ہے۔

تو اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اور اس کے بھائیوں کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس نے اس کی ماں سے کہا: میں تجھے آج کے صدمہ میں گنجائش دینا چاہتا ہوں تو تباہ ہو جائے تو ہی ایک لقمہ کھالے، پھر جو تو چاہے گی میں تیرے ساتھ وہی کروں گا اور تجھے وہ کچھ دوں گا جو تو پسند کرے گی تا کہ تو عیش سے زندگی گزار سکے۔

وہ کہنے لگی: میں اپنی اولاد کی اموات کو اور اللہ کی نافرمانی کو جمع کروں؟ اس کے بعد میرا ابھی زندہ رہنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میں ایسی کوئی چیز نہیں کھاؤں گی جو اللہ نے مجھ پر ہمیشہ کے لئے حرام کی ہے۔

تو اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اور اس کے بیٹوں کے ساتھ ملا دیا۔

حضور ﷺ کی طرف سے دکھیاروں کی تسلی

(۱۰۴)...... حضرت ابوعبدالرحمٰن مغازلی ؒ فرماتے ہیں:

دخلت على رجلٍ مبتلى بالحجاز ، فقلت: كيف تجدك؟

قال: أجدُ عافيته أكثرَ مما ابتلاني به ، وأجدُ نِعَمَهُ عليّ أكثرَ من أنْ أحصيها.

فقلت: أتجدُ لما أنتَ فيه ألمًا شديداً؟

فبكى ثم قال: سلا بنفسي عن ألمِ ما بي ماوعدَ عليه سيّدي أهلَ الصبرِ من كمالِ الأجور في شدّةِ يومٍ عسير.

قال: ثم غُشي عليه ، فمكثَ مليًّا ، ثم أفاقَ فقال : إني لأحسبُ أن لأهلِ الصبرِ عند الله غدًا في القيامة مَقاماً شريفاً لايتقدّمهُ من

ثواب الأعمال شیء ، إلا ما کان من الرِّضا عن اللہ جلَّ وعزَّ.

ترجمہ:۔ میں حجاز میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جو مصیبت میں مبتلا تھا۔ میں نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا اس کی عافیت اس دکھ سے زیادہ ہے جس میں اس نے مجھے مبتلا کیا اور اس نے اتنی نعمتیں مجھ پر فرمائی ہیں جو شمار سے بھی زیادہ ہیں۔

میں نے کہا: جس دکھ میں تم مبتلا ہو کیا اس کا درد زیادہ ہو رہا ہے؟

تو وہ رو پڑا پھر کہا کہ جس دکھ کا مجھے درد ہے۔ صبر کرنے والوں کے سردار نے سختی کے دنوں میں کمال اجور کا جو وعدہ دیا ہے۔ اس نے میرے نفس کو تسلی دے دی ہے۔

پھر اس پر غشی چھا گئی اور کچھ دیر اسی حالت میں رہا، پھر اس کو افاقہ ہوا تو کہا میرا خیال ہے کہ صبر والوں کے لئے اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بڑا مرتبہ ہوگا کہ کچھ بھی اعمال کا ثواب اس سے سبقت نہیں کر سکے گا۔ ہاں جس کو اللہ عزوجل خود دینا چاہے۔

صبر کے لئے چند اشعار

(۱۰۵)......امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: شیخ اہل حجاز ابو جعفر اموی نے میرے سامنے ایک دیہاتی کے لئے شعر کہے:

علیک بتقوی اللہ واقنعْ برزقِہِ فخیرُ عبادِ اللہ من ھو قانع
ولا تُلْھِکَ الدنیا ولا طمعٌ بھا فقد أھلَکَ المغرورَ فیھا المطامع
وصبرًا علی نوباتِ ماناب واعترفْ فما یستوی عبدٌ صبورٌ وجازعُ
ألم ترَ أھلَ الصبرِ یُجْزَوْا بصبرِھم بما صبروا واللہُ راءٍ وسامع
ومن لم یکن فی نعمۃِ اللہ عندہ سوی ما حوتْ یوماً علیہ الأضالعُ

فقد ضاعَ فی الدنیا وخُیِّب سعیُه   ولیس لرزقٍ ساقهُ اللہ مانع

ترجمہ:-

(۱) اپنے اوپر اللہ سے ڈرنے کو لازم کرلو اور اس کے رزق پر قناعت کرو کیونکہ اللہ کے بہترین بندوں میں سے وہ شخص ہے جو قناعت پسند ہے۔

(۲) تجھے دنیا لہو ولعب میں مبتلا نہ کرے اور نہ طمع میں مبتلا کرے، کیونکہ لالچ نے دنیا سے فریب خوردہ کو ہلاک کر دیا ہے۔

(۳) جو مصیبتیں آئیں اس پر صبر کرو اور قصور کا اعتراف کرو کیونکہ صبر کرنے والا آدمی اور ہائے ہائے کرنے والا برابر نہیں ہوسکتا۔

(۴) تم نے صبر والوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو ان کے صبر کی جزادی گئی اور اللہ دیکھنے سننے والا ہے۔

(۵) اور جو شخص اپنے تئیں اللہ کی نعمت میں نہ ہو تو اس کے لئے وہ دن اور یہ زندگی برابر ہے، جس میں اس کی پسلیاں آر پار ہو جائیں گی۔

(۶) وہ دنیا میں ضائع ہو گیا اور اس کی نعمت بے کار ہو گئی اور اللہ جو رزق دینا چاہتا ہے اس کے رزق کو کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

صابر کی خوبیاں

(۱۰۶)...... امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: میرے سامنے قریش کے ایک آدمی نے یہ شعر کہے:

الخلقُ للخالقِ والشکرُ للـ   منعمِ والتسلیمُ للقادر

وخالصُ البرِّ ومحضُ التُّقٰی   والورعُ الصادق للصابر

ترجمہ:-

مخلوق خالق کے لئے ہے اور شکر منعم کے لئے اور پیروی قادر کے لئے ہے اور

خالص نیکی اور خالص تقویٰ اور سچی پرہیز گاری صابر کے لئے ہے۔

ایک گھڑی کے صبر کا صلہ

(۱۰۷)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

إنما يصيبُ الإنسانُ الخيرَ في صبرِ ساعة.

ترجمہ:۔انسان ایک گھڑی کے صبر کے بدلہ میں بہت سی خیر کو پہنچ جاتا ہے۔

دائمی صبر گناہوں کو مٹا دیتا ہے

(۱۰۸)......حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ما يزالُ البلاءُ بالمؤمنِ والمؤمنةِ في جسدهٖ وفي ولده، حتى يلقى الله يومَ القيامة وما عليها من خطيئة). (۱۰۸)

ترجمہ:۔مومن اور مومنہ کے جسم میں اور اس کی اولاد میں مصیبت لگی رہتی ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن ملے گا تو اس پر (اس بلا پر صبر کے اجر کے طور پر) کوئی گناہ باقی نہیں ہوگا۔

(فائدہ) یہ حدیث شروع کتاب میں گزر چکی ہے، امام ابن ابی الدنیا کے

---

(۱۰۸) رواه الترمذي في جامعه، كتاب الزهد، باب ما جاء في الصبر على البلاء ۴/۶۰۲ رقم ۲۳۹۹ وقال: حديث حسن صحيح، والحاكم في المستدرك ۴/۳۱۴ وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي، والبيهقي في شعب الإيمان ۷/۱۵۸ رقم ۹۸۳۶، وأبو نعيم في الحلية ۷/۹۱، والمؤلف في كتابه المرض والكفارات ص ۴۸ رقم ۴۰، والإمام البخاري في الأدب المفرد ص ۱۷۴ رقم ۴۹۴ والذي يليه، وابن أبي شيبة في المصنف ۳/۲۳۱، والديلمي في الفردوس ۵/۱۰۲ رقم ۷۶۰۰، وبدايته في المصادر الثلاثة الأخيرة: (لا يزال ......).

دوبارہ لانے کی وجہ سے پھر اس کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

جنت میں سب سے پہلے جانے والے

(۱۰۹)......حدیث: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أولُ مَنْ يدْعى إلى الجنةِ الذين يَحمدون اللّٰه على السرّاء والضرّاء)

ترجمہ:- سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور غمی میں اللہ کی حمد بجالاتے ہوں گے۔

(۱۱۰)......حضرت حبان بن ابی جبلہؒ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فصبرٌ جميلٌ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد وہ صبر ہے جس میں کوئی شکوہ شکایت نہ ہو۔

(فائدہ) حضرت حبان بن ابی جبلہ صحابہ کے شاگرد ہیں ۱۲۲ھ میں وفات ہوئی۔

---

(۱۰۹)رواه الحاكم بالسند نفسه في المستدرك ۱/۵۰۲ وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي . والطبراني في المعجم الكبير ۱۲/۱۹ رقم ۱۲۳۴۵ ، والصغير ۱/۱۰۳ ، والبيهقي في شعب الإيمان ۴/۹۰ ــ ۹۱ رقم ۴۳۷۳ والذي يليه ، ۴/۱۱۵ ــ ۱۱۶ رقم ۴۴۸۳ والذي يليه ، وأبو نعيم في الحلية ۵/۶۹ ، والديلمي في الفردوس ۱/۱۶ رقم ۱۴ (وبدايته : أول ما يدعى إلى الجنة).

وقال في مجمع الزوائد (۱۰/۹۸): رواه الطبراني في الثلاثة بأسانيد ، وفي أحدها قيس بن الربيع ، وثقه شعبة والثوري وغيرهما ، وضعّفه يحيى القطان وغيره ، وبقية رجاله رجال الصحيح ، ورواه البزار بنحوه وإسناده حسن . اهـ. وقد سبق القول أن الحاكم صححه ووافقه الذهبي.

صبر مصیبت کے بقدر اترتا ہے

(۱۱۱)......حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(الصبرُ یأتی من اللهِ العبدَ علی قدرِ المصیبة).

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے لئے مصیبت کے بقدر صبر نازل ہوتا ہے۔

اخیر زمانہ میں امت پر ٹوٹنے والے مصائب

(۱۱۲)......حضرت عصمت بن ابی حکیمؓ فرماتے ہیں کہ:

بکی رسولُ اللهِ ﷺ فقلنا: ما الذی أبکاکَ یا رسولَ الله؟

قال: ذکرتُ آخرَ أمتی وما یلقونَ من البلاء، فالصابرُ منهم یجیئ وله أجرُ شهیدین. (۱۱۲)

---

(۱۱۱) أورده الحافظ المنذری فی الترغیب والترهیب ۶۴/۳ بلفظ: (إن المعونة تأتی من الله علی قدر المؤونة، وإن الصبر یأتی من الله علی قدر البلاء) وقال: رواه البزار، ورواته محتج بهم فی الصحیح إلا طارق بن عمار ففیه کلام قریب، ولم یترک، والحدیث غریب.

ورواه البخاری فی التاریخ الکبیر ۳۵۵/۴ رقم ۳۱۲۴ فی ترجمة: طارق بن عمار، قال علی حدثنا معلی بن منصور، حدثنا عبدالعزیز بن محمد، حدثنی طارق بن عمار، عن أبی الزناد، عن الأعرج، عن أبی هریرة، عن النبی ﷺ: (الصبر یأتی علی قدر البلاء) وقال أصبغ: حدثنا الدراوردی، عن عباد و طارق عن أبی الزناد، ولا یتابع علیه.

کما أورده الحافظ الذهبی فی میزان الاعتدال ۱۳۹/۴ - ۱۴۰ رقم ۸۶۳۶ فی ترجمة معاویة بن یحیی بلفظ: (أي المعونة من الله علی قدر المؤونة، وإن الصبر یأتی علی قدر المعصیبة).

وأورد المحدث العجلونی عدة روایات متشابهة للحدیث فی کشف الخفاء ۲۵۴/۱.

(۱۱۲) روایة أخری للحدیث الوارد فی الفقرة (۷۶) وسبق التعلیق علیه هناک.

ترجمہ:- جناب رسول اللہ ﷺ رو پڑے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے رلایا ہے۔ فرمایا: میں نے اپنی امت کے آخری زمانہ کو یاد کیا اور ان پر اترنے والی بلا کو (تو رو پڑا) ان میں سے صبر کرنے والا جب (قیامت کے دن) آئے گا تو اس کو دو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

یہ حدیث: فقرہ نمبر ٦٧ کے تحت گزر چکی ہے۔

صبر کی حقیقت

(١١٣)...... حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ اعترافُ العبدِ للهِ بما أصابَهُ منه، واحتسابُه عند اللهِ رجاءَ ثوابه . وقد يجزعُ الرجلُ وهو متجلِّدٌ لا يُرى منه إلا الصبر. (١١٣)

ترجمہ:- صبر آدمی کا اللہ کے لئے اعتراف ہے جو اس کو اس کی طرف سے بطور دکھ کے پہنچتا ہے اور اس کا اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھنا اس کو فائدہ پہنچاتا ہے اور آدمی کبھی گھبرا جاتا ہے جبکہ وہ صبر کرنے والا ہوتا ہے اور اس سے صبر ہی نظر آتا ہے۔

صبر کی پہچان

(١١٤)...... حضرت یونس بن یزیدؒ فرماتے ہیں:

سألتُ ربيعة بن أبي عبدالرحمن. ما منتهى الصبر؟

قال : أن يكونَ يومَ تُصيبهُ المصيبةُ مثلَهُ قبلَها!

---

(١١٣) تفسير ابن كثير ١ /٨٧، عدة الصابرين ص ١٢٧، الزهد لابن المبارك (رواية نعيم بن حماد) ص٢٨ رقم ١١١. وأورده السيوطي في الدر المنثور ١٢٨/١ من تخريج ابن أبي الدنيا في كتاب العزاء وابن أبي حاتم. ويرد بأطول من هذا في الفقرة. (١٨٨)

ترجمہ:- میں نے حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے پوچھا کہ منتہائے صبر کیا ہے؟ فرمایا کہ جس دن آدمی کو مصیبت پہنچے اس کا وہ دن پہلے والے دن کی طرح ہو۔

فاصبر صبرًا جمیلا کی تفسیر

(۱۱۵)......حضرت قیس بن حجاج اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فاصبر صبراً جمیلا" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مصیبت والا قوم میں ایسا ہو کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس کو کیا دکھ ہے۔

(فائدہ) قیس بن حجاج بہت صالح آدمی تھے ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے حدیث لی ہے۔ ان کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابن حجر نے صدوق کہا ہے۔ وفات ۱۲۹ھ میں ہوئی۔

فصبر جمیل کی تفسیر

(۱۱۶)......حضرت عمرو بن قیس الملائی "فصبر جمیل" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مصیبت پر راضی رہنا اور سرِ تسلیم خم کرنا صبر جمیل ہے۔

کظیم کا ترجمہ

(۱۱۷)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

الکظیم : الصبور. (۱۱۷)

ترجمہ:- کظیم صبر کرنے والے کو کہتے ہیں۔

صبر کڑوا ہے

(۱۱۸)......حضرت خالد بن خداش فرماتے ہیں: ہم سے حضرت صالح المری

---

(۱۱۷) عدۃ الصابرین ص ۱۲۷. وقد یفسِّرہ قول قتادۃ رحمہ اللہ: یردِّد حزنہ فی جوفہ ولم یتکلم بسوء. تفسیر الطبری ۱۳/۲۷.

نے فرمایا:

لو کان الصبرُ حلوًا ما قالَ اللهُ عزوجلَّ لنبیِّه ﷺ: ﴿اصْبِرْ﴾ ولکن الصبرَ مُرّ. (۱۱۸)

ترجمہ:۔اگر صبر میٹھا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے نہ فرماتے اِصْبِرْ (صبر کر) لیکن صبر کڑوا ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ کی تفسیر

(۱۱۹)......حضرت مجاہد (فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللهِ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وَعْدَ اللهِ سے مراد صابرین کے لئے ان کا ثواب ہے۔

جاہل صبر کے ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں

(۱۲۰)......حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں:

سبَّ رجلٌ رجلًا من الصدر الأول، فقام الرجلُ وهو يمسحُ العرقَ عن وجهه، وهو يتلو: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾.

قال الحسن: عَقِلَها واللهِ فهمها إذا ضيَّعها الجاهلون. (۱۲۰)

ترجمہ:۔پہلی صدی میں ایک شخص نے دوسرے کو گالی دی تو دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اپنے چہرہ سے پسینہ کو پونچھ کر یہ آیت پڑھی۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ﴾. (سورة الشوریٰ: ۴۳)

ترجمہ:۔اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یہ البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

---

(۱۱۸) حلية الأولياء ۱۷۱/۶.

(۱۲۰) الزهد للحسن البصري ص ۱۲۲.

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس آیت کو سمجھتا تھا اور اس کی فہم رکھتا تھا، جبکہ اس کو جاہل لوگ ضائع کر دیتے ہیں۔

صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار عبادت ہے

(۱۲۱)...... حضرت محمد سوقہ فرماتے ہیں کہ یہ بات معروف تھی کہ صبر کے ساتھ فراوانی کے ایام کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

(فائدہ) یہ محمد بن سوقہ غَنوِی ابو بکر تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ اور حضرت ابو الطفیلؓ کی زیارت کی ہے۔ یہ عام طور پر کبار تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

(فائدہ) اس روایت کو مصنف نے اپنی دوسری کتاب الفرج بعد الشدۃ ص ۱۹۔۲۰ نمبر ا میں مرفوعاً روایت کیا ہے اور اس کے بعد یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں۔

وَمَنْ رَضِيَ بالقليل مِن الرزق رضي الله عنه بالقليل من العمل.

ترجمہ:- اور جو شخص تھوڑے سے رزق پر راضی ہو گیا اللہ تعالی اس سے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔

حجاج جیسے خون کے پیاسے

(۱۲۲)...... حضرت ابو بکر بن عیاش اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

كانَ حُطيطٌ زيّاتاً ، وكان شاباً أبيض ، فأتى الحجاجَ فقال : أما تستحي تكذبُ وأنتَ أمير ؟ تزعمُ أنهُ لا يحلُّ تركُ عاصٍ ، وهؤلاء بنو عمِّك حولكَ كلُّهم عُصاةِ ؟ أليس كذلك ؟۔ يقولُ لِمن حوله۔

فقالوا كلُّهم : اسقِنادَمَهُ!.

ترجمہ:- کہ حضرت حطیطؒ تیل بیچتے تھے اور گورے رنگ کے جوان تھے۔ آپ حجاج بن یوسف کے پاس گئے اور فرمایا: تمہیں حیا نہیں آتی۔ گورنر ہو کر جھوٹ

بولتے ہو؟ تیرا خیال ہے کہ کسی گناہ گار کو چھوڑنا حلال نہیں اور یہ تیرے چچا زاد تیرے آس پاس سب گناہ گاروں کا ٹولہ ہے۔ (پھر اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) کیا ایسا نہیں ہے؟ تو ان سب نے جواب میں حجاج سے مطالبہ کیا کہ ہمیں اس کا خون پلادو۔ (یعنی اس کو قتل کردو)۔

حضرت حطیطؒ پر ظلم کی داستان

(۱۲۳)......حضرت عمر بن قیس فرماتے ہیں:

لمّا أُتی الحجاجُ بحطیط الزیات، قال له أحروریٌّ أنت؟

قال ما أنا بحروری، ولکنّی عاهدتُ الله أن أجاهدکَ بیدی وبلسانی وبقلبی.

فأما یدی فقد قُتّها.

وأما لسانی فهذا تسمعُ مایقول.

وأما قلبی فالله أعلمُ بما فیه.

قال: فوثبَ حوشب ـ صاحبُ شُرَطه ـ فسارَّهُ بشیء .

قال: یقول له حطیط لا تسمعُ منه ، فإنّه غاشٌ لکَ.

قال : فقال له الحجاج ما تقولُ فی أبی بکرٍ وعمر رحمهما الله؟

فقال: أقولُ فیهما خیرًا.

قال: ماتقولُ فی عثمان رحمه الله؟

قال: ما ولدتُ إذ ذاکَ.

فقال له الحجاج : یا ابنَ اللخناء! ولدت فی زمنِ أبی بکر و عمرَ ولم تولدْ فی زمنِ عثمان ؟

فقال له حطيط يا ابن اللخناءِ لا تعجلْ ! إني وجدتُ الناس اجتمعوا على أبي بكرٍ وعمرَ فقلتُ بقولِهم ، واختلفوا في عثمانَ فوسعني السكوت.

فوثب مَعَدٌّ ـ صاحبُ عذاب الحجاج ـ فقال : إن رأى الأميرُ أنْ يدفعَهُ إليّ ، فوا اللهِ لأُسمعنّكَ صياحَه!

قال: خُذْهُ إليك.

قال: فحمله ، فمكث يعذِّبه ليلتَهُ جمعاءَ ولا يكلِّمه حُطيط ، فلما كان عند الصبحِ دعا بدَهق ، واعتمد على ساقِهِ فكسرها واكتبىٰ عليها.

قال: فقال له حطيط : يا أفسدَ الناسِ وألأمهم ! تكْتَبِي على ساقي (بعد) أي كسرتها ؟ والله لا كلَّمتُك!.

فلما أصبحَ دخلَ على الحجاج ، فقال له الحجاج : ما فعلَ أسيرُك؟

قال: إن رأى الأميرُ أن يأخذه ، فقد أفسدَ عليَّ أهلَ سجني ، يستحبون أن لا يصبروا!!

قال: عليَّ به.

فأُتي به ، فوُضعَ بين يديه.

قال: وإلى جنبِ الحجاج شيخٌ من مشيخةِ أهلِ الشام.

قال : فقال حُطيط للحجاج: كيف رأيت؟

قال إسحاق : يعني قول مَعَدّ لهِ : والله لأسْمِعَنَّك صياحه.

قال: فقال له الحجاج : أتقرأُ من القرآن شيئاً؟

قال: نعم.

قال: فاقرأ.

قال له حطيط : لا ، بل اقرأ أنت.

قال: فقال له الحجاج : اقرأ.

قال حُطيط : لا ، بل اقرأ أنت. كلٌّ ذلك يردُّ عليه.

قال : فقرأ الحجاج : ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا﴾ حتى بلغ إلى قوله: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾.

قال : فقال له حُطيط : قف.

قال: فوقفَ الحجاج ، فقال له حطيط: هو ذا أنت تعذِّبهم.

قال : فقال : عليَّ بالعذاب.

قال: فأُتى بمَسَالٍ، أوسلّاء ، فأمر بها فغُرزتْ فى أنامله ! فقال الشيخ الذى إلى جنبِ الحجاج : تالله ما رأيتُ كاليومِ رجلًا أصبرَ منه.

قال: فقال له حطيط : ان الله يفرغ الصبر على المومنين إفراغا.

قال: فقال الحجاجُ لمَعَدّ: ويحک ! أرحنى منه.

قال: فحملهُ من بين يديه.

قال بعضُ أعوانِ الحجاج : فرحمتُهُ فدنوتُ منه فقلت: هل لک من حاجَة؟

قال: لا ، إلا أن لسانى قد يبسَ فما أستطيعُ أن أذكرَ الله!

ترجمہ:۔جب حضرت حُطیط الزیات کو حجاج بن یوسف کے سامنے پیش کیا گیا تو حجاج نے ان سے پوچھا: کیا تو حروری ہے؟ آپ نے فرمایا: میں حروری نہیں

ہوں لیکن میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ میں تیرے ساتھ اپنے ہاتھ سے اپنی زبان سے اور اپنے دل سے جہاد کروں گا۔

میرے ہاتھوں کو تو تو نے باندھ دیا ہے۔

لیکن میری زبان سے تو سن رہا ہے وہ کیا کہتی ہے۔

اور میرے دل کی حالت کو اللہ جانتا ہے کہ اس میں کیا گزر رہی ہے۔

حجاج کی پولیس کے افسر نے جمپ لگا کر حجاج سے کچھ سرگوشی کی تو حطیط نے حجاج سے کہا: اس کی بات مت سننا یہ تجھے دھوکہ دے رہا ہے۔

تو ان سے حجاج نے کہا: تم حضرت ابوبکر وعمر رحمہما اللہ کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟

آپ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں اچھی بات کہتا ہوں۔

اس نے کہا: عثمانؓ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

آپ نے فرمایا: میں اس وقت پیدا نہیں ہوا تھا۔

حجاج نے آپ سے کہا: اے بدبودار عورت کے بیٹے کیا تم ابوبکر وعمر کے زمانہ میں پیدا ہو گئے تھے اور عثمان کے زمانہ میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ تو اس سے حُطیط نے فرمایا: اے بدبودار عورت کے بیٹے! جلدی نہ کر میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر وعمر پر اجماع کیا ہے تو میں نے ان کی بات کو لے لیا اور حضرت عثمان کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا تو میں نے خاموشی میں وسعت پائی۔

حجاج کی طرف سے عذاب دینے والا معد نامی شخص اچھل کر کھڑا ہوا اور کہا: اگر گورنر کی رائے ہو تو وہ اس کو میرے سپرد کر دے۔ خدا کی قسم! میں آپ کو اس کی چیخیں سناؤں گا۔

حجاج نے کہا: اس کو گرفتار کر لے۔

تو اس نے آپ کو اپنی گرفت میں لیا اور رات بھر عذاب دیتا رہا لیکن حطیط نے اس سے کوئی بات نہ کی۔ جب صبح ہونے کو تھی تو اس نے آپ کی پنڈلیوں کو پیسنے کے لئے دو لکڑیاں منگائیں اور آپ کی پنڈلی کو اذیت دے کر توڑ دیا اور اس کو دہرا کر دیا۔

تو اس سے حضرت حطیطؒ نے فرمایا: اے لوگوں میں سب سے بگڑے ہوئے اور سب سے گھٹیا! میری پنڈلی کو توڑنے کے بعد اس کو دہرا کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میں تیرے ساتھ بات نہیں کروں گا۔

جب صبح ہوئی تو وہ حجاج کے پاس گیا تو حجاج نے اس سے کہا: تیرے قیدی نے کیا کیا ہے؟

اس نے کہا: اگر امیر کی رائے ہو تو اس کو منگوا لے اس نے میری جیل کے لوگوں کو مجھ پر بگاڑ دیا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اب صبر نہیں کریں گے۔

حجاج نے کہا حطیط کو میرے سامنے پیش کرو۔ آپ کو اس کے سامنے لایا گیا اور اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔

حجاج کے پہلو میں اہل شام کے مشائخ میں سے ایک شیخ بیٹھا ہوا تھا۔

حطیط نے حجاج سے کہا: کیا دیکھتے ہو؟

تو اسحاق نے کہا: یہ معد کی بات سوچ رہے ہیں۔ (جو اس نے کہی تھی کہ) اس نے قسم اٹھا کر کہا تھا کہ میں تجھے ضرور اس کی چیخیں سناؤں گا۔

تو آپ سے حجاج نے کہا: کیا تم قرآن سے کچھ پڑھ سکتے ہو؟

آپ نے فرمایا: ہاں!

اس نے کہا: پھر پڑھو۔

حطیط نے کہا: نہیں بلکہ تم پڑھو۔

تو حجاج نے ان سے کہا: تم پڑھو۔

حطیط نے فرمایا: نہیں بلکہ تم پڑھو جو کچھ تم پڑھو گے۔(اور) ہر بار بات اسی پر لوٹاتے رہے۔

تو حجاج نے یہ آٹھ آیات پڑھیں۔

هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا.

ترجمہ:- بیشک انسان پر ایک زمانہ میں ایسا وقت بھی آچکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا۔ حتی کہ وہ اس ارشاد باری تعالی تک پہنچا۔

ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما واسيرا.

ترجمہ:- اور لوگ خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

حطیط نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔

تو حجاج ٹھہر گیا۔ تو اس سے حطیط نے فرمایا: یہ ہے وہ آیت دیکھو تم قیدیوں وغیرہ کو عذاب دیتے ہو۔

تو حجاج نے کہا: میرے سامنے عذاب دینے کی چیز پیش کرو۔

چنانچہ اس کے پاس موٹی سوئی اور کھجور کا موٹا کانٹا لایا گیا۔ پھر اس کے حکم کے مطابق آپ کی انگلیوں میں ان کو چبھویا گیا۔

تو وہ شیخ جو حجاج کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح اس سے زیادہ صبر والا شخص نہیں دیکھا۔

تو اس سے حطیط نے فرمایا: اللہ تعالی مومنین پر صبر کو پلٹ دیتا ہے۔

تو حجاج نے معد سے کہا: تو تباہ ہو جائے۔ مجھے اس سے راحت پہنچا۔

تو اس نے ان کو حجاج کے سامنے سے اٹھالیا۔

حجاج کے کسی معاون نے کہا کہ میں نے ان پر ترس کھایا اور ان کے قریب ہوا اور کہا: کیا تمہاری کوئی حاجت ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ بس میری زبان

خشک ہوگئی ہے میں اللہ کے ذکر کی اب استطاعت نہیں رکھتا۔

(فائدہ) اس واقعہ کے شروع میں حروری کا لفظ آیا ہے۔ کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ جس کا نام حروراء ہے۔ خارجی فرقہ کا ایک گروہ حروریہ اس کی طرف منسوب ہے۔ انہوں نے جب حضرت علیؓ کی مخالفت کی تو ان کا سب سے پہلا اجتماع اسی مقام پر ہوا تھا۔

یہ لوگ دین میں شدت کے قائل تھے۔ سنت اور جماعت صحابہ کے ساتھ چلنے کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے وہ سنت اور جماعت المسلمین سے خارج ہوئے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: لسان العرب جلد ۳ صفحہ ۱۲۰۔

حضرت حطیط کی والدہ کا صبر

(۱۲۴)......حضرت ابوبکر بن عیاشؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

أن الحجاج قال: أَلَهُ حميم؟

قالوا: أمٌّ وأخ.

قال: فوضعَ على أمِّه الدَّهق، فقال حطيط يا أُمَّهُ اصبری.

فقتلها.

ترجمہ:- حجاج بن یوسف نے پوچھا: کیا حطیط کا کوئی رشتہ دار ہے؟

لوگوں نے کہا: ماں اور بھائی ہے۔

تو اس نے اس کی ماں کی پنڈلیوں پر لاٹھیاں پھیریں۔ حطیط نے کہا: اے اماں صبر کرنا۔ چنانچہ اس نے اس کو بھی شہید کر دیا۔

حضرت حطیط پر حجاج کے مظالم

(۱۲۵)......حضرت ابوبکر بن عیاش اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ مغیرہ بن

ثقفی کے آزاد کردہ غلام ابو ثابت نے بیان کیا:

أتی الحجاجُ بحُطیطٍ عند المغرب ، فضُرِبَ بطنُه مائةً ، وظهرهُ مائةً ، ثم أدرجهُ فی عباءةٍ وألقاهُ فی الدار ، فقلت أعطشانٌ أنت یا حُطیط؟

فقال: إنی واللہ لعطشان.

قلت: أسقیک ماءً؟

قال: لا ، أخافُ أن یراک أحدٌ فتُلقٰی فی سَبَبِی!

ترجمہ:۔مغرب کے وقت حضرت حطیط کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کے پیٹ پر سو کوڑے مارے گئے اور ان کی پشت پر بھی سو کوڑے مارے گئے پھر ان کو ایک قباء میں ڈال کر گھر میں پھینک دیا گیا۔

میں نے پوچھا: اے حطیط ! کیا آپ کو پیاس لگی ہے؟

فرمایا: خدا کی قسم ! میں پیاسا ہوں۔

میں نے کہا: کیا میں آپ کو پانی پلا دوں؟

فرمایا: نہیں مجھے ڈر ہے کہ آپ کو کوئی دیکھ لے اور آپ کو بھی میری مصیبت میں پھنسا دے۔

حجاج کے ظلم پر حطیط نے سی تک نہ کی

(۱۲۶)......حضرت عمرو بن قیس الماصر سے روایت ہے کہ:

أن حُطیطاً (کان) مولیً لبنی ضبّة ، وأنه لمّا رُفِعَ من بین یدی الحجاجِ وقد بلغَ العذابُ منه وما یتکلم ، جاء ذبابٌ فوقع علی جراحته ، فقال : حَسِّ.

فقیل له : صبرتَ علی العذاب ، وإنما هو ذباب ؟!

قال: إن هذا ليس من عذابكم.

ترجمہ:- حضرت حطیط بنوضبہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جب ان کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کو بہت تکلیف پہنچائی جا چکی تھی لیکن انہوں نے کوئی بات نہ کی، پھر ایک مکھی آئی جوان کے زخم پر بیٹھ گئی تو آپ کی زبان سے سی نکل گئی۔

ان سے پوچھا گیا: تم نے عذاب پر تو صبر کرلیا یہ تو مکھی تھی؟

آپ نے فرمایا: یہ تمہارے عذاب میں سے نہیں ہے۔

حضرت حطیطؒ پر ظلم کی ایک مثال

(۱۲۷)...... حضرت ابوبکر بن عیاش امام اعمش سے روایت کرتے ہیں:

ترجمہ:- حضرت حطیط کے ہاتھ میں سوا داخل کر کے کھینچا جاتا تھا۔

حجاج کے حطیطؒ پر ظلم کی داستان

(۱۲۸)...... حضرت جعفر بن ابی مغیرہ فرماتے ہیں:

خرجَ سعيد بن مسجُوح وحُطيط الزيّات إلى مكة ، فلما انتهيا إلى (ذات عِرق) قال سعيد بن مسجوح لحطيط : يا حُطيط ، إني أظنُّ هؤلاء قد وضعوا لنا المراصد ، فهل لك أن نميل إلى البصرة؟

فقال له حطيط : أما أنا فأمضي.

فمضى سعيد إلى البصرة ، ورجع حطيط فأخذتهُ المراصد .

فقال : هيه؟

قال: عاهدتُ ربيّ على ثلاثٍ عند الكعبة لئن سُئلتُ لأصدُقنّ ، ولئن ابتُليتُ لأصبرنّ ، ولئن عُوفيتُ لأشكرنّ.

قال: حدِّثني عنّي.

قـال: أُحدِّثکَ أنک من أعداءِ اللہ فی الأرض ، تجهزُ البعوث وتقتلُ النفوسَ علی الظنَّة. فذکَر مساوئه.

قال: حدثنی عن الخلیفة.

قـال: أحـدِّثک أنـه أعظمُ جُرمًا منک ، وإنما أنت شررةٌ منه. ثم ذکرَ من مساوئه ما شاءَ أن یذکر.

قال: قطِّعوا علیه العذاب.

فـقـطَّعو علیه العذاب ، حتی کان فی آخر ذلک قال: شقّقوا له القصب.

فـجـعـلـوا یُـلـزمونها ظهره ، ثم یمترخون لحمه ، حتی ترکوهُ بآخرِ رمق.

فقالوا للحجاج إنَّ هذا بآخرِ رمق.

قال: اطرحوه.

فطرحوه فی الرحبة.

قـال جـعـفر: فانتهیتُ إلیه ، فإذا ناسٌ أظنُّهم کانوا إخواناً له أو معرفة. فقال له بعضُهم یاحُطیط ألک حاجة ، أوْ تشتهی شیئًا ؟

قال : شُربة.

فـأُتـی بشُـربة ، لا أدری أَسَـوِیـقَ حَـبِّ الـرّمـانَ کانت أم ماء ؟ فشبربها ، ثم طُفیء.

ترجمہ:- حضرت سعید بن مسجوح اور حضرت حطیط الزیات مکہ شریف کی طرف چلے جب ذاتِ عرق مقام تک پہنچے تو سعید بن مسجوح نے حضرت حطیط سے فرمایا: اے حطیط! میرا خیال ہے کہ دشمنوں نے ہمارے لئے گھات لگائی ہوئی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ ہم بصرہ کی طرف مڑ چلیں۔ ان سے حطیط نے فرمایا: میں تو

مکہ جاؤں گا تو سعید بصرہ کی طرف چل پڑے اور حطیط کو گھات لگانے والوں نے گرفتار کرلیا۔

حجاج نے کہا: اس کو میرے سامنے پیش کرو۔

حطیط نے فرمایا: میں نے کعبہ کے پاس اپنے رب سے تین چیزوں کا عہد کیا تھا۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے گا تو میں سچ بولوں گا۔ اگر مصیبت ڈالی جائے گی تو صبر کروں گا اگر درگزر کیا گیا تو میں شکر کروں گا۔

حجاج نے کہا: میرے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

آپ نے فرمایا: تم زمین میں اللہ کے دشمنوں میں سے ہو۔ تم لشکر تیار کرتے ہو اور بدگمانی پر لوگوں کو قتل کر دیتے ہو۔ اس طرح سے اس کی آپ نے بہت سی برائیاں گن دیں۔

حجاج نے کہا: خلیفہ (عبدالملک بن مروان) کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

آپ نے فرمایا: میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جرم میں تم سے بھی بڑھ کر ہے، تم اس کی صرف ایک چنگاری ہو پھر خلیفہ کی بھی بہت سی برائیں ذکر کیں۔

حجاج نے کہا: اس کو قسم وقسم کے عذاب میں مبتلا کرو۔

تو اس کے کارندوں نے آپ پر عذاب کے پہاڑ توڑ دیئے، اخیر میں حجاج نے کہا: اس کی آنتیں پھاڑ دو۔

چنانچہ اس کے کارندے ان کی کمر کو لپٹ گئے اور ان کا گوشت ادھیڑنے لگ گئے، حتیٰ کہ ان کو زندگی کی آخری رمق پر پہنچا کر چھوڑا۔

اور حجاج سے ذکر کیا کہ یہ زندگی کی آخری رمق میں ہے۔

حجاج نے کہا: اس کو پھینک دو تو وہ آپ کو میدان میں پھینک گئے۔

اس حکایت کے بیان کرنے والے حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس پہنچا تو کچھ لوگوں کو ان کے پاس دیکھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ ان کے بھائی یا

جاننے والے تھے۔ ان میں سے ایک نے آپ سے پوچھا۔ اے حطیط! کسی چیز کی خواہش ہے؟ فرمایا: ایک گھونٹ پانی، چنانچہ پانی لایا گیا۔ معلوم نہیں وہ انار کے جوس کا ستو تھا یا پانی تھا۔ آپ نے اس کو پیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی۔

آفات زدہ کی اسلام پر موت کی تڑپ

(۱۲۹):......امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: مجھے علی ابن الحسن بن ابی مریم نے بیان کیا:

كان رجلٌ بالـمِصّيصة ذاهبَ النصفِ الأسفل، لم يبقَ منه إلا روحهُ في بعضِ جسده، ضرير، على سريرٍ ملقى، مثقوبٍ له للبول. فدخلَ عليه داخلٌ فقال: كيف أصبحتَ يا أبا محمد؟

قال: مُلْكُ الدنيا منقطعٌ إلى الله تبارك و تعالى، ما لي إليه من حاجةٍ إلا أن يتوفّاني على الإسلام. (۱۲۹)

ترجمہ:۔ مصیصہ میں ایک شخص تھا۔ جس کا آدھا نچلا حصہ گل چکا تھا اور اس کے بعض جسم میں روح باقی تھی۔ نابینا تھا۔ ایک چارپائی پر پڑا ہوا تھا۔ جس میں اس کے پیشاب کرنے کا سوراخ کر دیا گیا تھا۔ ایک شخص اس کے پاس گیا اور پوچھا: اے ابو محمد کیا حال ہے؟

فرمایا: دنیا کا ملک کٹ گیا ہے۔ اب اللہ کی طرف رخ ہے۔ اب خدا سے یہی چاہتا ہوں کہ وہ مجھے اسلام پر موت دے دے۔

ایک صابر کا آدھا جسم گل گیا

(۱۳۰)......امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: مجھے علی بن الحسن نے بیان فرمایا:

قال رجلٌ مرةً: لأمتحننَّ أهلَ البلاء..

---

(۱۲۹) حلية الأولياء ۱۰/۱۸۲، صفة الصفوة ۴/۲۸۷.

قال:فدخلتُ على رجلٍ رجلٍ بطرَسوسَ وقد أكلتِ الأكِلةُ أطرافَه. فقلت: كيف أصبحت؟

قال:أصبحتُ واللهِ وكلُّ عضوٍ مني يَألَمُ على حِدَتِه من الوجع، لو أن الرومَ في شِركها وكفرِها اطَّلعتْ عليَّ لرحمتني ممّا أنا فيه، وإن ذلك لبعين الله، أحبُّه إليَّ أحبُّهُ إلى الله. وما قَدْرُ ما أخذَ ربّي مني؟ وددتُ أن ربيِّ قد قطعَ منّي الأناملَ التي بها اكتسبتُ الإثم، وأنه لم يُبقِ مني إلا لساني يكونُ له ذاكرًا.

قال: فقال له الرجل: متى بدأتْ بك هذه العلّة؟

فقال: أما كفاك؟ الخلقُ كلُّهم عبيدُ الله وعيالهُ، فإذا رأيتَ من العبادِ عيلةً فالشكوى إلى الله، ليس اللهُ يُشتكَى إلى العباد. (١٣٠)

ترجمہ:- ایک شخص نے ایک مرتبہ کہا کہ میں مصیبت زدہ لوگوں کا امتحان لوں گا چنانچہ اس نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ طرسوس میں ایک آدمی کے پاس گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں خارش سے جھڑ چکے تھے میں نے پوچھا کیا حال ہے؟

اس نے کہا: خدا کی قسم! یہ حالت ہے کہ درد کی وجہ سے ہر عضو علیحدہ علیحدہ تکلیف میں مبتلا ہے۔

اگر رومی اپنے شرک اور کفر کے باوجود میری حالت پر مطلع ہوں تو وہ بھی مجھ پر ترس کھانے لگیں۔ یہ سب اللہ کی مرضی ہے۔ میں اس دکھ کو پسند کرتا ہوں۔ جس کو اللہ پسند کرتا ہے۔ جتنا اس نے مجھ سے دکھ میں لے لیا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے رب نے میری ان انگلیوں کو کاٹ دے جن سے میں گناہ کرسکتا تھا۔ اب اس نے میری کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ سوائے زبان کے جو اس کا ذکر کرتی ہے۔

---

(١٣٠) صفة الصفوة ٢٨٧/٤.

اس شخص نے پوچھا: تمہیں یہ بیماری کب سے لگی ہے؟

اس دکھی انسان نے کہا: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ سب مخلوق اس کے غلام اور محتاج ہیں۔ جب تم بندوں میں کوئی فقیر ومحتاج دیکھو تو اللہ کے سامنے اس کی شکایت کرو، اللہ کی بندوں کے سامنے اپنی شکایت نہیں کی جاتی۔

منجانب اللہ صابر کے کفن کا انتظام

(۱۳۱)......حضرت ابوعبداللہ البراثیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت خلف البریرانی نے بتایا:

أتيتُ برجلٍ مجذومٍ ذاهبِ اليدينِ والرجلين ، أعمى ، فجعلتُه مع المجذومين . فغفلتُ عنه أياماً، ثم ذكرتُه فقلت: يا هذا إني غفلتُ عنك.

فقال لي المجذوم : إن لي مَنْ لا يغفلُ عني.

قلت: إني أُنسيتُك.

قال: إن لي من لاينساني.

قلت: إني لم أذكرك.

قال: إن لي من يذكرني ، قد شغلتني عن ذكرِ الله.

قلت: ألاَ أزوِّجك امرأةً تنظِّفك من هذه الأقذار؟

فبكى ثم قال لي: يا خلف ، تزوِّجني وأنا مَلِكُ الدنيا وعروسُها عندي؟

قلت: ما الذي عندك من مُلْكِ الدنيا وأنت ذاهبُ اليدين والرجلين ، أعمى ، تأكلُ كما تأكلُ البهائم؟!

قال: رضايَ عن الله عزوجلَّ إذا أبلىٰ جوارحي وأطلق لساني

بذكره.

قال: فوقعَ منى بكلِّ منزلة. فما لبث إلا يسيرًا حتى مات. فأخرجت له كفنًا كان فيه طول، فقطعتُ منه، فأُتيتُ فى منامى فقيل لى: يا خلف بخلتَ على وليِّى بكفن طويل؟ قد رددنا عليك كفنك، وكفنّاهُ عندنا فى السندس والإستبرق.

قال: فنهضتُ إلى بيتِ الأكفان، فإذا الكفنُ ملقًى!

ترجمہ:- میں ایک کوڑھ کی بیماری والے آدمی کے پاس آیا۔ جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں جھڑ چکے تھے اور خود نابینا ہو چکا تھا۔ اس کو میں نے کوڑھیوں کے پاس چھوڑ دیا اور کئی دن تک اسے بھول گیا پھر جب مجھے یاد آیا تو میں نے اس کو پوچھا۔ ارے میں تم سے غافل ہو گیا تھا۔

مجھ سے کوڑھی نے کہا: میرا ایک ہے جو مجھ سے غافل نہیں ہوتا۔

میں نے کہا: مجھے تم بھلا دیئے گئے تھے۔

اس نے کہا: میرا ایک ہے جو مجھے نہیں بھولتا۔

میں نے کہا: میں نے تجھے یاد نہیں رکھا۔

اس نے کہا: میرا ایک ہے جو مجھے یاد رکھتا ہے۔ تم نے مجھے اللہ کے ذکر سے چھڑا کر اپنے ساتھ مشغول کر دیا ہے۔

میں نے کہا: کیا میں تیری کسی عورت سے شادی نہ کردوں جو تجھے اس گندگی سے صاف رکھے گی۔

تو وہ رو پڑا: پھر مجھے کہا: اے خلف! تو میری شادی کرنا چاہتا ہے جبکہ میں دنیا کا بادشاہ ہوں اور اس کی دلہن میرے پاس ہے۔

میں نے کہا: تیرے پاس تو دنیا کا کوئی ملک نہیں تو تو اندھا ہے، نہ تیرے ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور تو ایسے کھاتا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں۔

اس نے کہا: میں اللہ عزوجل سے راضی ہوں کیونکہ اس نے میرے اعضاء کو ختم کر دیا اور میری زبان کو اپنے ذکر میں جاری کر دیا ہے۔

حضرت خلف فرماتے ہیں کہ اس شخص کی اس بات سے میرے ہاں اس کی پوری قدر و منزلت پیدا ہو گئی پھر وہ تھوڑی دیر زندہ رہا اور فوت ہو گیا۔ میں نے اس کے لئے کفن کا بندوبست کیا کفن چونکہ لمبا تھا اس لئے میں نے کچھ کاٹ لیا تو خواب میں مجھے کوئی ملا اور مجھ سے کہا گیا اے خلف! تو نے میرے ولی پر لمبا کفن دینے سے بخل کیا ہے، ہم نے تیرا کفن واپس کر دیا ہے اور اس کو اپنی طرف سے سندس اور استبرق (کے کپڑے) کا کفن دے دیا ہے۔

خلف فرماتے ہیں کہ میں اس جگہ گیا جہاں کفن ملتے ہیں تو دیکھا کہ کفن وہاں پڑا ہوا ہے۔

صابر بوڑھے کا یقین

(۱۳۲)......حضرت یحییٰ بن عمر حنفی نے بنوحنیفہ کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ:

أرادوا شيخًا لهم كان به داعي العلاج ، فأبىٰ وقال : وجدتُ اللهَ قد نحلَ أهلَ الصبرِ نُحُلًا ما نحلَهُ غيرَهم من عباده.

قيل: ما هو رحمكَ الله؟

قال: سمعتُه يقول تبارك اسمه : ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾. فما كنتُ لأعدلَ بذلك شيئًا أبداً.

قال : فلم يتعالج . وكان إذا اشتدَّ به الوجعُ قال: حسبيَ الله ونعم الوكيل.

فيسكنُ عنه الألم ، ويجدُ لذلك خفَّةً وهدوءاً.

ترجمہ:- انہوں نے اپنے ایک بوڑھے کے پاس ایک معالج کو علاج کے

لئے بلایا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا میں نے اللہ کو پایا ہے کہ اس نے صبر والوں کو ایسے انعامات دیئے ہیں کہ اپنے بندوں میں سے کسی کو ایسے انعامات نہیں دیئے۔

پوچھا گیا: اللہ تم پر رحم کرے وہ کیا انعام ہیں؟

اس بوڑھے نے کہا: میں نے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾. (الزمر: ۱۰) (صابرین کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا) اس لئے میں نے کبھی بھی اس اجر کے برابر کسی چیز کو نہیں دیکھا۔

چنانچہ اس نے علاج نہ کرایا اور جب درد شدت اختیار کرتا تھا تو وہ کہتا حسبی اللہ ونعم الوکیل.

تو اس سے درد کو سکون ملتا اور اس کی وجہ سے اس کو ہلکا پن محسوس ہوتا تھا۔

خارجی فرقہ کی عورت کا صبر

(۱۴۳)..... حضرت ابوالحبر بن قحذم فرماتے ہیں:

لمّا مُثِّلَ بالشجّاء صبرتْ ، وجعلت تعزّي نفسها بالقرآن وتقول : ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللهِ﴾ ﴿وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِينَ﴾.

ثم قالت: لئن كنتُ على بصيرةٍ من أمري إنَّ هذا لقليل في جنبِ عظيمِ ما أطلبُ من ثوابِ الله.

قال: فما تكلمتْ بغيرِ هذا حتى ماتت!

ترجمہ:۔ خارجی فرقہ کی ایک مشہور شجاء نامی عورت تھی۔ جب اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تو اس نے صبر کیا اور اپنے آپ کو تسلی دینے کے لئے قرآن کی یہ آیتیں پڑھنے لگی۔

واصبر وما صبرک الا باللہ (النحل : ١٢٧)

ترجمہ:- اور آپ صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا خدا ہی کی توفیق سے ہے۔

ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین (النحل: ١٢٦)

ترجمہ:- اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے حق میں بہت ہی اچھی بات ہے۔

پھر اس نے کہا کہ اپنے دکھ میں میں اگر بصیرت پر ہوں تو یہ اس ثواب کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ جس کی میں اللہ سے طلب گار ہوں۔

اس کے بعد اس نے اپنی موت تک کوئی بات نہیں کی۔

(١٣٤)......ابو سوار عدوی فرماتے ہیں: جب شجاء (نامی خارجی عورت) کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے تو میں نے اس سے زیادہ بلا پر صبر والا مرد اور صبر والی عورت کبھی نہیں دیکھی۔ جب لوگ اس کا مُثلہ کر رہے تھے تو وہ اپنے نفس کو تسلی دیتے ہوئے کہہ رہی تھی اللہ کی طرف جا رہی ہوں، اللہ کی قسم اللہ میرے نزدیک اس کی مخلوق سے زیادہ محبوب ہے، پھر مر گئی۔

(١٣٥)......عبدالملک بن کریب اصمعی فرماتے ہیں: مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے اس عورت کو دیکھا تھا کہ:

لمّا أُتی بھا ابنَ زیاد، أمِرَ بھا فقُطعتْ یداھا ورجلاھا فما نسبتْ بکلمۃ.

قال: فأُتی بنا لتُکوی بھا، فلما رأتِ النارَ صرخت!

فقیل لھا: قُطعتْ یداکِ ورجلاکِ فلم تکلّمی، فلما رأیتِ النارَ صرختِ من قبلِ أن تُدنیٰ منک؟

قالت: لیس من نارکُم صرخت، ولا علی دنیا کُم أسفت، ذکرتُ بھا النارَ الکبری: فکان الذی رأیتم من ذلک.

قال: فأُمِرَ بها فسُملتْ عيناها، فقالت: اللهم قد طالَ فی الدنیا حزنی، فأقِرَّ بالآخرةِ عینی. ثم خمدت.

ترجمہ:- جب اس کو عبیداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس لئے حکم دیا گیا تو اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیئے تو اس نے کوئی لفظ نہ کہا۔

پھر جب اس کو داغنے کے لئے آگ لائی گئی اور اس نے آگ کو دیکھا تو چیخ پڑی۔

اس سے پوچھا گیا تیرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے گئے تو تو نے کوئی بات نہ کی، جب تو نے آگ دیکھی تو ابھی وہ تیرے قریب نہیں پہنچی تھی کہ تیری چیخ نکل گئی۔

اس نے کہا: میں تمہاری آگ دیکھ کر نہیں چیخی اور نہ ہی میں نے تمہاری دنیا پر افسوس کیا ہے بلکہ میں نے اس کو دیکھتے ہی جہنم کی آگ کو یاد کر لیا تھا۔ اس لئے وہ ہوا جو تم نے دیکھا ہے۔ پھر اس کے لئے حکم دیا گیا تو اس کی دونوں آنکھوں میں سلائیں پھیر دی گئیں تو اس نے یہ دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ قَدْ طَالَ فِی الدُّنْیَا حُزْنِیْ فَأَقِرَّ بِالْآخِرَةِ عَیْنِیْ۔

ترجمہ:- اے اللہ دنیا میں میرا غم طویل ہو گیا پس آخرت کی وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا۔

یہ کہہ کر مر گئی۔

(تنبیہ) یہ عورت جس کے صبر کا قصہ ذکر کیا گیا ہے یا اگلی حکایت میں کیا جا رہا ہے، یہ مشہور خارجی فرقہ کی نامور عورت تھی۔ خارجیوں کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے، بڑی عبادت گزار پرہیزگار دنیا سے قطع تعلق رکھنے والی عورت تھی۔

خارجی فرقہ حضرت علیؓ کی دشمنی میں ان کے مقابلہ میں آیا تھا۔ انہوں نے حضرت علیؓ کے مقابلہ میں اپنا لشکر بھی بنایا اور حضرت علیؓ سے اور ان کے بعد کئی

دفعہ جنگیں لڑی ہیں۔ بہت سے مسلمانوں کو انہوں نے تہہ تیغ کیا، یہ اب بھی خال خال موجود ہیں۔

یہاں اس عورت کے صبر کے قصہ کو بیان کرنے کا مقصد اس کی فضیلت بیان کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے حیران کن صبر کی حکایت ذکر کرنا ہے۔

(فائدہ) عبیداللہ بن زیاد جس نے اس عورت کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور اس کی آنکھوں میں سلائیں پھرائیں، یہ پہلے خراسان کا گورنر تھا، پھر بصرہ کا اور یزید کے زمانہ میں کوفہ کا گورنر تھا۔ اسی کی سرکردگی میں اس کے حکم سے حضرت حسینؓ اور بہت سے اہل بیت شہید کئے گئے اس نے خارجیوں کو قتل کیا اور بڑی سختی سے پیش آیا تھا۔ اس کو ۶۷ھ میں مالک اشتر کے بیٹے ابراہیم نے قتل کیا تھا۔

(۱۳۶)......حضرت عبدالجلیل القیسیؒ فرماتے ہیں:

لـمّا أمرَ ابنُ زياد بالشجّاء أن يُمَثَّلَ بها ، جاءَ الذی يريد أن يلی ذلک منها ومعه الحديدُ والحبال ، فقالت: إليكم عنی ! أتكلّم بكلمات يحفظهنَّ عنی من سمع بهنّ.

قال: فحمدت اللهَ وأثنتُ عليه ، ثم قالت: هذا آخرُ يومی من الدنيا ، وهو غيرُ مأسوفٍ عليه ، وأرجو أن يكونَ أولَ أيامی من الآخرة ، وهو اليومُ المرغوبُ فيه.

ثم قالت: إن علمی ـ واللهِ ـ بفنائها هو الذی زهّدنی فی البقاءِ فيها ، وسهّلَ علیّ جميعَ بلواها ، فما أحبُّ تعجيلَ ما أَخَّرَ اللهُ ، ولاتأخيرَ ما عجّلَ اللهُ.

ثم قُدِمتْ ، فمثِل بها حتی ماتت.

ترجمہ:- جب عبیداللہ بن زیاد نے شجاء کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا حکم دیا تو وہ کارندہ جس نے یہ کام کرنا تھا لوہے اور رسی کے ساتھ آیا تو اس عورت نے کہا:

مجھ سے دور رہو میں ایسے کلمات پڑھتی ہوں جوان کو سنے گا وہ مجھ سے یاد کرلے گا۔

پھراس نے اللہ کی تعریف اور ثناء کی ، پھر کہنے لگی۔ یہ میری دنیا کا آخری دن ہے۔اس پر مجھے کوئی افسوس نہیں اور مجھے امید ہے کہ آخرت کے دنوں میں سے یہ میرا پہلا دن ہے جو مجھے پسند ہے۔

پھر کہنے لگی: خدا کی قسم ! مجھے اپنی فناء کا علم ہے۔ وہ ذات جس نے مجھے دنیا سے بے رغبت کر کے اپنے لئے بقاء بخشی اور مجھ پر دنیا کی ساری مصیبتوں کو آسان کیا۔ پس جو چیز اللہ نے مؤخر کی ہے مجھے اس میں جلدی کرنا پسند نہیں ہے اور جو اللہ نے جلدی کی ہے اس میں مجھے تاخیر پسند نہیں ہے۔

اس کے بعد اس کو پیش کیا گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور آنکھیں نکالی گئیں، حتی کہ وہ مرگئی۔

(۱۳۷)......حضرت بکر بن حمران فرماتے ہیں:

لـمّـا قيـل لها: قد أُمِرَ بقطعِ يديكِ ورجليكِ وسملِ عينيكِ قـالت: الحمدُ لله على السّراءِ والضرّاء، وعلى العافيةِ والبلاءِ، قد كنتُ أؤمِّل في الله ما هو أكثرُ من هذا.

قال: فلما قطعتْ جعلَ الدمُ لا يرقأ، فأحسّت بالموت وقالت: حياةٌ كدرةٌ وميتةٌ طيبة، لئن نلتِ ما أملتِ يا نفسُ من جزيلِ ثواب اللهِ لـقـد نـلـتِ سرورًا دائماً لا يضرُّكَ معهُ كدُر عيشٍ ولا مُلاحاةُ الرجالِ في الدار الفانية.

قال: ثم اضطربت حتى ماتت.

ترجمہ:۔ جب شجاء سے کہا گیا کہ تیرے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا اور تیری آنکھوں میں سلائی پھیرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس نے کہا: سب تعریفیں اللہ کے

لئے ہیں۔خوشی اور غمی میں عافیت میں اور مصیبت میں، مجھے تو اللہ کی راہ میں اس سے بھی زیادہ تکلیف دیئے جانے کی امید تھی۔

پھر جب اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تو اس کا خون نہیں رکتا تھا چنانچہ اس کو موت کا یقین ہو گیا تو اس نے کہا: زندگی میلی تھی اور موت پاکیزہ ہے۔اے نفس! اللہ کے بڑے ثواب کو جس کی تجھے امید تھی، پہنچ گیا ہے تو نے ہمیشہ کا سرور پالیا تجھے اس کے ساتھ دنیا کی کڑوی زندگی نقصان نہیں دے گی اور نہ ہی فانی زندگی میں لوگوں کا لڑنا جھگڑنا نقصان دے گا۔

اس کے بعد اس کے جسم کو کچھ دیر اضطراب ہوا پھر مر گئی۔

(۱۳۸)......سالم بن عمرؒ بیان کرتے ہیں:

صلى سالم الهلالي على جنازة ، ثم قعد في ظلّ قصرِ أوس ، فقال لأصحابه : ألا إن كلَّ ميتةٍ على الفراشِ فهي ظنون.

ثم قال: هل تدرونَ ما كان حالُ أختكم الشجّاء؟

قالوا: وما كان حالُها؟

قال: قطع ابنُ زيادٍ يديها ورجليها وسملَ عينيها ، فما قالت: حَسِّ فقيل لها في ذلك فقالت: شغلني هولُ المطلعِ عن ألمِ حديدكم هذا!!

ترجمہ:- کہ سالم ہلالی (خارجی) نے ایک جنازہ پڑھایا پھر اوس کے محل کے سایہ میں بیٹھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا: ہر بستر پر مرنے والا بدگمانی میں ہے (یعنی اس کی موت کے اچھے برے ہونے میں بدگمانی رہتی ہے)۔

پھر کہا: تمہیں پتہ ہے تمہاری بہن شجاء کا کیا حال ہوا تھا؟

انہوں نے کہا: اس کا کیا حال ہوا تھا؟

اس نے کہا: ابن زیاد نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے تھے اور اس کی

آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں تو اس نے تکلیف کا کوئی کلمہ نہ کہا۔ اس سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا مجھے موت کے طاری ہونے کے وقت نے تمہارے اس لوہے کے درد سے اپنی طرف مصروف کرلیا تھا۔

(تنبیہ) یہ شجاء نامی عورت خارجی فرقہ کی مشہور عورت گزری ہے۔ تفصیل کے لئے پچھلی حکایات میں لکھی گئی تنبیہ کو دیکھ لیا جائے۔

عبادت پر صبر کرلو

(۱۳۹)...... حضرت بکر بن مصاد عابد فرماتے ہیں:

كان مالكُ بن دينار ، يَبكي ويُبكي أصحابه ، ويقولُ في خلالِ بكائه : اصبروا على طاعته ، فإنما هو صبرٌ وغُنْمٌ طويل ، والأمرُ أعجلُ من ذلك.

ترجمہ:- مالک بن دینار خود بھی روتے تھے اور اپنے ساتھویں کو بھی رلاتے تھے اور اپنے رونے کے درمیان فرماتے تھے کہ اللہ کی اطاعت پر (جو مشقتیں آتی ہیں) صبر کرو کیونکہ یہ تھوڑا سا صبر ہے اور اس کے فائدے بہت طویل ہیں اور معاملہ اس سے بھی تیز ہے (یعنی موت کا کوئی پتہ نہیں کہ کب زندگی کا چراغ گل ہو جائے۔ اس لئے عبادت پر صبر کرلو تا کہ آخرت اچھی ہو جائے)۔

صبر اور گھبراہٹ

(۱۴۰)...... امام عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں:

من صبرَ فما أقلَّ ما يصبر ، ومن جزعَ فما أقلَّ ما يتمتَّع.

ترجمہ:- جس نے صبر کیا تو اس کے صبر نے اس کی نعمت میں کچھ کمی نہیں کی اور جس نے ہائے ہائے کی تو اس کا فائدہ کتنا کم ہو گیا۔

صابرین کی شان میں کہے گئے بہترین کلمات

(۱۴۱)......حضرت محمد بن صبیح العجلیؒ فرماتے ہیں:

أعـطـیَ الـصـابرون الصلاة من الله علیهم ، والرحمةَ منه لهم ، فمن ذا الذی یُدرک فضلهم إلا مَنْ کان منهم؟

هنیئاً للصابرین ما أرفعَ درجتهم وأعلٰی هناک منازلهم. والله إنْ نال القومُ ذلک إلا بمنّهِ وتوفیقه ، فله الحمدُ علی ماأعطٰی من فضله ، واسدیٰ من نعمه وله الحمدُ کثیراً علینا وعلی جمیعِ خلقه ، فهـو الـغـنـیُّ فلا یمنعه نائل ، وهو الکریم فلا یُحفیه سائل ، وهو الحمیدُ فلا یبلغُ مدحَهُ قائل. ونحن عباده.

فـمن بین مخذولٍ حُرمَ طاعتَهُ فلم یصْبر عن معصیته ، ومن بین مـطیـعٍ وفَّـقهُ لمرضاتِه وصبَّره عن الدنیا وما فیها من معصیته ، ثم غَـمـرَنا بعد ذلک بتفضُّله فقال : ﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ فـنـحن نرجو أن ننالها بتفضُّله وإن لم نکنْ من أهلها بسوء أعمالنا الـقبیـحة. واسوأتاه ، من کریم یُکرمک وأنتَ متعرِضٌ لما یکرهُ صباحاً ومساء.

ترجمہ:-اللہ کی طرف سے صابرین کو خاص رحمت بھی عطا کی جاتی ہے اور عام رحمت بھی ،ان کی فضیلت کو کون پہنچ سکتا ہے سوائے اس کے جو ان میں سے ہو۔

صابرین کو مبارک ہو ان کا درجہ کتنا بلند ہے اور ان کی منازل جنت میں کتنی اعلیٰ ہوں گی۔ خدا کی قسم صابرین کی یہ جماعت اس مرتبہ کو اللہ کے احسان اور توفیق سے ہی پہنچ سکتی ہے، تعریف اسی کی ہے جس نے یہ فضیلت عطا فرمائی اور نعمتوں کا تانا بانا بنا۔اس کی ہم پر اور تمام مخلوق پر بے شمار حمد کرنا لازم ہے۔وہ ایسا

غنی ہے کہ اس کے سامنے کوئی بھی سخی حائل نہیں ہو سکتا۔ وہ ایسا کریم ہے کہ کوئی مانگنے والا اس کو اکتاہٹ میں نہیں ڈال سکتا اور وہ ایسا تعریف والا ہے کہ اس کی کامل مدح تک کوئی مدح کرنے والا نہیں پہنچ سکتا اور ہم تو اس کے بندے ہی ہیں۔ کوئی ایسا شرمندہ ہے کہ وہ اس کی اطاعت سے محروم کر دیا گیا اور اس کی نافرمانی کرنے سے نہ رک سکا اور کوئی ایسا فرماں بردار ہے کہ اس کو اللہ کی مرضیات پر چلنے کی توفیق ہو گئی اور وہ دنیا سے اور دنیا میں جو نافرمانیاں ہیں ان سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے ہمیں اپنے فضل میں ڈھانپتے ہوئے فرمایا:

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ. (الاعراف: ۱۵۶)

ترجمہ:- اور میری رحمت ہر چیز سے وسیع ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہم اس کے فضل سے اس کی رحمت کو پالیں گے اگرچہ ہم اپنے برے اعمال کی وجہ سے اس کے اہل نہیں۔ ہائے شرمندگی وہ کیسا کریم ہے جو تیرے ساتھ مہربانیاں کرتا ہے اور تو صبح شام اس کے ناپسندیدہ کاموں کے درپے ہے۔

حضرت حبیب عجمیؒ کی نصیحت

(۱۴۲)...... حضرت ابو محمد حبیبؒ اپنے دوستوں سے کہا کرتے تھے:

اشکا ماذ اشکافاذو
کأنکم بعاقبة الصبر محمودة

لیت شعری ما یصنعُ فی القیامةِ
من غُبِنَ أیامَهُ الحالیة

ثم یبکی حتی تسیلَ الدموعُ علی لحیته۔

ترجمہ:-اشکاماذ اشکافاذو (غور کے باوجود ان الفاظ کے معانی حل نہیں ہوئے)۔
گویا کہ تم صبر کے انجام میں مطمئن ہو۔ مجھے معلوم نہیں۔ قیامت کے دن اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کے موجودہ ایام زندگانی کھوٹے ہوگئے۔
اس کے بعد اتنے روتے تھے کہ ان کے آنسو ان کی داڑھی تک بہہ جاتے تھے۔
(فائدہ) یہ ابو محمد حبیب اولیاء میں حضرت حبیب عجمیؒ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ حضرت حسن بصریؒ کے مریدین میں سے تھے۔ سیدنا عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب عجمیؒ میں دو خصلتیں انبیاء والی تھیں۔ خیر خواہی اور مہربانی (تہذیب الکمال ۳۸۹/۵ حلیۃ الاولیاء ۱۴۹/۶)۔

بڑا صابر کون؟

(۱۴۳)......حضرت میثمؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

أی ربِ ، أیُّ عبادک أبر؟

قال: أکظمھم للغیظ.

ترجمہ:۔اے رب! تیرے بندوں میں سے کون زیادہ صبر والا ہے۔
فرمایا: ان میں سے جو غصہ کو زیادہ قابو میں رکھنے والا ہو۔
(فائدہ) حضرت میثم سے شاید حضرت میثم بن یحییٰ التمار مراد ہیں۔ یہ بنو اسد قبیلہ کی ایک عورت کے غلام تھے پھر ان کو حضرت علیؓ نے اس سے خرید ااور آزاد کیا تھا۔ یہ حضرت علیؓ پر جان چھڑکتے تھے۔ آپؓ کی شہادت کے بعد کوفہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ کو کوفہ کے گورنر عبداللہ بن زیاد نے حضرت علیؓ سے تعلق رکھنے کی بناء پر قید کردیا تھا پھر اس کے حکم سے آپ کو سولی پر لٹکا دیا گیا تھا۔ یہ بنو ہاشم کے

فضائل کی حدیثیں سناتے رہے تو ابن زیاد سے کہا گیا کہ تمہیں اس غلام نے رسوا کر دیا ہے تو عبید اللہ بن زیاد نے کہا: اس کو لگام ڈال دو۔ چنانچہ یہ پہلے شخص تھے جن کو اسلام میں لگام ڈالی گئی پھر ان کو نیزہ مار کر شہید کر دیا گیا۔ یہ واقعہ سیدنا حسینؓ کے عراق آنے سے دس دن پہلے پیش آیا تھا۔ آپ کی وفات ۶۰ھ میں ہوئی (الاعلام ۸/۲۹۴)۔

مروت کیا ہے؟

(۱۴۴)...... تمیم کے ایک بوڑھے نے بیان کیا کہ:

أن معاويةَ قال لصعصعة بن صوحان: ما المروءة؟

قال: الصبرُ والصمت:

- الصبرُ لمن غاظكَ وإن بلغَ منك.

- والصمتُ حتى تُسأل.

ترجمہ:- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صعصعہ بن صوحانؒ سے پوچھا: مروت کیا ہے؟

فرمایا: صبر اور خاموشی۔

اس کے لئے صبر کرنا جو تجھے غصہ دلائے۔ اگرچہ غصہ آپ کے قابو سے باہر ہو جائے اور خاموشی یہ ہے کہ جب تک آپ سے پوچھا نہ جائے آپ خاموش رہیں۔

(فائدہ) حضرت صعصعہ بن صوحان حضرت زید بن صوحان کے سگے بھائی تھے اور حضرت علیؓ کے شاگرد تھے۔ جنگ جمل میں یہ اور ان کے دونوں بھائی زید اور سیحان حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

جنگ جمل میں علَم ان کے بھائی سیحان کے ہاتھ میں تھا۔ جب وہ قتل ہو گئے تو

ان کے بھائی زید نے علم لے لیا۔ وہ قتل ہوئے تو صعصعہ نے لے لیا یہ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ حدیث میں ثقہ ہیں لیکن روایت حدیث کم کرتے تھے۔ کوفہ میں حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ابن سعد ۶/۲۲۱ تہذیب الکمال ۱۳/۱۶۷)۔

صابر مجاہد قبر میں سوالوں سے محفوظ رہے گا

(۱۴۵)......حدیث: حضرت ابوایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لقیَ فی اللہِ فصبرَ حتی یُقتَلَ أو یَغلِبَ لم یُفْتَنْ فی قبرہ) (۱۴۵).

ترجمہ:۔ جس شخص کی جہاد میں (دشمن سے) مڈبھیڑ ہوئی اور اس نے حوصلہ نہ ہارا۔ حتیٰ کہ شہید کردیا گیا یا غالب آ گیا تو اس سے قبر میں (منکر نکیروں کی طرف سے) سوال جواب نہیں کیا جائے گا۔

---

(۱۴۵)رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر (۴/۱۸۷ رقم ۴۰۹۴، وأول سندہ عندہ: حدثنا موسیٰ بن جمهور التینسی، حدثنا محمد بن مصفی، حدثنا معاویة بن یحیی ...... قال فی مجمع الزوائد (۵/۳۲۷): رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفیہ مصفی بن بهلول والد محمد، ولم أعرفه، وبقیة رجاله ثقات. وقد استدرک علیه محقق الکبیر فقال: لیس فیه مصفی، إنما فیه محمد، وهو صدوق له أوهام. ورواہ الحاکم فی المستدرک ۲/۱۱۹ وقال: صحیح الإسناد ولم یخرجاہ، وتعقب علیه الذهبی بقوله: معاویة ضعیف.

اللہ سے محبت کرنے والے اس کی رحمت سے کیسے مایوس ہوسکتے ہیں؟

(۱۴۶)......حضرت مِسْمَع بن عاصم فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سیدنا عبدالواحد بن زید نے فرمایا:

مـن نـوىٰ الـصبرَ على طاعةِ اللهِ صبَّره اللهُ عليها وقوّاهُ لها، ومن عـزمَ عـلـى الـصبـرِ عـن معاصى الله أعانه الله على ذلك وعصمهُ عنها.

قـال: وقـال لـي: يـا سيّـار، اتُـراكَ تصبرُ لمحبتهٖ عن هواكَ فَيُخَيِّبُ صبرَك؟ لقد أساءَ بسيِّدهِ الظنَّ من ظنَّ به هذا وشِبْهَهُ.

قـال: ثـم بكى عبدالواحد حتى خفتُ أن يُغشىٰ عليه. ثم قال: بأبى أنت يامسمع، نعمةٌ رائحةٌ وغاديةٌ على أهلِ معصيته، فكيف ييأسُ من رحمتهِ أهلُ محبَّته؟(۱۴۶).

ترجمہ:۔ جو اللہ کی عبادت میں صبر کی نیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس پر صبر دے دیتا ہے اور قوت دے دیتا ہے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی سے رکنے پر صبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس پر مدد کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

پھر مجھے فرمایا: اے سیار! تیرا کیا خیال ہے تو اپنی خواہش کے مقابلہ میں اللہ کی محبت کو نباہ سکتا ہے۔ اگر تو ایسا کرے تو کیا وہ تیرے صبر کو ناکام کردے گا۔ جس نے اپنے آقا سے بدظنی کی اس نے برا کیا۔ اس نے بھی اور اس طرح کے دوسرے لوگوں نے بھی۔

پھر حضرت عبدالواحد رو پڑے اور اتنا روئے کہ مجھے ڈر لاحق ہوا کہ غشی نہ ہو

---

(۱۴۶) حلية الأولياء. ۱۶۳/۶.

جائے پھر فرمایا: اے مِسْعَر! تجھ پر میرا باپ قربان گناہ گاروں پر صبح وشام نعمت ہوتی ہے تو اللہ سے محبت کرنے والے اس کی رحمت سے کیسے مایوس ہو سکتے ہیں؟

عابدِ شام کا ملفوظ

(۱۴۷)...... حضرت عبدالواحد بن زیدؒ نے فرمایا:

قال لی عابدٌ من أهلِ الشام: أما واللهِ یا أبا عبیدةَ لیعلمنَّ الصابرون غداً أنَّ موئلَ الصبرِ موئلٌ کریمٌ هنیءٌ غیرُ مردیّ، ولیعلمنَّ أهلُ الاستخفاف بمعاصی الله أن ذلک کائنٌ علیهم وبالًا، ولبئسَ سبیلُ الخائفِ الغِرّةُ وترکُ الحذرِ والاحتراسِ مما یُخاف. وبکی.

ترجمہ:- مجھ سے شام کے ایک عبادت گزار نے کہا: اے ابو عبیدہ! خدا کی قسم کل صبر کرنے والے جان لیں گے کہ صبر کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ اچھا نتیجہ ہوگا خوش کن ہوگا رد نہیں ہوگا اور اللہ کی نافرمانیوں میں گھر کر ان کو ہلکا سمجھنے والے بھی جان لیں گے کہ یہ نافرمانیاں ان پر وبال بن جائیں گی۔ ناتجربہ کار خائف کا راستہ برا ہے اور ڈر اور نگہبانی کو چھوڑنا ان چیزوں میں سے ہے، جن سے ڈرنا چاہئے پھر آپ رو پڑے۔

خیر کی تکمیل اور صبر کی سواری

(۱۴۸)...... حضرت ابن سماک فرماتے ہیں:

من امتطی الصبرَ قویَ علی العبادة، ومن أجمعَ الیأسَ استغنی عن الناس، ومن أهمَّتْهُ نفسُه لم یُوَلِّ تربتَها غیرُه، ومن أحبَّ الخیرَ وفِّقَ له، ومن کرهَ الشرَّ جُنِّبَهُ، ومن رضیَ بالدنیا من الآخرةِ حظًّا فقد أخطأ حظَّ نفسه، ومن أرادَ الحظَّ الأکبر من الآخرةِ

سـعـىٰ لهـا سعيها وأعملَ نفسَهُ لها ، وهانتُ عليه الدنيا وجميعُ ما فيها.

والـصبرُ عن الدنيا رأسُ الزهدِ فيها ، والصبرُ عن المعاصی هو الكُرْهُ لها ، والصبرُ على طاعةِ الله فرعُ الخيرِ وتمامه.

ترجمہ:۔جس نے صبر کو سواری بنایا وہ عبادت پر قوی ہو گیا اور جس نے مایوسی کو سامنے رکھا۔ وہ لوگوں سے مستغنی ہو گیا۔ جس نے اپنے نفس کی فکر کی اس کی خاک کا کوئی اور وارث نہیں ہوگا۔ جس نے خیر سے محبت کی اس کو اس کی توفیق ملے گی اور جس نے شر کو ناپسند کیا وہ اس سے بچایا جائے گا اور جو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی دنیا پر راضی رہا تو اس نے اپنے نفس کا حصہ گنوا دیا اور جس نے آخرت سے بڑا حصہ لینے کا ارادہ کیا اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے اپنے نفس کو اس پر لگا دیا اور اس پر دنیا اور دنیا کی سب چیزیں بے قیمت ہو گئیں۔ ترک دنیا پر صبر کرنا دنیا میں زہد کی اصل ہے اور گناہوں سے رکنا مشکل ہے اور اللہ کی فرمانبرداری پر صبر کرنا خیر کی فرع اور خیر کی تکمیل ہے۔

صبر، تصبر اور اصطبار کیا ہے؟

(۱۴۹)......حضرت حکیم بن جعفر فرماتے ہیں مجھے قرہ النحات نے بیان کیا:

قلت لعابدٍ في بيتِ المقدس : أوصني.

قال: عليك بالصّبر ، والتّصبُّر ، والاصطبار.

قال : قلت: ما الصبر ، وما التصبُّر ، وما الاصطبار؟

قـال: أما الصبرُ فالتسليمُ والرضىٰ بنزولِ المصائبِ والبلوى ، وتوطينُ النفوسِ عليها قبل حلولها.

وأم التـصبُّر فتـجـرُّعُ مـرارتهـا عند نزولها ، ومجاهدةُ النَّفس

علیٰ ھدوئھا وسکونھا.

وأما الاصطبارُ فاستقبالُ ما ینزلُ منھا من المصائبِ والبلوٰی بالطلاقةِ والبِشر، وانتظارُ ما لم ینزلْ منھا بالاعتبارِ والفکر. فإذا کان العبدُ کلذلک کان مصطبرًا، لم یُبالِ ما تقدَّمَ من ذلک.

ترجمہ:- میں نے بیت المقدس میں ایک عابد سے کہا: مجھے وصیت فرمادیں۔

انہوں نے فرمایا: اپنے اوپر صبر، تصبر اور اصطبار کو لازم کرلے۔

میں نے پوچھا: صبر کیا ہے؟ تصبر کیا ہے؟ اور اصطبار کیا ہے؟

فرمایا: صبر مصیبتوں اور آزمائشوں کے نازل ہونے کے وقت تسلیم ورضا کا اور مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے تسلیم ورضا پر اپنے نفوس کو مائل رکھنے کا نام ہے۔

اور تصبر مصیبت نازل ہونے کے وقت اس کی کڑواہٹ کے گھونٹ پی جانے کو اور اس کے گرنے کے وقت نفس کے مجاہدہ اور سکون کو کہتے ہیں۔

اور اصطبار مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہونے کے وقت ان کا بشاشت طبع کے ساتھ استقبال کرنے کا نام ہے اور جو مصیبتیں نازل نہیں ہوئیں، ان کے خیال اور فکر میں انتظار کرنے کا نام ہے۔ پس جب آدمی اس حالت کو پہنچ جاتا ہے اس کو مصطبر کہتے ہیں اس کو پرواہ نہیں ہوتی کہ آگے کیا ہوگا؟

صبر کی دس صورتیں

(۱۵۰)......امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں: میں نے ایک حکمت میں پڑھا تھا کہ صبر کی دس صورتیں ہیں:

الصبر عن المعاصی، والصبر علی الفرائض، والصبر علی الشبھات، والصبر علی الفقر، والصبر علی الأوجاع، والصبر

على المصائب، والصبر على أذى الناس ، والصبر عن الشهوات ، والصبر عن فضولِ الكلام ، والصبر على النوافل.

وكـلُّ عملٍ من هذه الوجوهِ تعملهُ وهو شاقٌ عليك فأنت فيه صـابـر، وكـلُّ عـمل تعمله منها وليس فيه مشقّةٌ فليس ذلك من بـاب الـصبـر ، ويكـونُ ذلك مـن حُسنِ المعونة من الله سبحانه لعبده ، كفاهُ مؤونةَ المشقَّةِ وأذاقَهُ حلاوةَ المعونة.

ترجمہ:-(۱) گناہوں سے رکنا بھی صبر ہے۔(۲) فرائض پر عمل کرنا بھی صبر ہے(۳) شبہات سے بچنا بھی صبر ہے(۴) فقر کو برداشت کرنا بھی صبر ہے(۵) درد کو برداشت کرنا بھی صبر ہے(۶) مصیبتوں کو برداشت کرنا بھی صبر ہے(۷) لوگوں کی اذیت برداشت کرنا بھی صبر ہے(۸) خواہشات نفس سے باز رہنا بھی صبر ہے(۹) فضول کلام سے بچنا بھی صبر ہے(۱۰) نوافل کی ادائیگی بھی صبر ہے۔

ان صورتوں میں سے ہر عمل جس کو تو کرتا ہے اور اس میں تجھے مشقت ہوتی ہے تو تو اس میں صبر کرنے والا ہے اور ہر وہ عمل جو تو کرے اور اس میں تجھے مشقت نہ ہو اس کا صبر سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کے لئے بہترین مدد ہوتا ہے کہ وہ اس کی تکلیف کی مشقت کو کافی ہو جاتا ہے اور مشقت میں حلاوت کا ذائقہ بھی دے دیتا ہے۔

صبر ہر چیز میں اچھا ہے

(۱۵۱)......حضرت خلف بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ مجھ سے ہند کے دانشوروں میں سے ایک آدمی نے کہا:

لايكونُ الصبرُ إلا في رجلٍ له عند اللهِ عظيمٌ من الذُّخر ، ولرُبَّ صابرٍ برَّزَبه صبرُه أمام المتقين يوم القيامة.

والصبرُ في كلِّ شيءٍ حسن ، وهو في طاعةِ الله وعن معصيته أحسن.

ترجمہ:- صبر اس شخص کے پاس ہوسکتا ہے جس کا اللہ کے پاس عظیم اجر موجود ہو۔ بہت سے صابر قیامت کے دن پرہیزگاروں سے آگے بڑھ جائیں گے اور صبر ہر چیز میں اچھا ہے اور یہ اللہ کی اطاعت میں اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں سب سے اچھا ہے۔

امورِ منکرہ پر صبر

(۱۵۲)...... حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں:

إنها ستكونُ امور تُنكرونها ، فعليكم فيها بالصبر ، صبرٌ كقبضِ على الجمر. ولا تقولوا تغير ، حتى يكونَ اللهُ يغيّر.

ترجمہ:- عنقریب کچھ ایسے کام ہوں گے جن کو تم پہلے نہیں جانتے ہو گے تم پر ان میں صبر کرنا لازم ہے۔ اس وقت صبر انگارے کو مٹھی میں لینے کی طرح ہوگا۔ یہ مت کہنا کہ بدل جاتی حتی کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس کو بدل دیں۔

صبر کا انوکھا واقعہ

(۱۵۳)...... حضرت عطیہ بن سلیمان فرماتے ہیں:

صليتُ الجمعةَ ثم انصرفتُ ، فجلستُ إلى يونسَ بن عبيد حتى صلينا العصر ، فقال: هل لكم في جنازة؟

قال: فمضينا إلى ناحيةِ بني سعد ، فصلَّينا على جنازة.

ثم قال: هل لكم في فلانٍ العابد نعوده؟

فأتينا رجلًا وقعتُ في فمه الخبيثةُ حتى أبدت عن أضراسه! فكان إذا أراد أن يتكلّم دعا بقعبٍ من ماءٍ وبقطنةٍ فبلَّ لسانَهُ ، ثم

بتكلم بكلمات يُحسِنُ فيهنَ.

فلمّا دخلنا عليه دعا بالقدحِ ليفعلَ كما كان يفعل ، فبينا هو يبلُّ لسانَهُ إذا سقطتْ حدقتاه في القدح ! فأخذهما فمرثهما بيده ثم قال: إني لأجدُفيهما دسمًا ، وما كنتُ أظنُّ بقي فيهما . ثم استقبلَ القبلةَ ثم قال: الحمدُ للهِ الذي أعطانيهما فأمتعني بهما شبابي وصحتي ، حتى إذا فنيتْ أيامي وحضرَ أجلي أخذهما مني ليبدلني بهما إن شاء الله خيرًا منهما.

فقال له يونس : قد كنا تهيّأنا لنعزّيک ، فنحن الآن سنهنِئک.

فقال خيرًا ودعا.

ثم خرجنا من عنده فأتينا أبارجاءِ العُطاردی، فحدَّثناه بقصَّتنا.

فقال: شهدتم عيدًا، وقعدتم حتى صليتم جماعة ، ثم شيَّعتم جنازة ، ثم عدتم مريضاً ، ثم زرتم أخاً، لقد اصبتم خيرًا . وأنا واللهِ قد أصبتُ خيرًا ، قد قرأتُ البارحة أكثر من ألف آية!

ترجمہ:-میں نے جمعہ کی نماز پڑھی پھر واپسی پر میں حضرت یونس بن عبید کے پاس بیٹھ گیا۔ حتیٰ کہ ہم نے عصر کی نماز پڑھی تو آپ نے پوچھا: کیا جنازہ میں شرکت کے لئے جاؤ گے؟ چنانچہ ہم بنوسعد کے ایک قبیلہ میں گئے اور وہاں ایک جنازہ پڑھا۔ پھر آپ نے فرمایا: فلاں عابد کے پاس عیادت کے لئے جانا ہے چلو گے؟ چنانچہ ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جس کے منہ میں پھوڑا نکلا ہوا تھا جس سے اس کی داڑھیں بھی نظر آرہی تھیں، وہ جب بھی کوئی بات کرنا چاہتا تو پانی کا بڑا پیالہ منگاتا اور کپاس بھی پھر اپنی زبان کو تر کرتا پھر کوئی اچھے سے کلمات کہتا، چنانچہ جب ہم اس کے پاس بیٹھے تھے تو اس نے پیالہ منگایا تا کہ وہ طریقہ اختیار

کرے جو وہ کرتا تھا۔ اسی حالت میں وہ اپنی زبان تر کر رہا تھا کہ اس کی دونوں آنکھیں پیالہ میں گر پڑیں۔ اس نے ان کو اٹھا کر اپنے ہاتھ سے مسلا پھر کہا: میں ان میں چکناہٹ دیکھ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اب ان میں کچھ نہیں رہا پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا کی۔

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْهِمَا فَاَمْتَعَنِیْ بِهِمَا شَبَابِیْ وَصِحَّتِیْ حَتّٰی إِذَا فَنِیَتْ أَیَّامِیْ وَحَضَرَا جَلِیْ اَخَذَهُمَا مِنِّیْ لِیُبْدِلَنِیْ بِهِمَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَیْرًا مِنْهُمَا.

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے دونوں آنکھیں دی تھیں۔ پھر ان سے مجھے میری جوانی اور صحت میں فائدہ پہنچایا۔ حتی کہ جب میری زندگی کے دن ختم ہو گئے اور میری موت کا وقت آپہنچا تو ان کو مجھ سے لے لیا تا کہ ان کے بدلہ میں ان سے بہتر عطاء فرمائے۔ انشاء اللہ

اس سے حضرت یونس نے فرمایا: ہم تو آپ کو صبر دلانے آئے تھے لیکن اب ہم تمہیں مبارک دیتے ہیں۔

اس نے کہا: بہتر، پھر اس نے دعا کی۔

اس کے بعد ہم اس سے نکل کر حضرت ابورجاء عطاردیؒ کی خدمت میں گئے اور اپنا قصہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: تم عید (جمعہ) میں شریک ہوئے پھر تم اتنی دیر بیٹھے رہے کہ جماعت کے ساتھ (عصر کی) نماز پڑھی۔ پھر تم جنازہ کے ساتھ چلے پھر تم نے مریض کی عیادت کی۔ پھر تم نے (مسلمان) بھائی کی زیارت کی۔ تم خیر ہی خیر کو پہنچے ہو اور میں بھی اللہ کی قسم خیر کو پہنچا ہوں کیونکہ میں نے گذشتہ رات ایک ہزار آیات سے زیادہ تلاوت کی ہے۔

(فائدہ) حضرت یونس بن عبید بن دینار عبدی بصری ابوعبداللہ چھوٹے درجہ کے تابعین اور فضلاء میں سے تھے۔ روایت حدیث میں ثقہ تھے۔ وفات کے

وقت اپنے قدموں کی طرف دیکھا اور رو پڑے۔ان سے پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: میرے قدم جہاد فی سبیل اللہ میں غبار آلود نہیں ہوئے۔ وفات ۱۳۹ھ میں ہوئی۔(سیر اعلام النبلاء ۲۸۸/۶)۔

(فائدہ) حضرت ابو رجاء عطاردیؒ کا نام عمران بن ملحان بصری ہے۔انہوں نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا تھا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہوئے۔فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔عمر ۱۲۰ سال یا اس سے بھی زیادہ ہوئی۔روایت حدیث میں معتبر تھے۔قرآن کی تفسیر کا علم بھی رکھتے تھے۔چالیس سال تک اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھائی تھی۔۱۱۸ھ میں انتقال ہوا۔(تہذیب الکمال ۳۵۶/۲۲)۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ کا پاؤں کٹوانے کے وقت صبر

(۱۵۴)......امام زہریؒ فرماتے ہیں:

وقعت في رجلِ عروةَ بنِ الزبير الآكلة، فصعدت في ساقه، فبعث إليه الوليدُ بن عبد الملك فحملَ إليه الأطباء، فقالوا: ليس له دواءٌ إلا أن تُقطعَ رجلُه.

قال: فقُطعتْ رجلُه وهو جالسٌ عند الوليد، فما تضوَّر وجهه!.

(۱۵۴)

ترجمہ:-حضرت عروہ بن زبیرؓ کے پاؤں میں پھوڑا نکلا جو پنڈلی تک پہنچ گیا تو آپ کے علاج کے لئے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے اطباء کو بھیجا تو انہوں نے کہا: اس کا کوئی علاج نہیں۔سوائے اس کے کہ ان کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔

جب آپ کا پاؤں کاٹا گیا تو آپ ولید کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔آپ کے

---

(۱۵۴)هذه الحادثة معروفة عن الإمام المشهور عروة، وقد وردت في أكثر من مصدر وأطول منها هنا، ينظر تهذيب الكمال ۲۰/۲۰-۲۱، وحلية الأولياء ۱۷۸/۲. ومعنى تضوَّر: تلوَّى.

چہرے پر کچھ بھی تغیر معلوم نہ ہوا۔

(فائدہ) کتنے بڑے صبر کی بات ہے۔ اس وقت ایسے تیز دھار آلات بھی نہیں ہوتے تھے جیسے آج کل آپریشن کے وقت ہڈی کاٹنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اللہ ان پر رحمت فرمائے۔ آپ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نواسے اور عشرہ مبشرہ میں سے حضرت زبیرؓ کے صاحبزادے تھے۔ مدینہ منورہ کے سات بڑے فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ قرآن پاک اپنے والد حضرت زبیر بن عوامؓ سے حفظ کیا تھا۔ سارا سال روزہ رکھتے تھے جب فوت ہوئے تو روزہ کی حالت میں تھے۔ ہر دن قرآن شریف میں دیکھ کر قرآن شریف کا چوتھائی حصہ تلاوت کرتے تھے رات کو جاگ کر عبادت کرتے تھے کسی رات بھی قیام اللیل کو نہ چھوڑا، مگر جس رات ان کا پاؤں کاٹا گیا تھا۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں: میں نے عروہ کو (علم کا) ایسا سمندر دیکھا ہے جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا۔ وفات ۹۴ھ میں ہوئی۔ (العبر ۸۱/۱ تہذیب الکمال ۲۰/۲۰۔۲۱ حلیۃ الاولیاء ۱۷۸/۲)۔

گھبراہٹ، جہالت، حرص، حسد کی بنیاد بے صبری ہے

(۱۵۵)...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لو كان الصبرُ رجلًا كان أكملَ الرجال ، وإن الجزعَ والجهلَ والشَّرَه والحسدَ لفروعٌ أصلُها واحد.

ترجمہ:۔ اگر صبر آدمی ہوتا تو لوگوں میں سے کمال درجہ کا آدمی ہوتا۔ گھبراہٹ، جہالت، حرص اور حسد سب شاخیں ہیں۔ ان کی اصل ایک ہی ہے۔ (یعنی صبر کا نہ ہونا)۔

فائد: جب صبر ہو گا تو گھبراہٹ نہیں ہوگی۔ علم حاصل کرنے کی مشقت برداشت کرے گا تو جہالت نہیں ہوگی۔ حرص بھی صبر نہ کرنے کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کو نعمت دے اس کی نعمت پر حسد نہ کرنا اور خود کو حاصل نہ ہونے پر برداشت کرنا بھی صبر ہے۔

صبر عقل سے پیدا ہوتا ہے

(۱۵۶)...... حسین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک ہندی حکیم کا قول ہے:

الصبرُ قوةٌ من قُوى العقل ، وبقدرِ مولدِ العقل ينمى الصبر.

ترجمہ:۔ صبر عقل کی قوتوں میں سے ایک قوت ہے، عقل کی پیدائش کے بقدر صبر حاصل ہوتا ہے۔

صبر میں ابوالعتاہیہ کے اشعار

(۱۵۷)...... حسین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میرے سامنے ابوالعتاہیہ نے اپنے متعلق یہ شعر کہے:

صبرتُ ولم أبدِ اكتئاباً ولن ترى　　أخاجزعٍ إلا يصيرُ إلى الصبرِ
وإنى وإن أبديتُ صبرًا لمنطوٍ　　على حَزَنٍ منه أحرَّ من الجَمرِ
وأملكُ من عينيي الدموعَ وربما　　تبادرَ عاصٍ من سوابقها يجرى

ترجمہ:۔

(۱) میں نے صبر کیا اور اپنے رنج کو ظاہر نہ کیا اور تو گھبرانے والے کو نہیں دیکھے گا مگر وہ بھی بالآخر صبر کر ہی لیتا ہے۔

(۲) اگرچہ میں نے صبر ظاہر کیا ہے لیکن یہ ایسے غم پر محیط ہے جو انگارے سے بھی زیادہ گرم ہے۔

(۳) میں اپنے آنکھوں کے آنسوؤں کو قابو میں رکھتا ہوں لیکن بسا اوقات گناہ گار سے اس کے سابقہ جرائم کی وجہ سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

(فائدہ) ابوالعتاہیہ عرب کا مشہور شاعر گزرا ہے دیوان ابو العتاہیہ کے نام

سے ان کا دیوان بھی چھپا ہوا ملتا ہے لیکن یہ شعر اس دیوان میں نہیں ہے۔ ان کی وفات ۲۱۱ھ میں ہوئی۔

صبر میں حسین بن عبدالرحمٰن کے اشعار

(۱۵۷)......امام ابن ابی الدنیا ؒ فرماتے ہیں میرے سامنے حسین بن عبدالرحمٰن نے یہ اشعار کہے:

تَعَزَّ إذا أُصبتَ بكل أمرٍ   من التقوىٰ أُمرتَ به مُصابا
فكلُّ مصيبةٍ عظمتْ وجلّت   تخفُّ إذا رجوت لها ثوابا

ترجمہ:-

(۱) صبر کر جب تجھے تقویٰ کے کسی مسئلہ میں تکلیف پہنچے۔ تکلیف کے وقت تجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲) ہر مصیبت جو بڑی اور اہم ہو۔ جب تو اس میں ثواب کی امید رکھے تو ہلکی ہو جاتی ہے۔

عبادت پر صبر کے انعامات

(۱۵۹)......کسی ساحل پر رہنے والے ایک عابد نے فرمایا:

إنك والله أيها المرءُ ما التمستَ اتباعَ رضوانه بشيءٍ أبلغ فيما تريدُ من اجتنابِ سخطه.

قال: ثم بكى وقال: وكيف وغرورُ الآمالِ تُلهينا عن سرعة ممرِّ الآجال؟

قال: ثم بكى وقال: لا تعجبُ أيها المرءُ من سهوٍ وغفلةٍ غلَبا على عقولنا، فنحن نحرصُ على الدنيا ونعملُ لها - غيرَ مستزيدين في أرزاقنا - بالحرصِ عليها والعملِ لها، ونَدَعُ حظَّنا

فی هـذه الدار الفانية من الدار الباقية ، التی يُرزقُ أهلُها فيها بغيرِ حساب ، وإنـما جُعلتُ هذه الدارُ سبيلًا إلى الوصلة إلى الدارِ الأخرىٰ.

قـال : فإن أعـمالنا وحرصَنا على طلبِ الدارِ الآخرةِ يزيدُ فی أرزاقنا ولذاتنا فی الدنيا والآخرة.

ثـم بكى وقال : يا عبدالله ، احتجزِ الصبرَ على إرادته يبلّغکَ خيرَ إرادتک لديه ، فما رأينا مثل الصبرِ على طاعتهِ شيئًا.

ترجمہ:۔خدا کی قسم اے جوان ! اللہ کی ناراضگی جس سے تو بچنا چاہتا ہے اس کو اس کی رضامندی کے کاموں کی اتباع سے بہتر سے کسی صورت میں نہیں پا سکتا۔

پھر وہ رو پڑا اور فرمایا اور یہ کس طرح سے ہوا آرزوؤں کا دھوکہ ہمیں تیزی سے زندگی گزارنے (اور موت آجانے) سے بے پرواہ کر رہا ہے۔

پھر روکر فرمایا: اے جوان ! بھول اور غفلت جو ہماری عقلوں پر چھا چکی ہیں۔ ان کو اچھا نہ سمجھنا۔ ہم دنیا کے حریص ہو چکے ہیں اور دنیا کے کام میں مشغول ہیں، دنیا کی حرص اور کام سے ہم اپنے رزق کو نہیں بڑھا سکتے۔ اس فانی دنیا میں آخرت کے اپنے حصہ کو چھوڑ رہے ہیں۔ جس میں وہاں کے رہنے والوں کو بے حساب رزق ملے گا۔ یہ دنیا تو آخرت تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

ہمارے یہ نیک اعمال اور آخرت کی طلب کی حرص ہمارے رزق بھی بڑھاتی ہے اور دنیا اور آخرت کی لذتوں کو بھی بڑھا دیتی ہے۔

پھر روکر فرمایا: اے اللہ کے بندے ! اللہ کے ارادہ کے مقابلے میں صبر سے قوت حاصل کر یہ تجھے اللہ کے پاس تیرے اچھے ارادہ تک پہنچا دے گا۔ ہم نے اس کی اطاعت پر صبر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

حضرت عمر بن ذرؒ کی دعائے صبر

(۱۶۰)......حضرت عمر بن ذرؒ نے اپنی دعا میں فرمایا:

أَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ خَيْرًا يُبَلِّغُنَا ثَوَابَ الصَّابِرِيْنَ لَدَيْکَ ، وَأَسْأَلُکَ شُکْرًا يُبَلِّغُنَا مَزِيْدَ الشَّاکِرِيْنَ لَکَ ، وَأَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ تَوْبَةً تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ دَنَسِ الآثَامِ حَتّٰى نَحُلَّ بِهَا عِنْدَ مَحَلَّةِ الْمُنِيْبِيْنَ إِلَيْکَ ، فَأَنْتَ وَلِيُّ جَمِيْعِ النِّعَمِ وَالْخَيْرِ ،وَأَنْتَ الْمَرْغُوْبُ إِلَيْهِ فِيْ کُلِّ شَدِيْدَةٍ وَ کَرْبٍ وَضُرٍّ.

اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا الصَّبْرَ عَلٰى مَا کَرِهْنَا مِنْ قَضَائِکَ ، وَالرِّضَا بِذٰلِکَ طَائِعِيْنَ ، وَهَبْ لَنَا الشُّکْرَ عَلٰى مَاجَرٰى بِهٖ قَضَاؤُکَ مِنْ مَحَبَّتِنَا ، وَالْإِسْتِکَانَةَ لِحُسْنِ قَضَائِکَ ، مُتَذَلِّلِيْنَ لَکَ خَاضِعِيْنَ ، رَجَاءَ الْمَزِيْدِ وَالزُّلْفٰى لَدَيْکَ يَاکَرِيْمُ.

اَللّٰهُمَّ فَلَا شَيْءَ أَنْفَعُ لَنَا عِنْدَکَ مِنَ الْإِيْمَانِ بِکَ ، وَقَدْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا فَلَا تَنْزِعْهُ مِنَّا وَلَا تَنْزِعْنَا مِنْهُ حَتّٰى تَتَوَفَّانَا عَلَيْهِ ، مُوْقِنِيْنَ بِثَوَابِکَ ، خَائِفِيْنَ لِعِقَابِکَ ، صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَائِکَ ، رَاجِيْنَ لِرَحْمَتِکَ يَاکَرِيْمُ.(۱۶۰)

ترجمہ:۔اے اللہ! میں آپ سے ایسی خیر طلب کرتا ہوں جو آپ کے پاس کے صابرین کے ثواب تک پہنچا دے اور اے اللہ! میں آپ سے ایسا شکر طلب کرتا ہوں جو تیرے شکر کرنے والوں کے لئے جو تو نے ان کے شکر پر انعام کا اضافہ کرنا ہے اس انعام تک پہنچا دے اور اے اللہ! میں آپ سے ایسی توبہ چاہتا ہوں جو ہمیں گناہوں کی میل کچیل سے پاک کر دے۔حتیٰ کہ ہم اس کے بدلہ میں تیرے ہاں تیری طرف رجوع کرنے والوں کے مقام تک پہنچ جائیں تو تمام

(۱۶۰)حلية الأولياء ۱۱۱/۵.

نعمتوں اور خیر کا مالک ہے اور ہر سختی دکھ اور تکلیف میں تیری طرف رغبت ہے۔

اے اللہ! ہمیں ان چیزوں پر صبر عطاء فرما جو تیرے فیصلے سے ہمیں ناگوار گزرے اور اس پر فرمانبرداری کے ساتھ رضاء بھی عطاء فرما اور ہمیں جس چیز پر تیری قضاء جاری ہو چکی، ہماری محبت کے ساتھ ہمیں شکر کی اور اپنی حسن قضاء کے ساتھ سکون کی توفیق عطاء فرما۔ ہم تیرے لئے عاجزی کرنے والے جھکنے والے بنیں تجھ سے مزید نعمتوں کی اور تیرے قرب کی اے کریم امید رکھیں۔

اے اللہ! تجھ پر ایمان لانے کے بعد تیرے نزدیک ہمیں اس کے علاوہ کوئی چیز زیادہ نافع نہیں ہے اور اس کا تو ہم پر احسان کر چکا ہے۔ (یعنی ہمیں تو ایمان عطاء کر چکا ہے) تو ہم سے اس کو نہ چھیننا۔ حتیٰ کہ ہمیں اسی پر موت دے دینا۔ ہم تیرے ثواب پر یقین رکھتے ہوں۔ تیرے عذاب سے ڈرتے ہوں، تیری آزمائش پر صبر کرتے ہوں اور اے کریم! تیری رحمت کی امید رکھتے ہوں۔

(فائدہ)۔ عمر بن ذر بن عبداللہ بن زرارہ کوفہ کے بڑے محدث تھے۔ امام ابوحنیفہؒ، سفیان بن عیینہؒ اور حضرت عبداللہ بن مبارکؒ وغیرہ ان سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ۱۵۳ھ میں انتقال فرمایا (حلیۃ الاولیاء ۵/۱۰۸، تہذیب التہذیب ۴/۲۷۹)۔

صبر عظمت کی اعلیٰ صفات میں سے ہے

(۱۶۱)...... حضرت ابو خیرہ نحویؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ أعلى خلالِ الكرم.

ترجمہ: صبر عظمت کی اعلیٰ صفات میں سے ہے۔

(فائدہ) ان کا نام نہشل بن زید ابو خیرہ الاعرابی البصری ہے انہوں نے کتاب الحشرات تصنیف کی تھی۔ (بغیۃ الوعاۃ ۲/۳۱۷)

ایمان کے بعد شکر صبر سے افضل ہے

(۱۶۲)......حضرت ابو عمران الجونیؒ فرماتے ہیں:

ماأُعطِيَ عبدٌ ـ بعد الإيمان ـ أفضَلَ مِن الصبرِ إلا الشكر ، فإنه أفضلُهما وأسرعُهما ثوابًا.

ترجمہ:-کوئی انسان ایمان کے بعد صبر سے افضل کوئی چیز نہیں دیا گیا سوائے شکر کے کیونکہ صبر اور شکر میں شکر افضل اور ثواب میں زیادہ تیز ہے۔

صبر کی اہمیت

(۱۶۳)......حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں:

الصبرُ من الإيمان بمنزلةِ اليدينِ من الجسد. من لم يكنْ صابرًا على البلاءِ لم يكنْ شاكرًا على النعماء . ولو كان الصبرُ رجلًا لكان كريمًا جميلًا.

ترجمہ:۔صبر ایمان کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے جسم میں دو ہاتھ، جو شخص مصیبت پر صبر نہیں کرتا وہ نعمتوں پر شکر بھی نہیں کرتا۔ اگر صبر آدمی ہوتا تو بڑی شان والا اور خوبصورت ہوتا۔

(فائدہ) حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی بصرہ کے عالم تھے۔ امام ابن سیرین جوان کے استاد ہیں۔ ان کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ لوگوں میں سے حدیث کے سب سے بڑے حافظ ہیں جبکہ یہ تفسیر اور اختلاف علماء کے بھی عالم تھے وفات ۱۱۷ھ میں ہوئی۔

صبر کے فوائد

(۱۶۴)......حضرت عمر بن ذرؒ فرماتے ہیں:

مَن أجمعَ على الصبرِ في الأمورِ فقد حوى الخيرَ ، والتمسَ معاقلَ البرِّ و كمالَ الأجور . (١٦٤)

ترجمہ:- جو کاموں میں صبر کو اختیار کرے گا تو وہ خیر کو سمیٹ لے گا اور نیکی کی گرہیں کھول لے گا اور کمال درجہ کے اجر حاصل کرلے گا۔

اہل صبر کا ثواب پہچاننے کا طریقہ

(١٦٥)......حضرت درست قزازؒ فرماتے ہیں:

قال لي حبيب أبو محمد : إنْ أردتَ أنْ تعرفَ فضلَ ثوابِ الصبر على جميعِ أعمالِ البرّ ، فانظرُ إلى أهلِ البلاءِ مع أهلِ العافية ، ثم ميِّز مابينهم . واعلم أن الله عزَّوجلَّ لا يعزَبُ عنه مثقالُ ذرَّةٍ في السماواتِ ولا في الأرض.

ترجمہ:۔ مجھ سے حضرت حبیب عجمیؒ نے فرمایا: اگر تو تمام نیکی کے اعمال کے مقابلہ میں صبر کے ثواب کی فضیلت کو جاننا چاہے تو صحت مندوں کے مقابلہ میں مصیبت زدہ لوگوں کو دیکھ لے اور ان کے درمیان امتیاز کرلے اور یہ بھی جان لے کہ اللہ عزوجل سے آسمانوں میں اور نہ زمین میں ایک معمولی ذرہ بھی نہیں چھپ سکتا۔

ہمسایہ کی اذیت پر صبر

(١٦٦)......حدیث: حضرت ابوعبدالرحمٰن حُبُلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اپنے ہمسایہ کی شکایت لے کر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُفَّ أذاكَ عنه ، واصبرْ لأذاه ، فكفى بالموتِ مفرِّقًا)). (١٦٦)

---

(١٦٤)حلية الأولياء ١١١/٥ .

(١٦٦)الحديث مرسل ، فالحبلي تابعي . وروى الحديث ابن النجار=

ترجمہ:۔تم اس کو اذیت دینے سے باز رہنا اور اس کی اذیت پر صبر کرنا موت بطور جدائی ڈالنے کے کافی ہے۔

(فائدہ) یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ حُبلی تابعی ہیں۔

صبر کے ثواب کے برابر کوئی چیز نہیں

(۱۶۷)......حضرت ابو مغیرہؒ فرماتے ہیں:

سمعتُ عمر بن ذر يقولُ لرجلٍ آذاه جارُله : اصبرْ أى أخي ، فوالله ما أرى أنَّ لثواب الصبرِ في القيمةِ مِثْلا. أى أخي ، عليك بالصبرِ تُدرِكُ بهِ ذخرَ أهله.

واعلمْ أن الصبرَ مواهب ، ولن يُعطاه إلا مَنْ كَرُمَ على سيِّده ، فاغتنمهُ ما قدرتَ عليه ، لأنك ستجدُ عاقبتهُ عاجلًا و آجِلًا إن شاء الله.

ترجمہ:۔میں نے عمر بن ذرؒ سے سنا جو اس آدمی کو نصیحت کر رہے تھے جس کو اس کے پڑوسی نے ایذاء پہنچائی تھی۔اے بھائی! صبر کر خدا کی قسم قیمت میں صبر کے ثواب کی طرح میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔اپنے لئے صبر کو لازم کرلو۔اس کی وجہ سے تم صابرین کے ثواب کو پہنچ جاؤ گے۔اور جان لو کہ صبر اللہ کی عطاء کردہ نعمتوں میں سے ہے اور یہ ہرگز کسی کو نہیں ملتا۔مگر جس کی آقا کے سامنے شان ہو پس جتنا تجھ میں قدرت ہے صبر کرنے کی اس کو غنیمت جان تو اس کا فوری بھی اور

= مرسلا كذلك من طريق الحبلي ، كما ذكره في التيسير بشرح الجامع الصغير ٢٠٩/٢ ، وفي كنز العمال ٥٢/٩ رقم ٢٤٨٩٨ ، واورده المؤلف في كتابه مكارم الأخلاق ، رقم ٣٢٨، وله رواية قريبة للحارث ، رواه مرسلا عن عراك بن مالك ، كما في المطالب العالية لابن حجر ٦/٣ رقم ٢٧١٩. وذكره المحدث العجلوني في كشف الخفاء ١١٢/٢ أن العسكري رواه بسند فيه ابن لهيعة۔ وهو ضعيف۔ عن انس.

دیر سے بھی انشاء اللہ اچھا انجام دیکھے گا۔

(فائدہ) ابو مغیرہ مسجدہ کوفہ کے امام تھے۔ پورا نام نضر بن اسماعیل البجلی الکوفی القاصّ ہے۔ وفات ۱۸۲ھ میں ہوئی۔ حدیث میں قوی نہیں تھے۔ (تہذیب الکمال ۲۹/۳۷۲، تقریب التہذیب ۵۶۱)۔

حضرت ابن عمرؓ کے نزدیک یزید کی حیثیت

(۱۶۸)...... حضرت محمد بن المنکدرؒ فرماتے ہیں:

قال ابنُ عمرَ حين أتتهُ بيعةُ يزيد : إن كان خيرًا رضينا ، وإن كان بلاءً صبرنا.

ترجمہ:- جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس یزید کی بیعت کا پیغام پہنچا تو آپؓ نے فرمایا: اگر اچھا رہا تو ہم راضی رہیں گے اور اگر مصیبت ہوگی تو ہم صبر کر لیں گے۔

یزید کی سیاہ کاریاں

(فائدہ) یہ حضرت عمرؓ کے صاحبزدہ ہیں۔ علماء نے لکھا ہے یزید تو کیا یہ خلافت کے استحقاق کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی اولیٰ تھے لیکن مسلمانوں کے درمیان شورش کے خطرہ کی وجہ سے یزید کی بیعت کرتے ہوئے فرمایا: اگر بہتر ہوگا تو راضی رہیں گے اور اگر مصیبت بنے گا تو صبر کریں گے چنانچہ ان کی یہ بات درست ثابت ہوئی کہ یہ مسلمانوں کے لئے خصوصاً اہل بیت ، اہل مدینہ اور اہل مکہ کے لئے مصیبت بن گیا۔ جیسے ہی اس نے خلافت کا پہلا خطبہ دیا تو اس میں جہاد کو موقوف کر دیا اور فوجیوں کے وظیفے بڑھا دیئے اور وقت سے پہلے دے دیئے۔ اس کی فوج کی توانائیاں سب سے پہلے کربلا میں حضرت حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت پر خرچ ہوئیں۔ جب اس کے جرائم بڑھ

گئے اور حضرت حسینؓ کی شہادت پیش آ گئی تو اہل مکہ اور اہل مدینہ یزید کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان میں صحابہ بھی تھے اور جلیل القدر تابعین بھی تھے۔ جب یزید کی فوجیں مدینہ طیبہ میں داخل ہوئیں تو انہوں نے مسجد نبوی میں اپنے گھوڑے باندھے، جنہوں نے اس میں پیشاب اور لید کئے اور مسجد کا تقدس پامال کیا۔ تین دن تک مسجد نبوی میں نہ اذان ہوئی نہ جماعت، صرف سید التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی میں رہ گئے۔ جن کو نمازوں کے اوقات کا پتہ نہ چل سکتا تھا کیونکہ یہ مسجد سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نمازوں کے اوقات میں روضۂ اقدس سے اذان کی آواز سنتا تھا اور نماز ادا کرتا تھا۔ یہ یزیدی لشکر ان کو بھی قتل کرنا چاہتا تھا لیکن دیوانہ کہہ کر ان کو چھوڑ دیا گیا۔ مدینہ کے قریب واقع میدان حرہ میں یزیدیوں نے صحابہ کرامؓ اور تابعین کے ساتھ جنگ کی کیونکہ یزیدی لشکر اسلحہ وغیرہ سے لیس تھا۔ اس لئے مقابلہ میں آنے والے صحابہ، تابعین شکست سے دوچار ہوئے اور سینکڑوں صحابہ اور سینکڑوں تابعین کو اس جنگ میں صرف اس لئے شہید کر دیا گیا کہ وہ یزید کی حکومت کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ یزیدی لشکر نے مدینہ کے چند ایک حضرات کو صرف اس شرط پر زندہ چھوڑا کہ وہ یزید کے غلام بن کر رہیں گے۔ اس لشکر نے مدینہ طیبہ کی مقدس خواتین کی عزتیں پامال کیں۔ جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ یہ کیسی منحوس فوج تھی جس نے صحابہ، تابعین اور ان کی خواتین کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ ایسا سلوک تو مسلمان فوج کافروں کو فتح کر کے کافروں کے ساتھ اور ان کی خواتین کے ساتھ بھی نہیں کرتی تھی۔

واقعہ حرہ کے بعض شہداء کی قبریں آج بھی جنت البقیع کے قبرستان میں موجود ہیں۔ یہ ظلم یزید کی طرف سے مقرر کردہ سالار مسلم بن عقبہ کے ماتحت ہوا تھا۔

یزید کے حکم کے مطابق مسلم بن عقبہ مدینہ کو ویران کر کے مکہ کو تاخت وتاراج

کرنے جارہا تھا اللہ نے اس کو مہلت نہ دی تو وہ راستے میں مر گیا اور یزید کے حکم کے مطابق حصین بن نمیر کو اپنا جانشین بنادیا چنانچہ یہ حصین بن نمیر یزیدی لشکر کو لے کر مکہ شریف کی طرف بڑھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ حرم کعبہ میں جنگ شروع کردی۔ ابوقبیس پہاڑ سے کعبہ شریف پر منجنیق کے ذریعہ سنگ باری کی۔ جس سے کعبہ شریف کی دیواریں شہید ہوگئیں اور پردہ شریف کو آگ لگ گئی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ شریف کی جو پناہ لی تھی، اس پر بھی اس لشکر نے ان کو معاف نہ کیا اور حرم بیت اللہ کی ہتک کی کیونکہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِناً ۔ (جو حرم میں داخل ہوگیا اس کو امن مل گیا) یہ ہتک جاری تھی کہ حصین بن نمیر کو یزید کی ہلاکت کی خبر پہنچی تو حصین بن نمیر نے یزید کی طرف سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑائی موقوف کردی۔

تاریخ ابن عباس کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لسان المیزان اور تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے یزید کو امیر المؤمنین کہا تو آپ نے اس کو امیر المؤمنین کہنے پر بیس کوڑے لگوائے حالانکہ آپ کوڑے نہیں لگواتے تھے۔

آج کل کچھ لوگ یزید کی طرف داری کرتے ہوئے سیدنا حسین بن علیؓ اور مدینہ اور مکہ کے صحابہ، تابعین کو برا بھلا اور باغی تک کہتے ہیں یہ لوگ خارجیوں کی کتابیں پڑھ کر ان کی زد میں آچکے ہیں۔ اہل سنت کا یہ مسلک اور موقف نہیں ہے اہل سنت یزید کو فاسق اور حضرت حسینؓ اور اہل مدینہ اور اہل مکہ کو حق پر قرار دیتے ہیں۔

صبر کا پھل میٹھا ہے

(۱۶۹)......احمد بن واصل کوفی کہتے ہیں:

میں طالبین کے لئے خط لکھتا تھا۔ اہل مکہ کی ایک عورت بھی ان کے ساتھ خط وکتابت رکھتی تھی۔ ایک مرتبہ اس نے ان کی طرف یہ شعر لکھے۔

أما والذی لا خُلدَ إلا لوجهِهِ ومَنْ لیس فی العزِّ المنیعِ له کفوٌ

لَئِنْ کان بَدءُ الصبرِ مُرًّا فعقبه لقد یُجتنی من غِبِّهِ الثمرُ الحلوُ

ترجمہ:-

(۱) سن لو کسی کو دوام حاصل نہیں۔ سوائے اللہ کی ذات کے اور بے مثال غلبہ میں بھی اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

(۲) اگر چہ صبر کی ابتداء کڑوی ہوتی ہے لیکن اس کے بعد میٹھا پھل حاصل ہوتا ہے۔

خدا کی معرفت رکھنے والا صابر

(۱۷۰)......ابومحمد خزیمہ بیان کرتے ہیں:

مرَّ وهب بن منبِّه برجلٍ أعمى، ومجذوم، مقعد، عريان، وبه وَضح، وهو يقول: الحمدُ للهِ على نعمته.

فقال: رجلٌ كان مع وهب: أيُّ شيءٍ عليك من النعمةِ وأنتَ على هذه الحال؟

فقال الرجل: ارمِ ببصرك إلى أهلِ المدينة، فانظرْ إلى كثرةِ أهلها، أوَلا أحمدُ اللهَ على نعمتِهِ أنه ليس أحدٌ فيها يعرفُ اللهَ غيري؟ (۱۷۰)

---

(۱۶۹) عدة الصابرين ص۱۲۸.

(۱۷۰) حلية الأولياء ۶۸/۴، شعب الإيمان ۱۱۸/۴ رقم ۴۴۹۶.

ترجمہ:۔حضرت وہب بن منبہؒ ایک اندھے کوڑھی اپاج ننگے شخص کے پاس سے گزرے۔جو برص کا مریض بھی تھا اور وہ الحمد للہ علی نعمتہ (اللہ کی اس کی نعمت پر حمد ہو) کہہ رہا تھا۔

ایک شخص جو حضرت وہبؒ کے ساتھ تھا۔اس نے اس سے کہا:تم پر کونسی نعمت ہے جبکہ تم اس حالت میں ہو؟

اس مصیبت زدہ نے کہا:اپنی نگاہ شہر والوں کی طرف اٹھا کر دیکھ کہ اس میں کتنے لوگ رہتے ہیں، میں اللہ کی اس کی نعمت پر حمد کیوں نہ کروں، کیونکہ ان میں میرے سوا دوسرا کوئی نہیں جس کو خدا کی معرفت حاصل ہو۔

شدید حق تلفی پر صبر کرنا

(۱۷۱)......حدیث:حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرات انصار سے فرمایا:

إنكم ستجدون أثرةً شديدة ، فاصبروا حتى تَلْقَوا اللهَ ورسوله ، فإني على الحوض).

قالوا: سنصبر . (۱۷۱)

ترجمہ:تم (میرے بعد) شدید حق تلفی دیکھو گے۔اس پر تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے جاملو۔میں (تمہیں قیامت کے دن) حوض پر ملوں گا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا:ہم صبر کرلیں گے۔

(فائدہ) جو لوگ حق تلفی پر صبر کریں گے،حضور ﷺ نے قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ سے ملنے تک صبر کا حکم فرمایا ہے:حوض کوثر پر حضورؐ کے ملنے کا ارشاد اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ایسے صابرین کو حضور ﷺ کی حوض کوثر

---

(۱۷۱) الحديث صحيح ، وهو نفسه الوارد في الرقم (۳) ، وقد سبق تخريجه هناك.

پر ملاقات کے وقت اجر دیا جائے گا۔

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کے مطابق حضرات انصار نے مختلف مواقع میں خوب صبر کے مظاہرے کئے۔ خلافت صدیقی کے لئے بھی ایثار کیا اور بھی اہم موقعوں میں قریش اور مہاجرین کے ساتھ ایثار فرمایا۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد آگے حضرت انسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ نے صبر نہیں کیا۔

حضرت انسؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ بعض صبر کے امور میں ان سے کما حقہ صبر نہیں ہو سکا، ورنہ ان کی زندگی صبر و شکر والی تھی۔

اب بھی کوئی شخص اگر صبر کرے گا تو اللہ کے ہاں اجر پائے گا۔

حق پر صبر شہید کے عمل کے برابر ہے

(۱۷۲)...... حضرت عبدالعزیز بن ابی روادؒ نے فرمایا کہ یہ بات مشہور تھی کہ:

القولُ بالحقِ و الصبرُ علیه یُعدلُ بأعمال الشهداء.

ترجمہ:- سچی بات کہنا اور حق پر صبر کرنا شہداء کے اعمال کے برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ کو تسلیم و رضا پسند ہے

(۱۷۳)...... حضرت عبیداللہ بن محمد تیمیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھیوں نے اپنے حضرات سے نقل کرتے ہوئے فرمایا:

قام موسی ـــ علیه السلام ـ فی بنی إسرائیل بخُطبةِ أحسنَ فیها، فأعجب بها، فقالت له بنو إسرائیل : أفی الناسِ أعلمُ منک ؟ قال: لا.

فأوحی الله ـ تبارک و تعالیٰ ـ إلیه : إن فی الناسِ من هو أعلمُ منک.

فقال: أی ربِّ ، ومنی أعلمُ من وقد آتیتنی التوراةَ وفیها علم کل شیءٍ. فأوحی اللہ إلیہ: أعلمُ منک عبدٌ من عبادی حمّلتُه الرسالة ، ثم بعثته الی ملکٍ جبّارٍ عنید ، فقطعَ یدیهِ ورجلیه ، وجدعَ أنفه ، فأعدتُ إلیهِ ما قُطِعَ منه ، ثم أعدتُه إلیهِ رسولًا ، ثانیة، فولی وهو یقول : رضیتُ لنفسی مارضیتَ لی ، ولم یقلُ کما قلتَ أنت عند أولِ وهلةٍ إنی أخاف أن یقتلون.

ترجمہ:- حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے ہوئے اور بہترین خطبہ دیا اور یہ خطبہ آپ کو بہت پسند آیا۔ بنو اسرائیل نے بھی پوچھا کیا لوگوں میں آپ سے بھی بڑا عالم ہے؟ فرمایا: نہیں۔

تو اللہ تبارک نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ لوگوں میں ایک شخص ہے جو آپ سے زیادہ عالم ہے۔

عرض کیا: اے رب! مجھ سے بڑا عالم کون ہے؟ جب کہ آپ نے مجھے تورات عطاء فرمائی ہے اور اس میں ہر چیز کا علم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ آپ سے بڑا عالم میرے بندوں میں سے وہ ہے جس کو میں نے رسول بنایا اور اس کو ایک ہٹ دھرم جابر بادشاہ کی طرف مبعوث کیا تو اس نے اس رسول کے ہاتھ پاؤں اور ناک کاٹ دی تو میں نے اس کے وہ اعضاء جو کاٹے گئے تھے دوبارہ لگا دیئے۔ میں نے اس کو اس کی طرف پھر رسول بنا کر بھیجا تو وہ جب بادشاہ کی طرف جا رہا تھا تو اس نے یہ کہا کہ میں اپنے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو تو میرے لئے پسند کرتا ہے۔ اس نے یہ نہیں کہا جیسا تو نے فوراً کہہ دیا۔ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ (مجھے ڈر ہے کہ وہ (فرعونی) مجھے قتل نہ کر دیں)۔

(فائدہ) عام طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو

یہ مذکورہ جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خضر علیہ السلام کی طرف بھیجا تھا کیونکہ وہ تکوینیات کا علم رکھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام شریعت کا علم رکھتے تھے۔ شریعت کے علم میں موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا لیکن چونکہ حضرت خضر علیہ السلام کا علم ان کو معلوم نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی طرف بھیجا تھا۔

یہ واقعہ جو مصنف نے لکھا ہے یہ اس ضمن میں غیر معروف سا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال.

اگر یہ روایت صحیح ہو تو موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے سامنے بلا جھجک اِنِّـیْ اَخَـافُ اَنْ یَقْتُلُوْنِ کہنا اس لئے تھا کہ آپ انتہاء درجہ کے ذہین تھے۔ جیسا کہ فرعون کے ساتھ مقابلہ اور مناظرہ میں سوال و جواب سے معلوم ہوتا ہے دوسرا یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام بھی تھے اور اولوالعزم رسولوں میں حضرت مجدد الف ثانی ؒ کے ایک ملفوظ کے مطابق حضور ﷺ اور حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت موسیٰؑ کا مرتبہ ہے۔ اس لئے اِنِّـیْ اَخَـافُ اَنْ یَـقْتُلُوْنِ کے حقیقت کے اظہار میں کوئی باک نہ سمجھی جبکہ اوپر جس رسول کا ذکر کیا گیا ہے ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا مرتبہ حاصل نہ تھا اور دوسرا یہ کہ بادشاہ کی ایک دفعہ اذیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے اعضاء کو دوبارہ لوٹا دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے تسلیم و رضا کا جواب دیا تھا۔ بہر حال سوال کرنے کی بنسبت تسلیم و رضا کا جواب بہتر تھا اس لئے اس روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اس رسول کا ذکر کیا ہے۔

یونس علیہ السلام کے زمانہ میں سب سے بڑا عبادت گزار

(۱۷۴)...... حضرت محمد بن معاویہ الازرق فرماتے ہیں کہ ہمیں ہمارے ایک

شیخ نے بیان کیا:

التقى يونس وجبريل ۔ عليهما السلام ۔ فقال يونس : يا جبريل ، دُلّني على أعبدِ أهلِ الأرض!

قال: فأتى على رجلٍ قد قطعَ الجذامُ يديهِ ورجليه وهو يقول : متّعتَني بهماحيث شئتَ ، وسلبتنيهما حيث شئت ، وأبقيتَ لی فيک طول الأمل ، يا بارُّ يا وصول.

فقال يونس: ياجبريل ، إني إنما سألتک أن تُرينيه صوّاماً قوّاما.

قال جبريل : إن هذا كان قبل البلاءِ قانتاً لله هكذا وقد أُمرتُ أن أَسْلُبَهُ بصرَه.

قال: فأشار إلى عينيه ، فسالتا! فقال: متعتنی بهما حيث شئتَ ، وسَلَبْتَنِيهِمَا حيث شئت ، وأبقيتَ لی فيک طول الأمل ، يا بارُّ يا وَصول.

فقال جبريلُ : هلمَّ تدعوا اللهَ وندعو معک فيردَّ اللهُ عليک يديک ورجليک وبصرک : فتعودَ إلى العبادةِ التی كنتَ فيها.

قال: ماأحبُّ ذاک.

قال: ولِمَ؟

قال: أما إذا كانت محبَّتُه فی هذا فمحبَّتُه أحبُّ إلیَّ من ذاک.

قال يونس : يا جبريل ، باللهِ ما رأيت أحدًا أعبدَ من هذا قط.

قال جبريل: إن هذا كان قبل البلاءِ قانتاً لله هكذا ، وقد أُمرتُ أن اَسْلُبَهُ بصرَه.

قال: فأشار إلى عينيه ، فسالتا! فقال: متعتني بهما حيث شئتَ

، وسلبتنيهما حيث شئت ، وأبقيتَ لي فيك طول الأمل ، يا بارُّ يا وَصول.

فقال جبريل : هلمَّ تدعو اللهَ وندعو معك فيردَّ اللهُ عليك يديك ورجليك وبصرك؛ فتعودَ إلى العبادةِ التي كنتَ فيها.

قال : ما أحبُّ ذاك.

قال: ولِمَ؟

قال: أما إذا كانت محبَّتُه في هذا فمحبَّتُه أحبُّ إليَّ من ذاك.

قال يونس: يا جبريل ، باللهِ مارأيت أحدًا أعبدَ من هذا قط.

قال جبريل : يا يونس هذا طريقٌ لا يوصلُ إلى الله - تبارك و تعالى - بشيءٍ أفضلَ منه. (۱۷۴)

ترجمہ:۔حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو یونس علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیل مجھے زمین کے سب سے بڑے عبادت گذار کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کون ہے؟

تو حضرت جبرئیل ان کو ایک آدمی کے پاس لے گئے جس کے ہاتھوں اور پاؤں کو کوڑھ نے کاٹ دیا تھا اور وہ یہ کہہ رہا تھا مَتَّعْتَنِی بِهِمَا حَيْثُ شِئْتَ وَسَلَبْتَنِيهِمَا حَيْثُ شِئْتَ وَابْقَيْتَنِيْ فِيكَ طُوْلَ الْاَمَلِ يَا بَارُّ يَا وَصُوْلُ (تو نے جب تک چاہا مجھے ان سے نفع پہنچایا اور جب چاہا مجھ سے ان کو چھین لیا اور تو نے میرے لئے اپنے متعلق طویل آرزو کو باقی رکھا اے نیکی سے پیش آنے والے اے جوڑنے والے)۔

تو حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیل میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ مجھے کوئی ایسا عبادت گذار دکھائیں جو دن کو روزے رکھتا ہو اور رات کو

(۱۷۴)وردت رواية قريبة من هذه في حلية الأولياء ۳۱۶/۹.

عبادت کرتا ہو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شخص بھی مصیبت میں مبتلا ہونے سے پہلے اللہ تعالی کا اسی طرح عبادت گذار تھا اب مجھے حکم ملا ہے کہ میں اس کی نگاہ بھی چھین لوں۔

پھر جبرائیل علیہ السلام نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا تو وہ بہ گئیں تو اس شخص نے پھر یہی دعا کی مَتَّعْتَنِي بِهِمَا حَيْثُ شِئْتَ وَسَلَبْتَنِيهِمَا حَيْثُ شِئْتَ وَابْقَيْتَنِي فِيكَ طُولَ الْاَمَلِ يَا بَارُّ يَا وَصُولُ. (تو نے جب تک چاہا آرزو کو باقی رکھا اے نیکی سے پیش آنے والے اے جوڑنے والے)۔

تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس دکھی سے فرمایا آؤ دعا کرو ہم بھی تمہارے ساتھ دعا کرتے ہیں اللہ تم پر تمہارے ہاتھ پاؤں اور تمہاری نگاہ کو لوٹا دیں گے اور تم ویسی عبادت کرسکو گے جیسی پہلے کرتے تھے۔

اس عابد نے کہا مجھے یہ پسند نہیں ہے۔

جبرئیلؑ نے فرمایا کیوں؟

عابد نے فرمایا اگر خدا کی چاہت اسی میں ہے تو اس کی چاہت مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا اے جبرئیل خدا کی قسم میں نے کسی کو اس سے بڑا عبادت گذار نہیں دیکھا۔

حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا اے یونس یہ وہ راستہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کی طرف اس سے بہتر طریقہ سے نہیں پہنچا جاسکتا۔

حضرت حطیط پر ظلم کی ایک اور داستان

(۱۷۵) حضرت ابوصیداء فرماتے ہیں:

أرسلَ الحجاجُ إلى حُطيط ، وبَلَغَهُ عنه أنه كان يقول : اللهم إني أعاهدكَ لئن أعطيتني لأشكرنّ ، ولئن ابتليتني لأصبرن.

فسـألـه فـصَدَقه ، فلم يكن يسأله عن شيء إلا صَدَقه ، وهو في ذاک ينكتُه بقضيبة ، فقال له: أمسک عني يديک وإلّا عاهدتُ اللهَ أكلِّمک كلمةً حتى ألقاه.

قـال: فـأبـى الحجاجُ إلا تَناوُلَهُ . وسكتَ حُطيط ، فأرادهُ على الكلام فأبٰى ، ودعا صاحبَ العذابِ فأمرهُ أن يحملهُ على الأشقرَ.
والأشـقَـرُ حبـلٌ من ليفٍ ممدودٌ بين ساريتين يُحملُ عليها الرجلُ ويُـفـضٰى بفَرْجِهِ إليه ، يُرَجَّلُ به ويمسكهُ الرجال . ففُعِلَ ذلک به أياماً ، كلما قرحَ ما هناک عادوا به عليه، فيقولُ إذا رُجِّل به: ﴿إنَّ الْإِنسَٰنَ خُلِقَ هَلُوعاً﴾ إذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعـاً﴾ إِلَّا الْـمُـصَـلِّيْـنَ ﴾ . ثم يُمطِط فی قوله ﴿إِلَّا الْمُصَلِّيْنَ﴾ فيمدها، ولا ينبسُ بكلمةٍ حتى يُرفعَ عنه العذاب.

فـلـم يـزلْ كـذلک حتـى هـجـمَ الـحبلُ على جوفه ، ثم قال: اذهبوا بی إلى الحجاجِ فأكلِّمه.

فانطلقَ البشراء ، فقال: أجزع الخبيث ؟ ائتونی به.

فلماجاؤوابه قال: أَيَهْ ، أجزعت؟

قـال: لا والله مـاجـزعـتُ ، ولا طمعتُ فی الحياة ، وإنی لأعلمُ انـی ميت ، ولـكـن جـئـتُ لأوبِّخک بأعمالکَ الخبيثة وأشفی صدری ، ألستَ صاحبَ كذا؟ ألست صاحب كذا؟ يوبِّخه ، حتى امحكهُ فدعا بالحربةِ فأوجرها إياه.

ترجمہ:۔ حجاج بن یوسف نے حطیط رحمۃ اللہ کی طرف کچھ آدمی بھیج کر ان کو بلایا اور کہا کہ اسے یہ بات پہنچی ہے کہ حطیط کہتا ہے کہ اے اللہ! میں نے تیرے ساتھ معاہدہ کیا ہے کہ اگر تو مجھے کچھ عطاء کرے گا تو میں شکر کروں گا اور اگر تو نے

مجھے آزمائش میں ڈالا تو میں صبر کروں گا۔

حجاج نے اس بات کے متعلق ان سے پوچھا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی پھر وہ جو کچھ بھی ان سے پوچھتا رہا آپ سچ بولتے رہے اور حجاج اسی اثناء میں ان کو ایک لاٹھی کے سرے کے ساتھ مار رہا تھا تو آپ نے اس سے کہا: اپنے ہاتھ روک لے ورنہ میں اللہ سے معاہدہ کروں گا کہ جب تک میری اس سے ملاقات نہ ہو تجھ سے ایک لفظ بھی نہیں بولوں گا لیکن حجاج نے اس سے رکنے سے انکار کر دیا اور حطیط خاموش ہو گئے۔ حجاج چاہتا تھا کہ یہ بات کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا تو اس نے سزا دینے والے کو پکارا اور اس کو حکم دیا کہ اس کو اشقر پر چڑھا دو، اشقر کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی رسی تھی۔ جو دو ستونوں کے درمیان بندھی ہوئی تھی جس پر مرد کو چڑھایا جاتا تھا اور اس کی شرمگاہ کو اذیت پہنچائی جاتی تھی اور اوپر پھینکا جاتا جب وہ نیچے گرنے لگتا تو مرد اس کو تھامتے تھے۔ یہ تکلیف ان کو کئی دن تک دی جاتی رہی جب بھی آپ کوئی اعتراض کرتے آپ کو یہی اذیت دی جاتی تھی جب آپ کو رسی میں بٹا جاتا تھا تو آپ یہ آیات پڑھتے تھے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هلوعا اذا مسه الشر جزوعا واذا مسه الخير منوعا الا المصلين. (المعارج: ۱۹ تا ۲۲)

ترجمہ:- انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے (یعنی) جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب فارغ البالی ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر نمازی۔

جب الا المصلین تک پہنچتے تو اس کو لمبا کر کے پڑھتے اور کوئی کلمہ نہ کہتے۔ حتیٰ کہ ان کو اذیت دینا بند کر دیا جاتا تھا۔

آپ اسی طرح اذیت میں رہے۔ حتیٰ کہ رسی نے آپ کے پیٹ کو دبا دیا تو فرمایا: مجھے حجاج کے پاس لے چلو۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں تو خوشخبری

دینے والا حجاج کے پاس گیا (کہ حطیط آپ سے بات کرنا چاہتا ہے) حجاج نے کہا: کیا خبیث گھبرا گیا ہے؟ اس کو میرے سامنے پیش کرو۔

جب آپ کو پیش کیا گیا تو حجاج نے کہا: ہاں گھبرا گئے ہو؟

فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم میں نہیں گھبرایا اور نہ ہی مجھے زندگی کی طمع ہے میں جانتا ہوں کہ میں مرجاؤں گا لیکن میں اس لئے آیا ہوں کہ تیرے خبیث اعمال پر تجھے ڈانٹ پلاؤں اور اپنے سینہ کو ٹھنڈک پہنچاؤں پھر ڈانٹتے ہوئے اس کو کہا: تو اس جرم میں ملوث نہیں؟ تو اس جرم میں ملوث نہیں؟ حتیٰ کہ اس سے جھگڑنے لگے تو حجاج نے ایک نیزہ منگوایا اور آپ کو گھونپ دیا۔

حضرت حطیطؒ کی دعائے صبر

(۱۷۶)......حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں: مجھے حضرت اسحاق بن یحییٰ نے بیان کیا:

جعلَ حُطیط یقولُ وھو یعذَّب : اللّٰھمَّ إنک تُفرغُ الصبرَ إفراغًا ، فأفرِغ الصبرَ علی عبدکَ حُطیط.

ترجمہ:۔ جب حضرت حطیط کو عذاب دیا جارہا تھا تو وہ یہ دعا کررہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تُفْرِغُ الصَّبْرَ اِفْرَاغًا فَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰی عَبْدِکَ حُطیط.

ترجمہ:- اے اللہ تو خوب صبر دیتا ہے۔ اپنے بندے حطیط پر بھی صبر کو پلٹ دے۔

زیاد بن ابیہ کا صبر

(۱۷۷)......حضرت قاسم بن عبدالواحد فرماتے ہیں:

أن زیاد اُتی بذی الشَّفِنات ، فقطع یدیہِ ورجلیہِ وقال: کیف

تجدک؟'

فقال: أفسدتَ عليَّ دنیای ، وأفسدتُ علیک آخرتک.

فأرسلَ إلَی امرأةٍ کانت عنده یسألُها عنه ، قالت: لا أدری ، إلا أنی لم أُفرِّشهُ فراشاً لیلًا ولا نهاراً ، ولم أتخذْ له طعاماً نهاراً!

قال: إنک لتحدِّثیننی أنه یصومُ النهارَ ویقومُ اللیل. فأعتقَ مائةَ رقبة!

ترجمہ:- جب زیاد کو ذوالثفنات کے سامنے پیش کیا گیا تو اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: تو نے میری دنیا خراب کی ہے اور میں نے تیری آخرت خراب کر دی ہے۔

پھر انہوں نے اپنے پاس کی ایک عورت اس کے پاس بھیجی اور اس کا حال پوچھتے تھے تو وہ کہتی مجھے کچھ معلوم نہیں۔ سوائے اس کے کہ میں نہ رات کو اس کا بستر بناتی ہوں نہ دن کو۔ میں دن کو اس کا کھانا بھی تیار نہیں کرتی فرمایا کہ کیا تو مجھے یہ بتانا چاہتی ہے کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے، اگر وہ اتنا اچھا ہے تو شاید میں نے اس کو سزا دے کر ظلم کیا ہے اس لئے اس پر انہوں نے سو غلام آزاد کر دیئے۔

(فائدہ) ذوالثفنات کا لقب خارجیوں کے سردار عبداللہ بن وہب راسبی کا بھی ہے اور امام زین العابدین کا بھی ہے اور علی بن عبداللہ بن عباس کا بھی ہے۔ یہ دونوں تو زیاد کے بعد فوت ہوئے اور عبداللہ بن وہب راسبی اپنے اکثر ساتھیوں کے ساتھ جنگ نہروان میں قتل ہوا۔ اس لئے تعین نہیں ہو سکتی کہ ذوالثفنات سے مراد کون ہے۔ حضرت معاویہؓ نے زیاد کو اپنا بھائی بنایا تھا ان کا خیال تھا کہ یہ ان کے باپ حضرت ابوسفیانؓ کا بیٹا ہے۔

بیماری میں سُوید بن شعبہ کی حالت

(۱۷۸)......حضرت ابوحیان تیمی فرماتے ہیں:

دخلوا علی سوید بن شعبة۔ وکانَ من أفاضلِ أصحابِ عبدالله ۔ وأهلُه تقولُ له: نفسی فداؤک، مانطعمک؟ ما نسقیک؟

فأجابها بصوتٍ له ضعیف: بَلیت الحراقف، وطالت الضجعة، واللہ مایسرُّنی أن الله نقصنی منه قُلامةَ ظُفر.

ترجمہ:- کچھ لوگ حضرت سوید بن شعبہ کے پاس گئے۔ یہ سوید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فاضل شاگردوں میں سے تھے۔ جبکہ سوید کے گھر والے ان سے کہہ رہے تھے ہماری روح آپ پر فدا ہو۔ ہم آپ کو کیا کھلائیں؟ کیا پلائیں! تو یہ ان کو ہلکی سی آواز میں جواب دے رہے تھے یہ سرین کا گوشت دبلا ہو گیا ہے اور (بیماری سے) بستر پر پڑا رہنا طویل ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم مجھے پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایک کٹے ہوئے ناخن کے برابر بھی مجھ میں کمی کرے۔

(فائدہ) یہ سوید بن شعبہ یربوعی ان خطوط والے حضرات میں سے ہیں جن کے لئے حضرت عمرؓ نے کوفہ میں خط لکھے تھے۔

(فائدہ) صفۃ الصفوۃ میں جو عبارت ہے اس کا ترجمہ اس طرح ہے کہ سرینیں اور پشت ختم ہو چکی ہیں۔ لیٹنے میں کچھ باقی نہیں رہا۔ سوائے اس کے جو تم دیکھ رہے ہو۔ خدا کی قسم مجھے پسند نہیں کہ اس سے کٹے ہوئے ناخن جتنا بھی کم ہو۔

یہ روایت اسی کتاب کے ۱۸۵ نمبر فقرہ میں بھی موجود ہے۔

---

(۱۷۸)صفة الصفوة ۴۲/۳. وعبارته فیه: (دبرت الحراقف والصلب، فما من ضجعة غیر ماتری، والله ما أحبُّ أنی نقصت منه قلامة ظفر). ویأتی بهذه العبارة فی الفقرة ۱۸۵.

(۱۷۹)......حضرت عمرو بن مُرَّہ فرماتے ہیں:

كـانَ الربيعَ بن خثيم قد أصابه الفالج ، قال : فسالَ مِنْ فيه ماءٌ أَجُـنٌ على لحيته ، فرفع يدَه فلم يستطعْ أن يمسحه ، فقام إليه بكرُ بـنُ مـاعز فمسحه عنه ، فلحظه ربيعٌ ثم قال : يا بكر ، ما أحبُّ أنَّ هذا الذى بى بأعتى الدَّيْلَمِ على اللهِ تعالىٰ.

ترجمہ:۔ حضرت ربیع بن خثیم کو فالج ہوگیا تو آپ کے منہ سے بدمزہ، بدرنگ اور بدبودار پانی نکل کر آپ کی داڑھی پر چلا گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا لیکن طاقت نہ ہوئی کہ اس کو پونچھ سکیں تو بکر بن ماعز نے اٹھ کر اس کو پونچھ دیا۔ حضرت ربیع نے ان پر خفیہ نگاہ ڈال کر (کراہت کو) بھانپ لیا پھر فرمایا: اے بکر! یہ تکلیف جو مجھے ہے یہ اللہ کے سامنے لشکر جرار سے زیادہ سرکش نہیں ہے (اگر وہ اس کو مجھ سے دور کرنا چاہے تو کرسکتا ہے)

بخار پر صبر کرنے والا گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے

(۱۸۰)......حدیث: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشد فرمایا:

(مَنْ وَعَكَ ليـلـةً فـصبـرَ ورضـيَ بهـا عن الله خرجَ من ذنوبه كهيئةِ يومَ ولدتهُ أمُّه. (۱۸۰)

ترجمہ:۔ جو شخص رات بھر بخار میں رہا اور صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہا تو وہ اس دن کی طرح گناہوں سے نکل گیا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

(۱۷۹) طبقات ابن سعد ۶ /۱۹۰ الزهد لابن المبارك ص ۲۴ ، حلية الأولياء ۱۱۵/۲ ، كتاب المحتضرين ص ۱۱۹ رقم ۱۴۴ .

(۱۸۰) رواه البيهقي في شعب الإيمان ۷ /۱۶۷ رقم ۹۸۶۸ من طريق المؤلف ، وأورده المؤلف في كتابيه (الراض عن الله بقضائه) رقم ۷۵ ، و (المرض والكفارات) رقم ۸۳ ، وقال محقق الأخير : إسناده ضعيف.

(فائدہ) اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

بعض مصیبت زدہ اللہ کے محبوب ہوتے ہیں

(۱۸۱)......حدیث: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

أتى رجلٌ النبيَّ ﷺ فقال: كبرت سنّي، وسقمَ جسدي، وذهبَ مالي.

فقال رسول الله ﷺ.

لاخيرَ في جسدٍ لا يبلى، ولا خيرَ في مالٍ لا يُرْزَأُ منه. إن الله إذا أحبَّ عبدًا ابتلاه، وإذا ابتلاهُ صبَّره. (۱۸۱)

ترجمہ:۔ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میرا سن ڈھل گیا ہے میرا جسم بیمار پڑ گیا ہے اور مال ختم ہو گیا ہے۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس جسم میں کوئی خیر نہیں۔ جس کو دکھ نہ پہنچے اور اس مال میں کوئی خیر نہیں۔ جس میں کمی واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں اور جب اس کو مصیبت میں ڈالتے ہیں تو اس کو صبر کی توفیق دیدیتے ہیں۔

(فائدہ) اس حدیث سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جس شخص پر کوئی مصیبت ہو اس سے مقصود اللہ کا اس سے محبت کرنا ہوتا ہے بلکہ بعضوں کو سزا اور انتقام کے طور

(۱۸۱) أورده المؤلف كذلك في كتابه المرض والكفارات رقم ۲۵۴ وقال محققه: إسناده ضعيف.

وأورود المحدِّث العجلوني في كشف الخفاء ۱/۷۷ روايات لأحاديث متشابهة في هذا الموضوع، منها رواية ابن أبي الدنيا هذه.

وفي مجمع الزوائد ۲/۲۹۴ عن أبي عتبة الخولاني قوله ﷺ: (إذا أراد بعبد خيرًا ابتلاه، وإذا ابتلاه أضناه ......) قال: رواه الطبراني في الكبير، وفيه إبراهيم بن محمد شيخ الطبراني، ضعفه الذهبي ولم يذكر سبباً، وبقية رجاله موثقون.

پر بھی مصیبت میں ڈالا جاتا ہے۔

اللہ کی محبت میں صبر کرنا نیکی کی بنیاد ہے

(۱۸۲)......حضرت قرۃ النحات فرماتے ہیں:

قلتُ لعابدٍ من أهلِ الأردن ممّن كان يأوى جبالها: أوصني.

قال: افتتنِ فعلَ الخيرات ، وتوصَّلْ إلى الله بالحسنات ، فإني لم أرَ شيئًا قطُّ أرضى للسيّدِ مما يحبّ : فبادرْ محبَّتَهُ يُسرع في محبَّتك . ثم بكى.

فقلت: زدني رحمكَ الله.

قال: الصبرُ على محبّةِ الله وارادتهِ رأسُ كلِّ برّ ، أو قال: كلِّ خير.

قال: حدثني قُرَّة النحات قال : قال لي عابدٌ بفلسطين: كان يُقال:

الصبرُ من الرِّضا بمنزلة الرأسِ من الجسدِ ، لا يصلحُ أحدُهما إلا بالآخر.

ترجمہ:۔ میں نے اردن کے ایک عابد سے جو پہاڑوں میں رہتا تھا خواہش کی کہ مجھے کچھ وصیت کریں۔

تو اس نے کہا: اچھے کام کرو اور نیکیوں کے ساتھ اللہ تک پہنچو۔ مجھے کوئی چیز معلوم نہیں کہ وہ مالک کو زیادہ راضی کرنے والی ہو سوائے اس چیز کے جس سے مالک محبت کرتا ہو۔ پس تم اس کی محبت حاصل کرنے میں سبقت کرو، وہ تمہیں جلدی اپنی محبت تک پہنچا دے گا۔

پھر وہ رو پڑے۔ میں نے کہا: اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ مجھے کچھ اور بھی

نصیحت کریں۔

فرمایا کہ اللہ کی محبت اور خواہش پر صبر کرنا ہر نیکی کی اصل ہے۔ یا فرمایا کہ ہر خیر کی اصل ہے۔

حضرت قرۃ النحات فرماتے ہیں کہ مجھے فلسطین کے ایک عابد نے بتایا کہ یہ بات مشہور تھی رضائے الٰہی میں صبر اختیار کرنا بدن میں سر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتا۔

مصیبت میں خیر ہو تو اضافہ کی دعا کرنی چاہئے

(۱۸۳)...... حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کوفیؒ فرماتے ہیں:

أن أمَّ الأسود أُقعدتْ من رجليها، فجزعتْ ابنة لها، فقالت: اللّٰهمَّ إنْ كان خيرًا فزِدْ. (۱۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت اسود (بن یزید جو حضرت ابن مسعودؓ کے سب سے بڑے شاگردوں میں سے تھے) کی ماں پاؤں سے معذور ہو کر بیٹھ گئی تو اس کی وجہ سے اس کی بیٹی نے بڑی گھبراہٹ کے الفاظ کہے تو اس کی والدہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر اس میں کوئی خیر ہے تو اس میں اضافہ کر دے۔

حضرت محمد بن واسعؒ کا صبر

(۱۸۴)...... حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے ہیں:

رأيتُ في يدِ محمد بن واسع قَرْحةً، فكأنه رأى ماشقَّ عليَّ منها، فقال: أتدري ماذا للهِ عليَّ في هذه القَرْحةِ من النعمة؟ فسكتُّ، فقال: حين لم يجعلها على حدقتي، ولا على طرفِ لساني، ولا على طرفِ ذكري!

---

(۱۸۳) في ل: فزده. والخبر في صفة الصفوة ۱۸۸/۳.

(۱۸۴) حلية الأولياء ۳۵۲/۲.

قال: فهانتْ عليَّ قَرْحَتُه.

ترجمہ:۔ میں نے حضرت محمد بن واسع ؒ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا دیکھا۔ شاید کہ انہوں نے دیکھا کہ اس پھوڑے کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے تو فرمایا: تجھے معلوم ہے کہ اس پھوڑے میں اللہ تعالیٰ کی مجھ پر کون سی رحمت ہو رہی ہے؟ تو میں خاموش ہو گیا۔

تو انہوں نے فرمایا: اس نے یہ پھوڑا میری آنکھ میں یا میری زبان کے کنارے پر نہیں نکالا اور نہ ہی عضو تناسل کے کنارہ پر۔

فرماتے ہیں کہ میرے سامنے ان کا یہ پھوڑا بے قیمت ہو کر رہ گیا۔

حضرت سوید بن شعبہ کا صبر

(۱۸۵)..... حضرت ابو حیان تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

دخلت على سويد بن شعبة ـ وكان من أصحاب الخُطط الذين خطَّ لهم عمرُ بالكوفة ـ فإذا هو منكبٌّ على وجهه مسجىً بثوب، فلولا أن امرأته قالت: أهلي فداؤک، مانطعمک، مانسقيک: ماظننتُ أن تحت الثوبِ شيئاً.

فلمّا رآني قال: يا ابن أخي، دَبِرتِ الحراقفُ والصُّلب، فما من ضجعةٍ غيرَ ما ترى، والله ما أحبُّ أني نُقِصتُ منه قُلامةَ ظُفر.

ترجمہ:۔ میں حضرت سوید بن شعبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ ان حضرات میں سے تھے جن کے لئے حضرت عمرؓ نے کوفہ میں خط لکھے تھے۔ یہ سر جھکائے ہوئے اور کپڑا لپیٹے ہوئے بیٹھتے تھے۔ اگر ان کی اہلیہ نے ان سے یہ نہ کہا ہوتا ہمارا

---

(۱۸۵) رواية أخرى للخبر الوارد في الفقرة (۱۷۸) وقدتم تخريجها هناک.

گھرانہ آپ پر فدا ہو ہم آپ کو کیا کھلائیں؟ کیا پلائیں؟" تو مجھے گمان نہ ہوتا کہ کپڑے کے نیچے کوئی چیز ہے۔

جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اے بھتیجے! سرین اور ران کے درمیانی حصہ میں اور ریڑھ کی ہڈی میں پھوڑے نکلے ہوئے ہیں اس کے سوا کوئی تکلیف نہیں، خدا کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ اس تکلیف میں ناخن برابر بھی کمی ہو (بلکہ اس پر صبر کروں گا)

تکلیف میں کراہنا نامناسب ہے

(۱۸۶)..... حضرت لیث بن ابی سُلیم فرماتے ہیں:

أخبرتُ طلحة بن مصرِّف عن طاوس أنه كان يكرهُ الأنينَ ، فما سُمِعَ له أنينٌ في مرضهِ حتى مات!.

ترجمہ:۔ میں نے حضرت طلحہ بن مصرِّف کو حضرت طاؤس رحمۃ اللہ کی یہ بات بیان کی کہ وہ تکلیف سے کراہنے کو پسند نہیں کرتے تھے تو ان سے بھی ان کی بیماری میں وفات تک دکھ کی کوئی بات نہ سنی گئی۔

(فائدہ) یعنی یہ آدمی کے صبر کے خلاف ہے اور تکلیف کی وجہ سے کراہنے میں اللہ تعالیٰ کا شکوہ بھی ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ وہ اس کو بھی چھپائے۔

(فائدہ) حضرت طاؤس اکابر تابعین میں سے تھے۔ علم وعمل کا پیکر تھے۔ حضرت عائشہ اور دیگر اکابر صحابہ کے شاگرد تھے۔

(فائدہ) حضرت طلحہ بن مُصرف کے بارے میں حضرت ابو معشر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بعد اپنے جیسا آدمی نہیں چھوڑا۔ اکابران کو سید القراء کے نام سے یاد کرتے تھے۔ کوفہ کے سب سے بڑے قاری تھے۔

---

(۱۸۶) حيث ورد من أقواله رحمه الله: ما من شيء يتكلم به ابن آدم إلا أحصي عليه ، حتى انينه في مرضه. حلية الأولياء ۴/۴.

عافیت پر شکر مصیبت پر صبر سے بہتر ہے

(۱۸۷)......حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیرؒ فرمایا کرتے تھے:

لئن أعافیٰ فأشکر، أحبُّ إلیَّ من أنْ أُبتلیٰ فاصبر.

ترجمہ:۔ اگر مجھے عافیت مل جائے اور میں شکر کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے تکلیف پہنچے اور میں صبر کروں۔

(فائدہ) یہ حضرت مطرف جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن شخیرؒ کے صاحبزادے ہیں اور بہت سے صحابہ سے حدیث کی روایت کرتے تھے۔ عراق میں حجاج بن یوسف کے زمانہ میں طاعونِ جارف کے بعد فوت ہوئے۔

حضرت مطرف (مذکور) کے بھائی حضرت ابوالعلاء یوں دعا کیا کرتے تھے:

اللّٰھمَّ ای ذاک کان احب الیک فعجله لی.

ترجمہ:۔ اے اللہ! (دکھ اور صحت میں سے) جو تجھے زیادہ پسند ہو وہ مجھے جلدی سے عطاء فرمادے۔ (حلیۃ الاولیاء:۲/۲۱۲)

(فائدہ) یہ ابوالعلاء حضرت عبداللہ بن شخیر کے بیٹے تھے۔ حضرت مطرف کے بھائی تھے، نام ان کا یزید تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں پیدا ہوئے۔ عبادت میں ان کی بڑی شہرت تھی۔ ۱۱۱ھ میں فوت ہوئے حدیث میں ثقہ تھے۔ (حلیۃ الاولیاء (۲/۱۱۲) تقریب التھذیب (۶۰۲)

صبر کی قسمیں اور صبر اور گھبراہٹ میں فرق

(۱۸۸)......حضرت سعید بن جبیرؒ ارشاد فرماتے ہیں:

الصبرُ علی نحوین:

ــــ أما أحدُھما فالصبرُ عمّا حرَّمَ اللہ، والصبرُ لما افترضَ اللہُ

(۱۸۷) الزھد للإمام أحمد ۲/۱۹۷، ۱۹۸، حلیة الأولیاء ۲/۲۰۰، ۲۸۳/۸.

من عبادته، وذلک أفضلُ الصبر.

ـــ والصبرُ الآخرُ فی المصائب، وهو اعتراف النفس للهِ لما أصابَ العبدَ، واحتسابهُ عند اللهِ رجاءَ ثوابه: فذلک الصبرُ الذی یُثیبُ علیه الأجرَ العظیم.

وإنک لتجدُ الرجلَ صبورًا عند المصیبة، جلیدًا، ولیس بمحتسبٍ لها، ولا راجٍ لثوابها.

وفی کلِّ المللِ تجدُ الصبورَ علی المصیبة.

فإذا تفکَّرتَ فی صبرِ المصائبِ وجبَ صبران: أحدُهما للهِ، والأخرُ خلیقةٌ تکونُ فی الإنسان.

وسُئل عن الجزعِ فقال: الجزعُ علی نحوین:

ـ أحدُهما فی الخطایا، أن یجزعَ الرجلُ إلیها.

ـ والآخرُ فی المصائب.

فأما جزعُ المصیبةِ فهو ألا یحتسبها العبدُ عند اللهِ ولا یرجو ثوابَها، ویری أنه سوءٌ أصابه، فذلک الجزع، ویفعل ذلک وهو متجلِّد لا یتبیَّنُ منه إلا الصبر.

ترجمہ۔ صبر دو قسم پر ہے۔ ایک صبر تو یہ ہے کہ آدمی اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رکے اور اس کے ساتھ یہ صبر بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت میں سے جو کچھ اس پر فرض کیا ہے اس کو ادا کرے۔ یہ افضل صبر ہے اور دوسرا صبر یہ ہے کہ مصیبتوں پہ صبر کرے اور وہ نفس کا اللہ کے لئے اعتراف کرنا ہے کہ جب آدمی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ محض اللہ کی خاطر اس کو برداشت کرے اور اس سے ثواب کی امید رکھے۔ یہی وہ صبر ہے جس پر اس کو اجر عظیم دیا جائے گا۔

تو ایسے شخص کو بھی دیکھے گا جو مصیبت کے وقت صبر کرنے والا اور بہت

برداشت کرنے والا ہوتا ہے لیکن اللہ کی رضا کا خواہش منداوراس سے ثواب کا امیدوار نہیں ہوتا۔

جب کہ تجھے ہر دین میں مصیبت پر صبر کرنے والے بھی مل جائیں گے۔

جب تو مصیبتوں میں صبر میں غور کرے گا تو دو صبر واجب ہو جائیں گے۔ ایک اللہ کے لئے دوسرا انسان کی ذات میں اچھی صفات کے ہونے کی وجہ سے۔

اور آپ سے گھبراہٹ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ گھبراہٹ دو شکل میں ہوتی ہے۔ ایک گناہوں کی وجہ سے آدمی کو گھبراہٹ ہوتی ہے اور دوسری مصیبت کے وقت۔

مصیبت کے وقت گھبراہٹ یہ ہے کہ آدمی اللہ کی رضا کا خیال نہ کرے اور نہ اس کے ثواب کی امید رکھے بلکہ یہ سمجھے کہ کوئی بری چیز ہے جو مجھے پہنچی ہے۔ یہ گھبراہٹ ہے برداشت کرنے والا آدمی بھی گھبرا جاتا ہے لیکن دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ صبر کر رہا ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ کی تفسیر

(۱۸۹)......حضرت یزید الرقاشی فرماتے ہیں:

﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ قال: الحقُّ كتابُ الله.

﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ قال: الصبرُ على طاعة الله.(۱۸۹)

ترجمہ:- وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ میں اَلْحَقُّ سے مراد کتاب اللہ ہے اور ﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ میں الصبر سے مراد اللہ کی اطاعت میں ڈٹے رہنا ہے۔

(فائدہ) حضرت یزید الرقاشی اللہ کے نیک بندوں میں سے تھے رات کو بہت رویا کرتے تھے۔ ان کی عمر ایک سودس سال سے زائد ہوئی۔ (صفة الصفوة

(۱۸۹) وهو قول الإمام الحسن البصري رحمه الله أيضاً . تفسير الطبري ۱۸۸/۳۰ .

۲۸۹/۳)(تہذیب التہذیب ۱۹۵/۶)

بوڑھوں کے لئے نصیحت

(۱۹۰)......حضرت یزید الرقاشی فرمایا کرتے تھے:

یامعشرَ الشیوخِ الذین لم یترکوا الذنوبَ حتی ترکَتْهُم، فیالیتهم إذْ ضَعُفوا عنها لایتَمنَّوْنَ أن تعودَ لهم القوةُ علیها حتی یعملوا بها.

ترجمہ:۔اے بوڑھوں کی جماعت! جنہوں نے گناہوں کو نہ چھوڑا۔حتیٰ کہ گناہ ان کو چھوڑ گئے۔کاش! جبکہ وہ گناہ کرنے سے عاجز آ گئے تو وہ یہ تمنا نہ کریں کہ ان کو اگر قوت حاصل ہو جائے تو وہ گناہ کریں۔

صبر نہ کرنے کی خرابیاں

(۱۹۱)......حضرت علی بن حسن نے فرمایا:

قال: رجلٌ للأحنف بن قیس : ماصبرک!

قال: الجزعُ شرُّالحالین، یُباعدُ المطلوب، ویورثُ الحسرة، ویُبقی علی صاحبه عارًا.

ترجمہ:۔ایک شخص نے حضرت احنف بن قیسؒ سے پوچھا آپ کتنا صابر ہیں؟ فرمایا: گھبرانا اور آہ وفغاں کرنا دونوں حالتوں سے برا ہے۔مطلوب سے دور کرتا ہے۔حسرت کو پیدا کرتا ہے اور واویلا کرنے والے کے لئے عار بن جاتا ہے۔

حطیطؒ کی صبر کی دعا

(۱۹۲)......حضرت اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے بیان کیا:

جعلَ حُطيط يقول وهو يُعَذَّب: اللّٰهمَّ إنک تفرغُ الصبرَ إفراغاً، فأفرغِ الصبرَ علی عبدکَ حُطیط. (۱۹۲)

ترجمہ:۔ جب حضرت حطیط کو اذیت دی جارہی تھی تو وہ یہ دعا کر رہے تھے: اے اللہ تو فراوانی کے ساتھ صبر عطا فرماتا ہے۔ پس اپنے بندے حطیط پر بھی صبر کی فراوانی فرما۔

مصیبت کے اضافہ سے اللہ سے محبت کا اضافہ کرنے والا

(۱۹۳)......حضرت بِکر بن خُنَیس فرماتے ہیں:

مررتُ بمجذومٍ وهو یقول: وعزَّتک وجلالک لو قطَّعتنی بالبلاءِ قِطعًا ما ازددتُ لک إلا حُبًّا.

ترجمہ:۔ میں ایک کوڑھی کے پاس سے گزرا جبکہ وہ یہ دعا کر رہا تھا:

وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ لَوْ قَطَّعْتَنِیْ بِالْبَلَاءِ مَا ازْدَدْتُ لَکَ إلَّاحُبًّا.

ترجمہ:۔ مجھے آپ کی عزت اور جلال کی قسم! اگر آپ مصیبت ڈال کر مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں تب بھی آپ کے لئے میرے اندر محبت کا اضافہ ہوگا۔

سب سے بڑا صابر

(۱۹۴)......حضرت ابوقلابہؒ فرماتے ہیں:

قیل للقمان: أی الناسِ أصبر؟

قال: صبرٌ لا یَتبَعُه أذی. (۱۹۴

ترجمہ:۔ لقمان حکیمؒ سے کہا گیا کون شخص زیادہ صبر والا ہے؟

فرمایا: وہ صبر جس کے پیچھے ایذاء نہ ہو۔

(فائدہ) اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی کو کسی کی طرف سے اذیت پہنچے تو

(۱۹۲) روایة أخری للفقرة (۱۷٦).

(۱۹۴) الزهد للإمام أحمد ۱/۱۵۴، عدة الصابرین ص ۱۲٦.

صبر کرے پھر جب صابر کو موقع ملے تو وہ اذیت پہنچانے والے کو اذیت نہ پہنچائے۔

(فائدہ) حضرت ابوقلابہ جن کی طرف سے یہ بات نقل کی گئی ہے بڑے ائمہ میں سے گزرے ہیں حکومت نے ان کو قاضی بنانا چاہا تو یہ بھاگ کر شام جا پہنچے۔ آپ علم وعمل کے سردار تھے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام سے حدیث پڑھی تھی۔ وفات ۱۰۴ھ میں ہوئی۔ (العبر ۱/۹۷)

ایک کوڑھی کا واقعہ

(۱۹۵)...... حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خرجتُ أنا ، وفرقدُ السبخي ، ومحمد بن واسع ، ومالکُ بنُ دینـار ، نـزور أخـاًلنا بأرضِ فارس. فلما جاوزنا رامهرمز إذا نحن بـنـويرةٍ في سفحِ جبلٍ. فتراكضنا نحوه ، فإذا نحن برجلٍ مجذومٍ يتقطَّرُ قيحاً و دماً!

فـقـال لـه بـعـضُـنـا : يا هذا ، لو دخلتَ هذه المدينة فتداويتَ وتعالجتَ من بلائک هذا!

فرفعَ طَرْفَهُ إلى السماءِ وقال : إلهي ! أتيتَ بهؤلاءِ ليسخطوني عليک ؟ لکَ الكرامةُ والعُتبٰى بأنْ لا أخالفکَ أبداً. (۱۹۵)

ترجمہ:- میں اور حضرت فرقد سبخی اور حضرت محمد بن واسع اور حضرت مالک بن دینار فارس میں ایک دوست کی زیارت کے لئے گئے۔ جب ہم نے رامہرمز کو عبور کیا تو نویرہ مقام پر پہاڑ کے دامن میں پہنچے۔ پھر ہم وہاں سے کچھ آگے چلے تو ہم نے ایک کوڑھی کو دیکھا جس سے پیپ اور خون کے قطرے گر رہے تھے۔ ہم میں سے ایک نے اس کو کہا: ارے! اگر تو اس شہر میں داخل ہوتا اور علاج

---

(۱۹۵) حلية الأولياء ۱۵۶/۶ .

معالجہ کرتا تو اس بلا سے نجات پالیتا۔

تو اس نے نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور کہا:

الٰہی! تو ان کو اس لئے لایا ہے کہ یہ مجھے تم پر غصہ دلائیں۔ عزت بھی تیرے لئے ہے اور رضا بھی تیرے لئے ہے میں کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔

(فائدہ) حضرت عبدالواحد بن زید (۱) سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ امدادیہ (۲) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ قدوسیہ امدایہ (۳) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ جلالیہ قدوسیہ امدادیہ (۴) سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ ولی اللّٰھیہ امدادیہ کے تمام سلاسل کے شجرہ ہائے طریقت میں حضرت حسن بصریؒ سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں اور سلسلہ عالیہ کبرویہ ہمدانیہ میں خواجہ کمیل بن زیاد سے اکتسابِ فیض کرتے ہیں اور وہ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے اکتساب کرتے ہیں بہت ہی اونچے درجہ کے اکابر میں سے تھے۔ (امداداللہ انور)

اور حضرت فرقد سنجی کی عبادت حفظ حدیث ہی تھی۔ بصرہ میں ایام طاعون میں ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء ۳/ ۴۴، صفۃ الصفوۃ ۳/ ۲۷۱، تہذیب التہذیب ۴/ ۲۸۳)۔

قربِ قیامت کے فتنے

(۱۹۶)......حدیث: امام ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بن علی نے حدیث بیان کی۔ وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت کثیر بن عبید الحذاء الحمصی نے حدیث بیان کی۔ وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی: حضرت مَسلمہ بن علیؒ سے انہوں نے حضرت عمر بن ذر سے انہوں نے حضرت ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت ابومسلم خولانی سے انہوں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے (رضی اللہ عنہم)۔

أخذ رسولُ اللهِ ﷺ بلحيتهِ ـ وأنا أعرفُ الحزنَ في وجههِ ـ فقال : (إنّا للهِ وإنّا إليهِ راجعون ، أتاني جبريلُ ـ عليه السلام ـ آنفاً فقال : إنّا للهِ وإنّا إليه راجعون ، فقلت: أجل ، إنّا للهِ وإنّا إليه راجعون ، ممَّ ذاك يا جبريل؟

فقال: إنَّ أمّتكَ مقتلة بعدكَ بقليلٍ من الدهرِ غيرِ كثير.

فقلت: من أين وأنا تاركٌ فيهم كتابَ الله؟

فقال: بكتابِ اللهِ يضلُّون ، وذلك من قِبَلِ أمرائهم وقُرّائهم ، يَمْنَعُ الأمراءُ الناسَ حقوقَهم ، فيطلبونها فلا يُعطَونها فيقتتلون ، ويتبعُ القُرّاءُ الأمراءَ فيُمدُّونهم في الغَيِّ ثم لا يُقصرون.

فقلت: بمَ يَسْلَمُ مَنْ يَسْلَمُ منهم؟

قال: بالكفِّ والصبر ، إنْ أُعطوا الذي لهم أخذوه ، وإن مُنِعوا تركوا).

ترجمہ:- آنحضرت ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کو ہاتھ میں لیا جبکہ میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں غم کو دیکھ رہا تھا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إنّا للهِ

---

(۱۹۶)رواه أبو نعيم في الحلية ۵ /۱۱۹ ، وابن الجوزي في العلل المتناهية ۲ /۳٦۸ ، وابن حجر في لسان الميزان ۴/۳۰۳، وأورده الأخيران قول الحافظ الثقة يعقوب بن سفيان الفارسي الفسوي: لا يصح هذا الحديث. وساقا قوله: محمد بن حمير هذا حمصي ليس بالقوى ، وسلمة بن على دمشقي ضعيف الحديث ، وعمر بن ذر هذا غير الهمداني ، وهو عندى شيخ مجهول. واقتصر في اللسان على ذكر أول الحديث وقال: فذكر خبرًا منكرًا.

ورواه العطار في كتابه (فتيا و جوابها في ذكر الاعتقاد وذم الاختلاف)ص ۴۹. ۵۰رقم ۷.

ورواه ابن أبي عاصم في كتاب السنة.

وإنّا إليهِ راجعون) میرے پاس ابھی جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا إنّا للهِ وإنّا إليهِ راجعون میں نے کہا: ہاں۔(إنّا للهِ وإنّا إليهِ راجعون)۔

اے جبرئیل آپ نے یہ کیوں پڑھا؟

فرمایا: آپ کی امت آپ کے تھوڑے عرصہ کے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوگا باہم جنگ کرے گی۔

میں نے پوچھا: کس طرح؟ جبکہ میں ان میں کتاب اللہ چھوڑ جاؤں گا۔

فرمایا: کتاب اللہ کی وجہ سے وہ بھٹکیں گے اور یہ ان کے حکمرانوں اور علماء کی طرف سے ہوگا۔

حکمران لوگوں کو ان کے حقوق روک رکھیں گے جب وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے تو وہ ان کو ان کے حقوق نہیں دیں گے۔اس طرح سے ان میں جنگیں ہوں گی اور علماء حکمرانوں کی پیروی کریں گے اور ان کو گمراہی میں لے جائیں گے۔اس طرح سے حکمران اپنے طریقہ پر ڈٹے رہیں گے۔

میں نے پوچھا: پھر جو لوگ ان میں سے سلامت رہیں گے وہ کس طرح سے سلامتی پائیں گے؟ فرمایا: باز رہنے اور صبر کرنے سے۔ اگر ان کو ان کا حق دیا جائے گا تو لے لیں گے اور اگر نہیں دیا جائے گا تو چھوڑ دیں گے۔

(فائدہ) حسن بن علی امام ابن ابی الدنیا کے استاد ہیں اور محدثین کے نزدیک حافظ، علامہ، بارع، صدوق کے القاب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ابن حجر نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔(لسان المیزان ۲/۲۲۱) تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۶۷)۔

کثیر بن عبید الحذاء الحمصی ان کو بھی تقریب التہذیب (۴۶۰) میں ثقہ لکھا ہے۔سن وفات ۲۵۰ھ ہے۔

محمد بن حمیر بن انیس السلیحی یہ بھی صدوق ہے۔ وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی۔ (تقریب التہذیب: ۴۷۵)

مَسلمہ بن علی الخشنی الدمشقی البلاطی۔

محدثین کے نزدیک یہ متروک اور بے کار راوی ہے۔۱۹۰ھ سے پہلے فوت ہوئے۔(تقریب التہذیب:۵۳۱)

عمر بن ذر مرہبی ہیں، ہمدانی نہیں ہیں، مجہول ہیں۔(لسان المیزان: ۳۰۳/۴)

ابو قلابہ: عبداللہ بن زید البصری ثقہ اور فاضل ہیں۔ کثرت سے ارسال کرتے ہیں۔علامہ عجلی فرماتے ہیں کہ ان میں معمولی سی ناصبیت (حضرت علیؓ سے دشمنی) تھی۔قضاء کا عہدہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے ملکِ شام بھاگ گئے تھے اور وہیں ۱۰۴ھ میں انتقال ہوا۔(تقریب التہذیب:۳۰۴)

حضرت ابو مسلم خولانی، زاہد، شامی، نام عبداللہ بن ثُوَب ہے۔بڑے اونچے درجہ کے تابعی، عابد اور ثقہ ہیں۔حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے تھے۔ یزید بن معاویہ کے زمانہ حکومت تک زندہ رہے تھے۔(تقریب التہذیب:۶۷۳)

حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔مجاہدین صحابہ کے سالار تھے اور شام وغیرہ کے بہت سے علاقے فتح کیے۔

حضرت عمر بن خطابؓ حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ تھے اور صحابہ میں دوسرے درجہ کے صحابی تھے اور بڑے خصائل وفضائل کے مالک تھے۔

(فائدہ) یہ حدیث مسلمہ بن علی دمشقی کی وجہ سے ضعیف ہے بلکہ بعض محدثین کے نزدیک منکر ہے۔

کلمۃ الختام

چند سال پہلے امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ کی کتاب الصبر والثواب علیہ کا ترجمہ تحریر کیا تھا کتابت بھی ہوگئی تھی اور تصحیح بھی لیکن کمپیوٹر سے مکمل مسودہ ضائع ہوگیا پھر اس کی دوبارہ کمپوزنگ کی گئی اور تصحیح کی گئی الحمد للہ اب یہ کتاب نئی کمپوزنگ اور تصحیح کے بعد قابل اشاعت ہے اور قارئین کے سامنے ہے اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس کام کی تکمیل ہوئی ہے اللہ تعالی اس کو اپنے فضل سے ہی قبول فرمائے۔ اور دنیا میں دکھی انسانیت کے لئے باعث صبر اور باعث اجر بنے۔

آدمی مصیبت نہ ٹال سکنے کی وجہ سے لاچار ہو کر صبر تو کر لیتا ہے لیکن اس صبر پر جو اللہ کی طرف سے بعد میں انعام ملنے والے ہیں ان کا مصیبت زدہ لوگوں کو علم اور اندازہ نہیں ہوتا اس کتاب کے پڑھنے سے ان کو مصیبت کے مرتبے کا اور اس پر ملنے والے انعامات کا علم ہوگا جو شخص مصیبت کو ان انعامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے برداشت کرے گا اور اس میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی نیت کرے گا تو اللہ تعالی اس کو اس کی مصیبت پر اس کے شایان شان انعامات بھی عطا فرمائے گا اللہ تعالی اس خدمت کے طفیل راقم الحروف کو بھی مصابین کے اجر میں شریک فرمائے۔

جیسا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے

الدال علی الخیر کفاعله.

اس کے بعد اللہ تعالی نے ناچیز کو شکر کے فضائل مرتب کرنے کی بھی توفیق عطا

فرمائی ہے جس میں نعمتوں اور ان کے واجبات شکر کا ذکر ہے قارئین اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں تا کہ صبر اور شکر دونوں پر ملنے والے انعامات کے مستحق بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صبر اور اعلیٰ صبر کے درجات نصیب فرمائے اور اپنے خاص فضل وکرم سے اس مختصر کی خدمت کو منظور فرمائے اور دکھی انسانیت تک اس کتاب کو پہنچائے اور خوش حال لوگ بھی اس کتاب کو پڑھیں تا کہ دکھ اور غم میں صبر کے دامن کو تھام کر رکھیں اور ان انعامات کے مستحق بنیں۔

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ ناچیز راقم الحروف کے لئے جب یاد آ جاؤں تو کچھ دعا فرما دیا کریں خصوصاً غم اور دکھ کے حالات میں آپ کا کوئی کلمہ خیر جو میرے لئے آپ کی زبان سے نکلے گا میرے لئے آپ کی طرف سے بڑا ہدایہ ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر آپ کو صبر جمیل اور اجر جلیل عطا فرمائے۔

اللھم اجعلنا ھادین مھدین غیر ضالین ولا مضلین. سلما لاولیائک. وعدوا لأعدائک. نحب بحبک من احبک ونعادی بعداوتک من خالف امرک. اللھم ھذا الدعاء ومنک الإجابة وھذا الجھد وعلیک التکلان.

فقط

امداد اللہ انور غفرلہ اللہ

آخر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲۰۰۷/۶/۱۸ء

مآخذ و مصادر

قرآن کریم

(۱) صحیح البخاری
(۲) صحیح مسلم
(۳) سنن ترمذی
(۴) مسند الامام احمد بن حنبلؒ
(۵) سنن ابن ماجہ
(۶) حلیۃ الاولیاء ابو نعیم
(۷) شعب الامام بیہقی
(۸) معجم کبیر طبرانی
(۹) معجم اوسط طبرانی
(۱۰) معجم صغیر طبرانی
(۱۱) سنن ابوداود
(۱۲) مجمع الزوائد
(۱۳) مسند البزار
(۱۴) صحیح ابن حبان
(۱۵) الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان
(۱۶) سنن کبریٰ بیہقی
(۱۷) مشکوۃ المصابیح
(۱۸) فتح الباری شرح بخاری
(۱۹) المطالب العالیہ
(۲۰) عُدَّۃُ الصابرین ابن قیم الجوزیہ
(۲۱) المغنی عن حمل الاسفار للعراقی
(۲۲) احیاء العلوم امام غزالی
(۲۳) العلل المتناہیہ ابن جوزی
(۲۴) کتاب الزہد للوکیع
(۲۵) کتاب الآداب لابن شمس الخلافہ
(۲۶) کتاب الزہد للحسن البصری
(۲۷) تفسیر ابن کثیر
(۲۸) مسند الفردوس دیلمی
(۲۹) کنز العمال
(۳۰) کتاب الثواب ابوالشیخ اصبہانی
(۳۱) فیض القدیر للمناوی
(۳۲) الموضوعات لابن الجوزی
(۳۳) کتاب الحلم لابن ابی الدنیا
(۳۴) کتاب الشکر لابن ابی الدنیا
(۳۵) کتاب الصبر لابن ابی الدنیا
(۳۶) امالی الشجری

(۳۷) تہذیب الکمال للمزی
(۳۸) مصنف ابن ابی شیبہ
(۳۹) مکارم اخلاق للطبرانی
(۴۰) کتاب الضعفاء لابن حبان
(۴۱) کتاب الزہد امام احمد بن حنبل
(۴۲) کتاب الزہد امام بیہقی
(۴۳) مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا
(۴۴) الترغیب والترہیب للمنذری
(۴۵) تاریخ ابن عساکر
(۴۶) تہذیب تاریخ دمشق
(۴۷) کتاب الکنیٰ للحاکم
(۴۸) مسند الحارث
(۴۹) مستدرک علی الصحیحین للحاکم
(۵۰) تاریخ الاسلام للذہبی
(۵۱) مصنف عبد الرزاق
(۵۲) کتاب المرض والکفارات لابن ابی الدنیا
(۵۳) الدر المنثور للسیوطی
(۵۴) قصص الانبیاء المسمیٰ عرائس المجالس للثعلبی
(۵۵) مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا
(۵۶) تلخیص المستدرک للذہبی
(۵۷) الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا
(۵۸) الزہد لابن مبارک
(۵۹) میزان الاعتدال للذہبی
(۶۰) تاریخ کبیر للبخاری
(۶۱) کشف الخفاء للعجلونی
(۶۲) الادب المفرد للبخاری
(۶۳) الزہد لابن المبارک روایت نعیم بن حماد
(۶۴) کتاب العزاء لابن ابی الدنیا
(۶۵) تفسیر ابن جریر طبری
(۶۶) صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی
(۶۷) التیسیر بشرح الجامع الصغیر للمناوی
(۶۸) طبقات الکبریٰ لابن سعد
(۶۹) کتاب المحتضرین
(۷۰) الرضاء عن اللہ بقضائه لابن ابی الدنیا
(۷۱) لسان المیزان لابن حجر عسقلانی
(۷۲) تحیا وجوابها فی ذکر الاعتقاد وذم الاختلاف
(۷۳) کتاب السنہ لابن ابی عاصم
(۷۴) تقریب التہذیب

فہرست تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0333-6196631 _ 0300-6351350

آنسوؤں کا سمندر	حل قال لبعض الناس	فضائل حفظ القرآن
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	خواص القرآن الکریم	فضائل شادی
اسرار کائنات	رحمت کے خزانے	قبر کے عبرتناک مناظر
اسم اعظم	ساٹھ علوم	قیامت کے ہولناک مناظر
اکابر کا مقام عبادت	سیلاب مغفرت	کرامات اولیاء
اوصاف ولایت	صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے	لذت مناجات
تاریخ جنات وشیاطین	الصرف الجمیل	محبوب کا حسن وجمال
بادشاہوں کے واقعات	عشق مجازی کی تباہ کاریاں	معجزات رسول اکرمﷺ
جواہر الاحادیث	فتاویٰ جدید فقہی مسائل	مناجاۃ الصالحین (عربی)
جنت کے حسین مناظر	فرشتوں کے عجیب حالات	منتخب حکایات
جہنم کے خوفناک مناظر		نفیس پھول

جدید تالیفات (زیر طبع)

آثار السنن (مترجم)	تفسیر حضرت عائشۃ الصدیقہؓ	علم پر عمل کے تقاضے
ادعیۃ الصحابہؓ (عربی)	تصاویر مدینہ	فضائل تلاوت قرآن
الادب المفرد	تیسیر المنطق	فضائل شکر
اسماء النبی الکریمﷺ	جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ	فضائل صبر
اسلاف کے آخری لمحات	حکایات علم وعلماء	فضائل شہادت
اکابر کی مجرب دعائیں	خدمت والدین	فضائل غربت
اکابر کی تمنائیں	خشوع نماز	گنہگاروں کی مغفرت
امتوں پر عذاب کے حالات وواقعات	سنن دارمی	مستند نماز حنفی
تاریخ علم اکابر	شرح خواص اسماء حسنٰی	مشاہیر علماء اسلام
ترجمہ قرآن پاک	صحابہ کرامؓ کی دعائیں	معارف الاحادیث (۴ جلدیں)
تفسیر ابن عباسؓ	عبادت سے ولایت تک	ہدیہ درود وسلام

مطبوعہ تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

آنسوؤں کا سمندر سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) ''آنسوؤں کا سمندر'' ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع' اور مقبول عام وخواص کتاب ہے۔

استغفارات حضرت حسن بصریؒ: سائز 16×30×20 صفحات 96۔ مجلد، ہدیہ

اکہتر استغفارات پر مشتمل آنحضرت ﷺ اور حضرات اولیاء صدیقین کا خاص تحفہ، جن کی برکت سے رزق میں وسعت، گناہ معاف، قیامت کی گھبراہٹ سے حفاظت، جہنم سے نجات، اور اللہ کی خاص رحمت وولایت حاصل ہوتی ہے اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ مع اضافہ فضائل استغفار از حضرت مفتی امداد اللہ انور صاحب۔

اسرار کائنات: سائز 16 × 36 × 23 صفحات 300 ' مجلد، ہدیہ

اللہ کی عظمت کے دلائل عرش وکرسی' حجابات خداوندی' لوح وقلم' آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے' بادل' بارش' کہکشاں' آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثریٰ اور اس سے نیچے کی مخلوقات' تسبیحات حیوانات' مراحل تخلیق کائنات' سمندری مخلوقات، عالم حیوانات اور عجائبات انسان' قرآن' حدیث' صحابہ، تابعین' محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس۔

اسم اعظم سائز 16×36×23 صفحات 152 مجلد، ہدیہ

اللہ تعالی کے اسم اعظم کے متعلق اکابرین اسلام اور اولیاء امت کے تقریباً اسی اقوال اور ان کے دلائل برکات اور تفصیلات پر مشتمل جامع تذکرہ۔

اکابر کا مقام عبادت: سائز 16 × 36 × 23 صفحات 320 ' مجلد، ہدیہ

انبیاء کرام' صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت' نماز' تہجد' اذکار' دعائیں' قلبی کیفیات' روحانی توجہات' ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔

اوصاف ولایت سائز 16×36×23 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

''طبقات الصوفیة'' امام ابو عبدالرحمٰن سلمی (م ۴۱۲ھ) کی شاندار تالیف، پہلی چار صدیوں کے ایک سو اکابر اولیاء کا سوانحی خاکہ، ارشادات، ولایت، عبادت، اخلاق اور زہد کے اعلیٰ مدارج کی تفصیلات ہر مسلمان کیلئے حصول ولایت ومحبت الہیہ کے رہنما اصول، سچے اولیاء کرام کی پہچان کے صحیح طریقے۔

بادشاہوں کے واقعات سائز 16×36×23 صفحات 288 مجلد، ہدیہ

ترجمہ (۱) التبر المسبوک فی سیر الملوک امام غزالیؒ

(۲) الشفاء فی مواعظ الملوک والخلفاء امام ابن الجوزیؒ

اصول بادشاہت، عدل و سیاست، سیاست و سیرت وزراء، اہل نظام کے آداب، بادشاہوں کی بلند ہمتی، حکماء کی دانش مندی، شرف عقل و عقلاء، عورتوں کی حکایات اور دیانت و پاکیزگی، حکمرانوں کیلئے اسلاف کے مواعظ، سے متعلق حکمت و دانش کے سینکڑوں عجیب وغریب واقعات وحکایات۔

تاریخ جنات وشیاطین سائز 16×36×23 صفحات 432 مجلد، ہدیہ

عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب "لقط المرجان فی احکام الجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ اور قرآن وحدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین توڑ ہے۔

جواہر الاحادیث سائز 16x36x23 صفحات 900، مجلد، ہدیہ

ترجمہ "کنوز الحقائق من حدیث خیر الخلائق" محدث عبدالرؤف مناوی شافعی (م ۱۰۳۱ھ)، (۶۷۴۷) احادیث نبویہ پر مشتمل آدھی آدھی سطر کی احادیث، علوم نبویہ کا بے بہا خزانہ، ان احادیث کے علوم ومعانی کو دیکھنے سے انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے، ہر عنوان پر مختصر احادیث یاد کرنا بہت آسان، من گھڑت احادیث سے خالی۔

جنت کے حسین مناظر سائز 16×36×23 صفحات 640 مجلد، ہدیہ

قرآن پاک' کتب حدیث' امام عبدالملک بن حبیب قرطبی' امام ابن ابی الدنیا' امام بیہقی' امام ابونعیم اصبہانی' امام ابن کثیر' امام ابن قیم' امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ۔ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ' ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع' تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ۔ ساڑھے تین سو کتب سے ماخوذ۔

جہنم کے خوفناک مناظر سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اصل صحیح اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار' دیدہ ودل کیلئے عبرت۔

حل قال بعض الناس سائز 16×36×23 صفحات 60 مجلد، ہدیہ

صحیح بخاری میں تقریباً چوبیس مقامات پر قال بعض الناس کے تحت ائمہ احناف پر تعریض ہے جس کے علماء احناف نے بہت سے جواب قلم بند کئے ہیں ایک جواب بخاری شریف جلد ثانی کے شروع میں عربی زبان میں عام چھپا ہوا ملتا ہے جسے ایک عظیم محقق نے بہترین پیرایہ میں لکھا ہے (ترجمہ از) شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور مدظلہ۔

خواص القرآن الکریم سائز 16x36x23 صفحات 352 مجلد، ہدیہ

الدر النظیم فی خواص القرآن الکریم امام یافعیؒ۔

قرآن کریم کی سورتوں اور آیات کے خواص، روحانی عملیات اور مجرب تعویذات امام غزالی، امام یافعی اور دیگر اکابر کی مستند کتابوں کا مجموعہ قرآن پاک کے متعلق اس موضوع پر اس کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں ہے قرآن کریم سے ہر طرح کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے آج ہی یہ کتاب طلب فرمائیں۔

رحمت کے خزانے سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد، ہدیہ

امام ابن کثیر کے استاذ محدث عظیم شرف الدین دمیاطیؒ کی تالیف المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کا

اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے' ہر حدیث کے مطالعہ سے گناہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

ساٹھ علوم سائز 16×36×23 صفحات 408 مجلد، ہدیہ

امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار (المعروف بہ ستینی) کا ترجمہ' تفسیر' حدیث' فقہ' مناظرہ' قراءت' شعر' منطق' طب' تعبیر خواب' تشریح الاعضاء' فراست' طبیعات' مغازی' ہندسہ' الٰہیات' تعویذات' فلکی نظام' آلات حرب' اسرار شریعت' ادویہ' دعائیں' اسماء الرجال' صرف' نحو' وراثت' عقائد' تواریخ سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب وغریب خزانہ۔

سیلاب مغفرت سائز 16x36x23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

کتاب التوابین تالیف امام موفق ابن قدامہ، ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق، مقدمہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔ توبہ کرنے والوں کے شاندار واقعات۔

صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے سائز 16×36×23 صفحات 500 جلد، ہدیہ

مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ اور انتخاب' تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور' صحابہ کرامؓ کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے' صحابہ کرام کی زور آوری' سپہ سالاری' فتح مندی' شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکۃ الآراء جنگوں کے تفصیلی مناظر' نہایت دلچسپ' حیرت انگیز' ولولہ انگیز واقعات' عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش' ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت' افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔

الصرف الجمیل سائز 16x36x23 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

علم صرف کے قواعد اور ابواب پر مشتمل جامع اور مختصر تالیف از حضرت مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ

عشق مجازی کی تباہ کاریاں سائز 16×36×23 صفحات 280 مجلد، ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب' محقق' مصنف' محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف ''ذم الھوی'' کا اردو ترجمہ' شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں' عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ بدنظری' زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں' عشق مجازی اور بدنظری کے علاج' شادی اور نکاح کی ترغیب' عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات' لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق' عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب وغریب دلچسپ مرقع' بار بار پڑھی جانے والی کتاب۔

فتاویٰ جدید فقہی مسائل سائز 16x36x23 صفحات 624، ہدیہ

ایمان وکفر، طہارت، نماز، مساجد، قرآن، روزہ، زکوٰۃ، حج، ذبح، طعام، تعلیم وتربیت، تبلیغ دین، نکاح، تجارت، کرایہ

ٹیکس، سود، پرلیس، تصویر، تفریح، سیاست، حدود وقصاص، تعویذات، رسوم ورواج، بدعات، خواتین، لباس، حجامت اور سائنس وغیرہ کے متعلق 603 جدید فقہی مسائل کے حل پر مشتمل مفتی محمود گنگوہیؒ کے فتاویٰ محمودیہ کی '۱۸' جلدوں میں منتشر فتاویٰ نئی اور جامع ترتیب کے ساتھ مکمل ایک جلد میں محفوظ۔

فرشتوں کے عجیب حالات: سائز 16×36×23 صفحات 496 جلد، ہدیہ

محدث عظیم امام جلال الدین سیوطی کی کتاب ''الحبائک فی اخبار الملائک'' کا سلیس اردو ترجمہ جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت وعظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ وتابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے' آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔

فضائل حفظ القرآن: سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

جدید اضافات کے ساتھ فضائل حفاظ' فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے مشہور ومقبول کتاب۔

فضائل شادی: سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ

"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

قبر کے عبرتناک مناظر سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ

علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب، موت' شدت موت' عالم ارواح' احوال اموات' ارواح کی باہمی ملاقات' قبر کی گفتگو' قبر میں سوال وجواب' عذاب قبر' قبر میں مؤمن کے انعامات' قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

قیامت کے ہولناک مناظر: سائز 16×36×23 صفحات 480، ہدیہ

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ کا اردو ترجمہ' دنیا کی تباہی' میدان محشر' اعمال کی شکلیں' وزن اعمال، شفاعت' حوض' پل صراط' نیک مسلمان، گناہگاروں اور کافروں، منافقوں کے تفصیلی حالات' قیامت کی ہولناکیاں' قیامت کے انعامات' حساب' بخشش' رحمت' عذاب' انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔

کرامات اولیاء: سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد، ہدیہ

امام غزالی' امام ابن جوزی' شیخ شہاب الدین سہروردی' ابو اللیث سمرقندی' استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ یافعی یمنیؒ نے ''روض الریاحین'' میں جمع کیا' یہ ''کرامات اولیاء'' اسی کتاب کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

لذت مناجات سائز 16×36×23 صفحات 504 مجلد ہدیہ

انبیاء کرامؑ ، ملائکہ، صحابہ، اہل بیت ،فقہاء و مجتہدین ، تابعین ، محدثین، مفسرین ، اولیاء اللہ، بزرگ خواتین، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین اور عوام مسلمین کی والہانہ الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے، منظوم و منثور عربی ، اردو اور فارسی کی قلب وروح کو تڑپا دینے والی دعائیں اور اللہ تعالی کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں۔ جدید موضوع پر پہلی اور جامع تصنیف۔

محبوب کا حسن و جمال سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ

محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل وشمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

معجزات رسول اکرمؐ سائز 16×36×23 صفحات 416 مجلد، ہدیہ

مؤلف علم الصیغہ حضرت مفتی عنایت احمدؒ کی لطیف کتاب الکلام المبین آیات رحمۃ للعالمین آنحضرت ﷺ کی صداقت کے دلائل۔ معجزات عالم معانی، معجزات ملائکہ، معجزات عالم انسان، معجزات عالم جنات، معجزات علوی، معجزات عالم بسائط، معجزات جمادات، معجزات نباتات، معجزات حیوانات۔ تسہیل و تزئین مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

مناجاۃ الصالحین (عربی) سائز 16×36×23 صفحات 300 مجلد، ہدیہ

لذت مناجات کا عربی ایڈیشن، حضرات انبیاء کرامؑ، ملائکہ، صحابہؓ، اہل بیت، فقہاء و مجتہدین، تابعین، محدثین، مفسرین، اولیاء اللہ، عابدین، زاہدین، خلفاء، سلاطین، مجاہدین، عوام مسلمین کی الہامی دعاؤں اور تسبیحات کے جگر پارے۔ دل ہلا دینے والی منثور و منظوم دعائیں اور اللہ تعالی کے ساتھ نسبت قائم کرنے والی مناجاتیں جدید موضوع پر دنیا بھر میں مفتی امداد اللہ انور صاحب کی پہلی اور جامع عربی تصنیف۔

منتخب حکایات سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ

امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات، کرامات، مکاشفات، عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

نفیس پھول سائز 16×36×23 صفحات تقریباً 448 جلد ہدیہ

امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صید الخاطر" کا ایک جلد میں سلیس اور مکمل اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن، حدیث، فقہ، عقائد، تصوف، تاریخ، خطابت، مواعظ، اخلاقیات، ترغیب و ترہیب، دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی ستر سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم نے کی ہے۔

زیرطبع تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداداللہ انور مدظلہ

آثارالسنن سائز 23x36x16 صفحات 508 مجلد، ہدیہ

علامہ نیمویؒ کی مشہور درسی کتاب جس میں طہارت اور تمام اقسام کی نمازوں کے دلائل حدیث اور اقوال صحابہ کرامؓ اور مخالفین کے دلائل اور ان کے جوابات سے بھرپور کتاب کا ترجمہ از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی مدظلہ العالی۔

ادعیۃ الصحابہؓ (عربی) سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

حضرت مفتی امداداللہ انور صاحب کی کتاب ''صحابہ کرامؓ کی دعائیں'' میں مذکور صحابہ کرامؓ کی تمام دعاؤں کا عربی زبان میں ایسا ذخیرہ جس سے عربی جاننے والے مکمل استفادہ کرسکتے ہیں۔

الادب المفرد سائز 23x36x16 صفحات 688 مجلد، ہدیہ

امام بخاری کی معروف کتاب ''الادب المفرد'' کا اردو ترجمہ، اخلاق زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کیلئے شاہکار کتاب، بہترین احادیث نبویہ کا شاندار ذخیرہ۔ (ترجمہ مولانا محمد ریاض صادق مدظلہ)

اسماء النبی الکریمؐ سائز 23x36x16 صفحات 336 مجلد، ہدیہ

قرآن اور احادیث میں موجود اور ان سے ماخوذ حضور ﷺ کے ایک ہزار اسماء گرامی پر محیط ایک جامع کتاب، اسماء نبویہ مع اردو ترجمہ وتشریح، اور فضائل وبرکات اسماء نبویہ اور فضائل ''اسم محمدؐ'' تالیف از مفتی امداداللہ انور صاحب۔

اسلاف کے آخری لمحات سائز 23x36x16 صفحات 510 مجلد، ہدیہ

حضرات انبیاء علیہم السلام، صحابہؓ، تابعینؒ، فقہاءؒ ومجتہدینؒ، محدثینؒ، مفسرینؒ، علماء امتؒ اور اولیاء اللہؒ کی وفات کے وقت کے قابل رشک حالات، واقعات اور کیفیات پر حیران کن تفصیلات۔

اکابر کی مجرب دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 100 مجلد، ہدیہ

صحابہ کرام، تابعین کرام اور اکابرین اسلام کے دکھ کے واقعات اور ان کی وہ خاص دعائیں جو ان کی حل مشکلات کیلئے مقبول ہوئیں، نادر ونایاب قدیم کتابوں سے ماخوذ مستند دعاؤں کا مخفی ذخیرہ۔

اکابر کی تمنائیں سائز 23x36x16 صفحات 144 مجلد، ہدیہ

'' کتاب المتمنین للامام ابن ابی الدنیا'' ہر شخص کوئی نہ کوئی تمنا کرتا ہے اسلاف اکابر صحابہؓ تابعین اور اولیاء کرام کی کیا تمنائیں تھیں ان پر لکھی گئی '159' روایات پر مشتمل رہنما کتاب۔

امتوں پر عذاب الٰہی کے حالات واقعات سائز 23x36x16 صفحات 254 مجلد، ہدیہ

ترجمہ '' العقوبات للامام ابن ابی الدنیا'' دوسو سے زائد کتب کے مصنف اور قدیم محدث امام ابن ابی الدنیا کی نادر تصنیف، عذاب الٰہی کے حالات وواقعات، گناہوں کے آثار، اسباب عذاب الٰہی، تین سو ساٹھ روایات پر

مشتمل سابقہ نافرمان اقوام کی تباہی کی داستان عبرت پر انوکھی کتاب۔

تاریخ علم اکابر سائز20x30x8۔صفحات 352 مجلد، ہدیہ

پہلی سات صدیوں پر محیط اکابر محدثین، مفسرین، فقہاء اور علماء اسلاف کی طلب علم و خدمت علم کے حیرت انگیز حالات، واقعات، کمالات اور علمی کارنامے۔تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

ترجمہ قرآن پاک سائز20x30x8۔صفحات 900۔مجلد، ہدیہ

(نور العرفان فی ترجمۃ القرآن): اکابر علماء اہل سنت علامہ نسفی، علامہ سیوطی، علامہ محلی، حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی، حکیم الامت حضرت تھانوی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے تراجم اور تفاسیر سے مستفاد مکمل قرآن پاک کا نہایت مربوط، سلیس، بامحاورہ جدید مختصر، آسان اور مستند اردو ترجمہ۔متن قرآن مجید کی خوبصورت کتابت کے ساتھ

تفسیر ابن عباسؓ سائز20x30x8 صفحات 728 مجلد، ہدیہ

" صحیفة علی بن ابی طلحة" دنیائے اسلام کی پہلی اور مستند تفسیر جسے سب سے بڑے مفسر تابعی حضرت مجاہد بن جبرؒ نے مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پڑھا اور اپنے عظیم شاگرد حضرت علی ابن ابی طلحہؒ کو پڑھایا اور امام بخاری، امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر طبری، امام ابن کثیر اور علامہ سیوطی نے اپنی تفاسیر میں نقل کیا، مکمل تفسیر کا مکمل ترجمہ برحاشیہ مترجم قرآن مجید۔ترجمہ تفسیر اور ترجمہ قرآن از مفتی امداد اللہ انور مدظلہ۔

تفسیر ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہؓ سائز20x30x8 صفحات 900 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم کی سینکڑوں آیات سے متعلق حضرت ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ کی مرفوع اور موقوف تفسیری روایات پر مشتمل ایک نادر تفسیر جو ۲۲۵ مراجع و مصادر سے باحوالہ جمع کر کے مرتب کی گئی ہے۔اور ام المؤمنینؓ کی تفسیر دانی کی شاہکار اور ہر مسلمان کی عقیدت کا مظہر ہے آیات کی بہت سی ایسی تفاسیر جو اس سے پہلے اردو تفاسیر میں موجود نہیں ہیں۔

تصاویر مدینہ سائز 16×36×23 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدہ و دل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

تیسیر المنطق سائز23x36x16 صفحات 48 جدید کمپوزنگ

منطق کی مشہور درسی کتاب، قدیم جملوں کی جدید اردو نشست اور مشکل الفاظ کی جگہ آسان اردو الفاظ از مفتی امداد اللہ انور صاحب بمع حواشی قدیمہ (۱) حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۲) حضرت مفتی جمیل احمد تھانویؒ۔

جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ سائز23x36x16 صفحات 272 مجلد، ہدیہ

الروضة المستطابة فیمن دفن بالبقیع من الصحابةؓ کا سلیس اردو ترجمہ جس میں سیکڑوں صحابہ کرامؓ، صحابیات، اہل بیت، امہات المؤمنین، بنات رسولؐ اور اکابر صحابہؓ مع اضافات تابعین، تبع تابعین، اولیاء

امت، اکابر، علماء دیوبند جو مدینہ پاک کے شان والے قبرستان ''جنت البقیع'' میں مدفون ہیں ان کی نشاندہی اور مختصر تذکرہ اور حالات، حج اور عمرہ کرنے والے حضرات علماء اور عوام کیلئے خاص معلوماتی تحفہ۔

حکایات علم وعلماء سائز 20x30x8۔ صفحات 224 مجلد، ہدیہ

اکابر علماء اسلام کے علم اور خدمات علم کے متعلق نفیس اور نادر معلومات سے بھرپور دلچسپ اور عظیم کتاب ۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خدمت والدین سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

قرآن وسنت، صحابہ او اکابر کے ارشادات اور شاندار واقعات کی روشنی میں خدمت والدین کے متعلق نادر کتاب از مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

خشوع نماز سائز 23x36x16 صفحات 224 مجلد، ہدیہ

نماز کے شوق، محبت، آداب، مقامات، اہمیت، فضیلت کے متعلق اکابرین اسلام کے پراثر ولولہ انگیز، نادرونایاب حالات، کیفیات اور واقعات۔ تالیف مولانا مفتی امداد اللہ انور

سنن دارمی سائز 20x30x8 صفحات 800 مجلد، ہدیہ

محدث امام دارمی کی تصنیف ''سنن دارمی'' حدیث پاک کی مشہور کتاب ہے حافظ ابن حجر عسقلانی کی رائے کے مطابق سنن ابن ماجہ شریف سے بہتر اور اس کی جگہ کتب صحاح ستہ میں رکھنے کے زیادہ لائق ہے۔

شرح وخواص اسماء حسنیٰ سائز 23x36x16 صفحات 240 مجلد، ہدیہ

قرآن کریم میں موجود اللہ تعالی کے تقریباً چار سو اسماء حسنیٰ کا مجموعہ، ترجمہ، تشریحات، فوائد، خواص، حل مشکلات میں ان کی تاثیر، اکابر کے مجرب طریقوں کے مطابق ان کے وظائف، اپنے خاص مضامین کے ساتھ پہلی بار اردو زبان میں۔

صحابہ کرامؓ کی دعائیں سائز 23x36x16 صفحات 260 مجلد، ہدیہ

کتب حدیث، تفسیر اور سیرت وتاریخ میں موجود صحابہ کرامؓ کی متفرق دعاؤں کا پہلا مجموعہ جس میں ان کی عبادات اور دیگر ضروریات کی دعائیں اور ان کے الفاظ میں دعاؤں کا با اعراب، باحوالہ اور باترجمہ شاندار جامع ذخیرہ۔

عبادت سے ولایت تک سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

بدایۃ الہدایۃ امام غزالی کا ترجمہ

روحانی اور جسمانی عبادات کے ان طریقوں اور آداب کا بیان جن پر عمل کرنے سے آدمی کی عبادات میں روحانیت کی جان پیدا ہوجاتی ہے اور عبادات میں لطف آتا ہے، ہر شخص اللہ کی ولایت کا خواہاں ہے لیکن اس پر عمل کا طریقہ اس کو عموماً معلوم نہیں ہوتا اس کتاب میں ایسے ہی طریقوں کا بیان ہے جن پر عمل کرکے آدمی کو اللہ تعالی کی ولایت حاصل ہوسکتی ہے اللہ تعالی نصیب فرمائے۔

علم پر عمل کے تقاضے سائز 23x36x16 صفحات 176 مجلد، ہدیہ

ترجمہ " اقتضاء العلم العمل" علامہ خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ)
اس عنوان پر مشتمل دوسو سے زائد آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور صحابہ کرامؓ اور اکابرین امت کے ارشادات کا جامع مرقع جس کے پڑھنے سے علم دین پر عمل کرنے کا شوق بڑھتا ہے اور علم پر عمل کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اقوال واحوال اور حکایات سلف سے لبریز نہایت عمدہ کتاب۔

فضائل تلاوت قرآن سائز 16×36×23 صفحات 336 مجلد، ہدیہ
ترغیب تلاوت، فضائل تلاوت، بعض سورتوں کی تلاوت کے فضائل، ختم قرآن کے فضائل، آداب قرآن، آداب تلاوت، قرآنی معلومات کا نادر خزانہ، عجائبات وعلوم قرآن، مصاحف قرآن، علوم تفسیر، اکابرین اسلام کا قرآن سے شغف، خائفین کی تلاوت کے واقعات، اور اکابرین کی نصیحتوں پر مشتمل جدید اور نادر مجموعہ۔

فضائل شادی سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد، ہدیہ
"الافصاح فی احادیث النکاح" حافظ ابن حجر مکیؒ کا ترجمہ مع اضافات۔ شادی اور نکاح کے متعلق تمام کتب حدیث میں موجود اکثر احادیث کا مجموعہ جن میں نکاح اور شادی کے فضائل، آداب، اہمیت، طریقہ ازدواجیت اور شادی کے ظاہر اور پوشیدہ موضوعات اور مسائل پر حاوی دلچسپ اور ضروری کتاب۔

فضائل شکر سائز 16×36×23 صفحات 192 مجلد، ہدیہ
ترجمہ " الشکر لله عزوجل للامام ابن ابی الدنیا" مع اضافات کثیرہ از مترجم، اللہ کی نعمتوں کا بیان، انبیاء کرامؑ کے کلمات شکر، صحابہ وتابعین اور اکابرین امت کے حالات وواقعات شکر، شکر کے عجیب مضامین و تفصیلات، ہر ہر سطر دلوں کو معطر کرنے اور راحت پہنچانے والی، اکابر کے کلمات سے لبریز۔

فضائل صبر سائز 16×36×23 صفحات 228 مجلد، ہدیہ
ترجمہ " الصبر والثواب علیه" امام ابن ابی الدنیا کی اہم کتاب، غمگین اور پریشان مسلمانوں کیلئے باعث تسلی آیات، احادیث اور صحابہ کرامؓ کے ارشادات اولیاء اور امت کے افراد کے حالات، مصائب اور مشکلات کی تصویر، مشکلات پر صبر کے ثواب کی اور انعامات کی تفصیلات۔

فضائل شہادت سائز 16×36×23 صفحات 144 مجلد، ہدیہ
کتب احادیث میں موجود حقیقی اور حکمی شہداء کی اقسام فضائل اور دنیوی اور اخروی درجات ومناقب پر مشتمل نہایت جامع کتاب، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادة فی اسباب الشهادة کا مکمل ترجمہ مع اضافات کثیرہ از کتب حدیث۔

فضائل غربت سائز 16×36×23 صفحات 300، ہدیہ
کتاب الجوع امام ابن ابی الدنیا کا ترجمہ از مولانا مفتی امداد اللہ انور اکابر کی بھوک، پیاس، ناداری، صبر اور شکر پر ملنے والے دنیاوی اور اخروی انعامات کی تفصیلات اور بہترین حکایات۔

گنہگاروں کی مغفرت سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد ہدیہ

شریعت کے وہ اعمال صالحہ جن پر عمل کرنے سے انسان کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور جنت کے اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور جہنم سے پناہ حاصل ہوتی ہے۔ ان کی تفصیلات پر مشتمل احادیث (ترجمہ) از حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

مستند نماز حنفی سائز 23x36x16 صفحات 400 مجلد، ہدیہ

طہارت، نماز، وتر، نوافل، جمعہ، نماز سفر، نماز جنازہ، نماز عیدین وغیرہ کے متعلق جتنے مسائل پر غیر مقلد ہم پر اعتراض کرتے ہیں سب کے متعلق قرآن وحدیث اور صحابہ کرامؓ سے بحوالہ مستند اور ضروری دلائل کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے اب شاید نماز سے متعلق کوئی اختلافی مسئلہ اس سے باہر نہیں ہے اور بعض اہم مسائل کے دلائل تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں اور بعض جگہ غیر مقلدین کے حوالوں کے جوابات بھی لکھ دیئے گئے ہیں، دلائل کو سمجھانے والی نہایت آسان کتاب۔ نیز ''غیر مقلدین کی غیر مستند نماز'' بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے۔ جس میں غیر مقلدین پر لاجواب اعتراض قائم کئے گئے ہیں۔

مشاہیر علماء اسلام سائز 23x36x16 صفحات 500 جلد ہدیہ

مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، شام، خراسان اور مصر کے اکابر علماء صحابہ تابعین تبع تابعین اتباع تبع تابعین کے مختصر جامع حالات (تصنیف) محدث زمانہ امام ابن حبانؒ (ترجمہ) مولانا مفتی امداد اللہ انور

معارف الاحادیث سائز 17x27x8 صفحات 2000 چار جلد، ہدیہ

حدیث کی سینکڑوں کتب میں موجود صحیح احادیث کا شاندار مجموعہ، احادیث کے جملہ مضامین کا انتخاب جو ضروری احکام، فضائل، ترغیب، تہدید، اسرار احکام شریعت، تزکیہ نفس، سیرت وکردار اور معاشرت کی احادیث وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کی تشریح بھی قلم بند کی گئی ہے، اور احادیث کے ایسے عالمانہ لطائف ومعارف تحریر کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور یہ معارف اردو کی حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتے۔ اگر کوئی شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے تو اس کی دل کشی کے سبب اس سے دل نہیں بھرتا۔ مساجد میں سلسلہ درس کیلئے اچھوتی شرح حدیث۔

ہدیہ درود وسلام سائز 23x36x16 صفحات 400 جلد ہدیہ

اکابرین اسلام کے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کردہ نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ مقامات اور معانی پر مشتمل 130 درود وسلام۔ تالیف حضرت یوسف بن اسماعیل النبہانی۔ ترجمہ مولانا ابو سالم زکریا نظر فرمودہ مولانا مفتی امداد اللہ انور۔

دیگر تالیفات مولانا امداد اللہ انور

غیر مطبوعہ عربی تالیفات

(۱)أحكام القرآن للتهانوى" منزل جهارم مع مفتى جميل احمد التهانوى" (۵ جلد)

(۲)وجوب التقليد

(۳)وراثة الأنبياء

(۴)علامات الأصفياء و كرامات الأولياء

(۵)إيصال الثواب فى الإسلام

(۶)حد الرجم على المحصن

(۷)كرامة الإنسان

(۸)نقمة الاغبياء بعصمة الأنبياء

(۹)وجوب الأضحية

(۱۰)تراجم مدونى الفقه الحنفى

(۱۱)حكم الدعوات عقيب الصلوات

(۱۲)حكم الرقى والعوذات فى ضوء الشريعة

(۱۳)اللواطة و حده عند الائمة الأربعة وترجيح التعزير عليه

(۱۴)أحاديث حرمة اللواطة

(۱۵)نجاسة المنى

غیر مطبوعہ اردو تالیفات

(۱۶)ترجمہ القراءۃ الراشدۃ حصہ اول (زیر تکمیل)

(۱۷)ترجمہ القراءۃ الراشدۃ حصہ دوم (زیر تکمیل)

(۱۸)رکعتین بعد الوتر

(۱۹)احکام عشر

(۲۰)احکام زراعت

(۲۱)احکام تجارت

(۲۲)قاضی شریح

(۲۳)خصوصیات اسلام

(۲۴)مسیحی ذرائع تبلیغ وترقی اوران کا سد باب

(۲۵)فضائل شب قدر

(۲۶)تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل

(۲۷)اولیاء کرام اوران کی پہچان

(۲۸)عورت کی سربراہی

(۲۹)مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل

(۳۰)مجموعہ مقالات

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

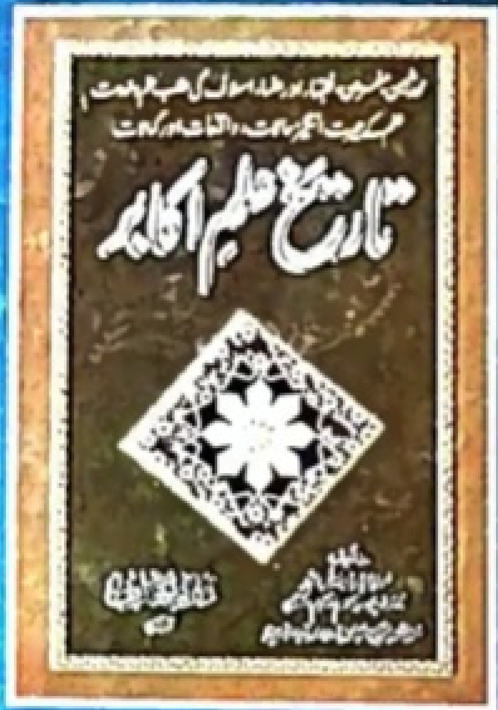
تاریخ علم اکابر

فضائل تلاوت قرآن
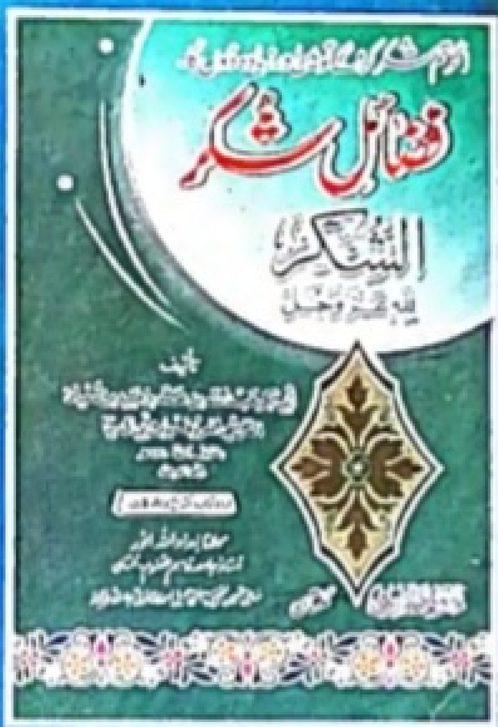
فضائل شکر
الشکر

جنت البقیع
میں مدفون صحابہ

جنت البقیع
میں مدفون صحابہ
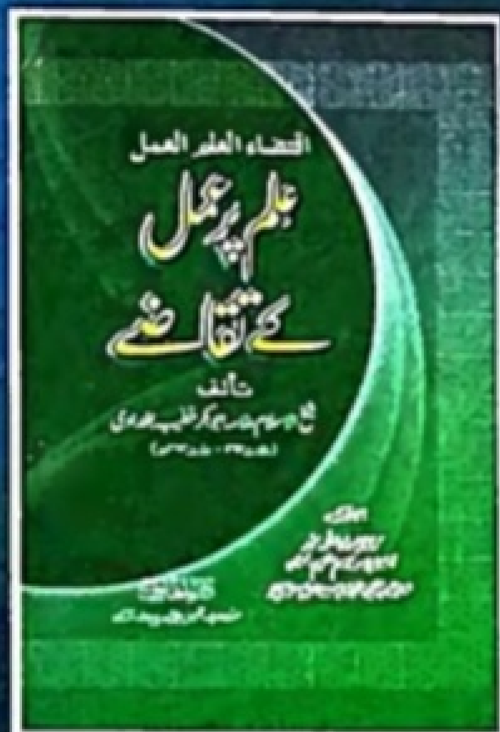
اقتضاء العلم العمل
علم پر عمل
کے تقاضے
تالیف